نوائے
افغان جہاد
شوال ۱۴۳۳ھ
ستمبر 2012ء
گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء
امت کے عروج
کفر کے زوال
کا آغاز
ورلڈ ٹریڈ سنٹر
وائٹ ھاؤس
پینٹا گون کا خاتمہ
خلافت اسلامیہ کے قیام کا آغاز
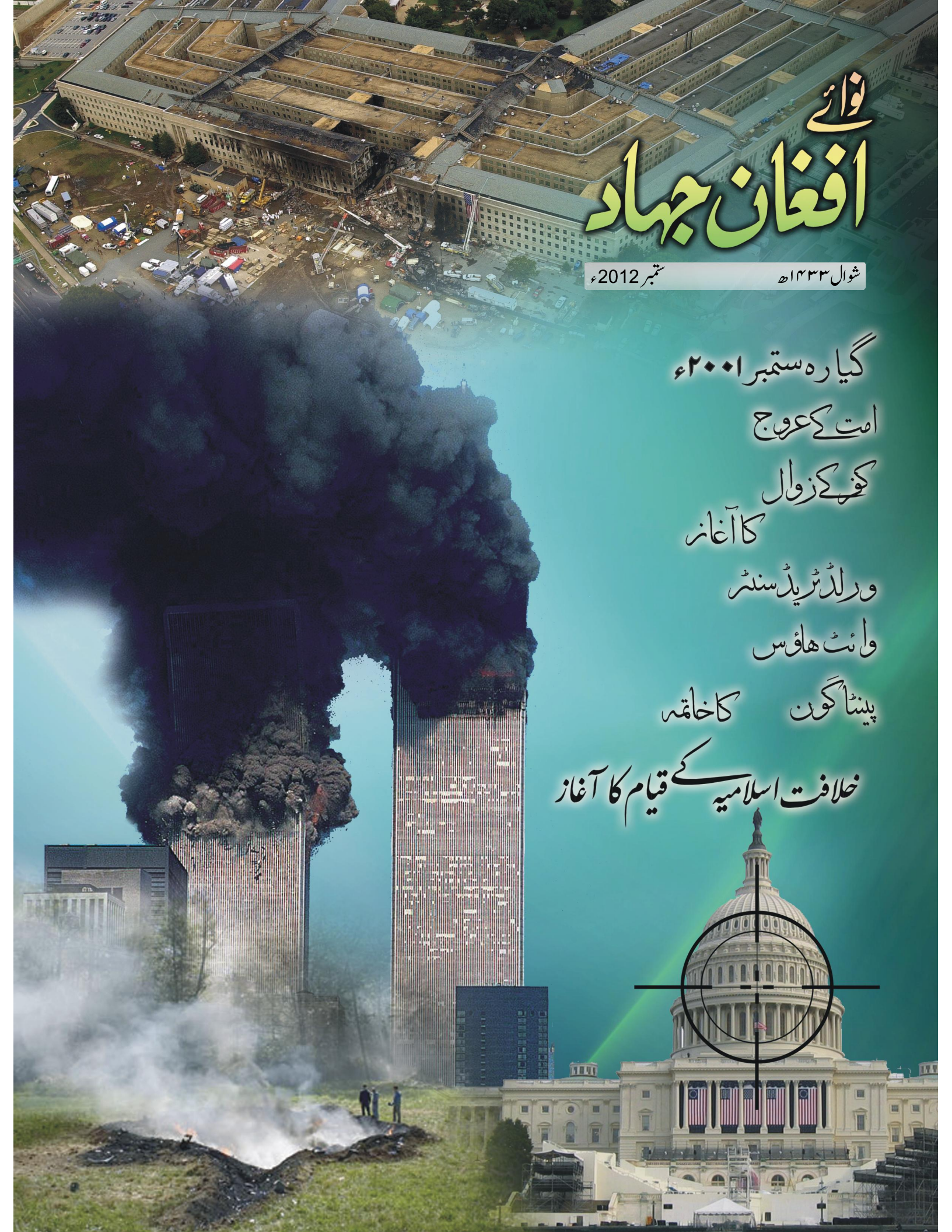
خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی طرف سے
حضرت خالدؓ بن ولید کے نام مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلیفۃ الرسول ابوبکر کی طرف سے خالد بن ولید کے نام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

الحمد للّٰہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللّٰہ ،اما بعد:

''تم چل دو اور مسلمان فوجوں سے یرموک میں جاملو۔رومیوں نے اُن کو غمگین کر رکھا ہے۔اللہ کے فضل سے کوئی دوسرا دشمن کو (زک دے کر) ایسا غمگین نہیں کر سکتا جیسا کہ تم کر سکتے ہیں، نہ کوئی دوسرا مسلمانوں کے دلوں کی کلی کو کھلا سکتا ہے جیسا تم کھلا سکتے ہو۔اے ابوسلیمان! دعا ہے کہ جہاد کی لگن اور اللہ کے انعام سے تم ہمیشہ بہرہ ور رہو، اس لگن کو پایۂ تکمیل تک پہنچادو۔اللہ انعام بھی پورا پورا دے گا، تمکنت تمہارے دل میں ہرگز داخل نہ ہو ورنہ تمہارا سارا کیا دھرا مٹی میں مل جائے گا اور اللہ تمہاری مدد سے ہاتھ اٹھالے گا۔اپنے کسی کام پر بھروسہ بھی نہ کرو، کیوں کہ کامیابی کا مدار (انسانی کوشش پر نہیں) اللہ عزوجل کے لطف واحسان پر ہے۔اچھے برے عمل کی جزا بھی اسکے ہاتھ میں ہے۔مثنیٰ بن حارثہ کو عراق میں اپنا نائب بنادو اور جب اللہ کے فضل سے مسلمان شام فتح کرلیں تو م اپنے عہدہ پر عراق لوٹ جانا''۔

(تاریخ طبری جلد ۴،ص ۴۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
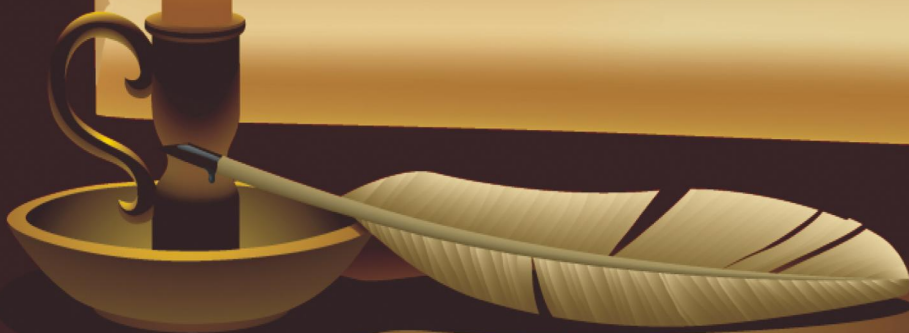
نوائے افغان جہاد

جلد نمبر۵، شمارہ نمبر۹

شوال ۱۴۳۳ھ — ستمبر 2012ء

سمرۃ بن جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ دو شخص آئے اور مجھے ایک درخت پر چڑھا کر لے گئے اور مجھے ایک بہت ہی خوب صورت اور عمدہ گھر میں داخل کر دیا کہ اس سے خوب صورت اور عمدہ گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ان دونوں نے کہا کہ یہ خوب صورت اور عمدہ گھر شہید کا ہے''۔(بخاری، کتاب الجہاد)

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ: ۲۰ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع، نظام کفر اور اس کے پیرووٗں کے زیرِ تسلط ہیں۔ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے،اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام نوائے افغان جہاد ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا موٗقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

ایک ایک ضرب پہ کفر نے پہروں زخم پھر اپنے چاٹے تھے

گیارہ سال گزر چکے......لیکن نیویارک میں مین ہیٹن کے علاقے میں موجود ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تالاب نما یادگار، عالمِ صلیب کے قلب پر ۲۰۰۱ء میں پڑنے والے گہرے گھاؤ کے آج بھی تازہ ہونے کی نشان دہی کر رہی ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ امت مسلمہ کے ۱۹ عظیم ابطال کی سرفروشی کے نتیجے میں صلیبی مغرب کے وجود پر پڑنے والا یہ مہلک زخم، گیارہ سال میں ایک ایسے ناسور کی شکل اختیار کر چکا ہے جو بالآخر بہت جلد اس دجالی تہذیب کا کام تمام کر ڈالے گا، ان شاء اللہ۔ گیارہ ستمبر کے معرکوں کی صورت میں دشمنانِ اسلام کے سرداراور سرغنہ امریکہ کی معاشی، سیاسی اور عسکری قوتوں کے مراکز کو مجاہدین نے ہدف بنایا۔ موجودہ دور میں ابلیسی لشکروں کی باگ دوڑ کو اپنے ہاتھ میں لینے والے امریکہ کے قلب پر مجاہدین کے اس کاری وار کا اثر یہ ہوا کہ امریکہ اپنی کمین گاہوں سے نکل کر مجاہدین کے تیار کردہ میادین میں اتر آیا۔

اب ایک دہائی سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے......اس سارے عرصہ میں ہمیشہ مجاہدین نے استقامت، قربانیوں، لازوال صبر اور اس کے نتیجے میں اترنے والی نصرتِ الٰہی، تائیدِ ایزدی اور امدادِ غیبی کی بدولت مجاہدینِ اسلام نے امریکہ اور اُس کے ساتھ پوری دنیا کے کفر کی گردن میں رسوائی، ذلت اور خواری کا طوق ڈال دیا ہے۔ جولائی کے آخری دنوں سے لے کر اگست کے اواخر تک افغانستان میں مجاہدین نے ۷ صلیبی ہیلی کاپٹروں کو مار گرایا۔ صلیبیوں کی فضائی برتری کا پول بھی کھلتا جا رہا ہے اور روسیوں کی طرح اُن کے طیارے اور ہیلی کاپٹر بھی مجاہدین کے ٹھیک ٹھیک نشانے لگنے پر تسلسل سے تباہ ہو رہے ہیں۔ نیٹو افواج کی مجاہدین کے مقابلے میں فضائی قوت و برتری کے خاتمہ بھی اب قریب ہے، باذن اللہ۔

عالمی کفر نے افغانستان میں ہی تحریک جہاد کو ختم کر دینے کی غرض سے اپنی تمام قوتیں، توانائیاں، وسائل اور ٹیکنالوجی کو میدان میں اتارا......اس کے ساتھ ساتھ مکر، فریب، دجل اور مکروہ سازشوں کے تمام گُر آزمائے گئے......کرزئی جیسے کٹھ پتلیوں کو ''بااختیار'' بنایا گیا اور مقامی لشکروں کی صورت میں جرم وفساد کے رسیاؤں کو مسلح کر کے مجاہدین کے مقابل اتارا گیا......لیکن اس سب کے باوجود اللہ ربِ کائنات کی بیان کردہ حقیقت کے مطابق اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفاً کے مصداق کفر کی ساری قوتیں ضائع ہوگئیں، ہر طرح کی ٹیکنالوجی بے کار قرار پائی، تمام وسائل دھرے کے دھرے رہ گئے، ہر سازش اور ہر مکر اُن پر الٹا آن پڑا......اور وہ جو بے سروسامانی کے عالم میں دنیا بھر سے ہجرت کر کے خراسان میں آ ٹھہرے تھے، جو فاقہ زدہ پیٹ اور پیوند لگے کپڑے پہنے شیطان کی افواج کے سامنے ڈٹ گئے، جن کے بوریا نشین امیر نے گیارہ سال قبل کفر کے لشکروں کو اپنی جانب امڈتا دیکھتے ہوئے فقط اتنا کہا هَـٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُه......پھر ان مجاہدین کے رب نے بھی اُن سے کیا ہوا وعدہ پورا کر دکھایا کہ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْراً وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيّاً عَزِيْزاً ......اسی قوی وعزیز رب نے اپنے بندوں کی کاوشوں اور جہاد کو بابرکت بنایا اور کمزوروں اور ضعفا کے ذریعے وقت کی جابر ترین قوتوں اور طواغیت کو نیچا دکھایا۔ اب یہی تحریک جہاد ہے جو افغانستان کے محاذ پر کامیابی کی برکت سے دنیا بھر میں پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ یہ گیارہ ستمبر کی عظیم کارروائی سرانجام دینے والے شہیدی مجاہدین کا امت پر احسان ہے کہ اُنھوں نے ناصرف یہ کہ امریکہ کو اُس کے گھر میں داخل ہو کر زک پہنچایا اور اُس پر اُس کے شہروں میں تباہی و بربادی مسلط کی بلکہ اُسے کھینچ کر میدان میں لائے اور یوں تاریخ انسانی کی طاقت ور ترین افواج کو اللہ رب العزت نے پہاڑوں سے مضبوط اور قوی ایمان رکھنے والے اپنے بندوں کے ہاتھوں پسوا کر رکھ دیا۔

یہ تو ایمان وایقان ہی کی جنگ ہے......جہاں ایمان کی فصل برگ وبار لا رہی ہے وہاں شیطانی قوتیں خزاں رسیدگی کا شاہکار بن چکی ہیں......لیکن جہاں ایمان سے تہی دامن اور حرص وہوس سے آلودہ کردار والے' پیٹ کے بندے' حاکم اور مقتدر ہیں کفار کھل کر کھیل رہے ہیں۔ اور ان کے خدمت گزار' کلمہ گو' صرف ڈالروں کے لالچ اور دنیاوی چمک دمک کے حصول کے لیے اُن کے ہاتھوں میں کھلونا بنے اپنی دنیا وعاقبت کی بربادی کا سامان فراہم کر رہے ہیں۔ پاکستانی فوج نے نیٹو سپلائی بحال کی لیکن مجاہدین کی (افغانستان اور پاکستان میں) نیٹو سپلائی کے خلاف کارروائیوں نے نیٹو سپلائی کو بالفعل معطل کیا ہوا ہے۔ لیکن پاکستانی نظام ان جری اور غیور مجاہدین کے عمل وکردار سے کوئی مثبت سبق اخذ کرنے کے بجائے الٹا ان کے خلاف آپریشن کی منصوبہ بندی میں مصروف ہے۔ اسی پس منظر میں شمالی وزیرستان میں پاکستان کی جانب سے فوجی آپریشن کی بازگشت ہے جو کبھی ہلکے سُروں میں اور کبھی بلند آہنگ دعووں کی صورت میں سنائی دیتی ہے۔ مجاہدین اس ساری صورت حال سے پوری طرح آگاہ ہیں اور اپنے خلاف کسی بھی قسم کی کارروائی کا فوری اور' تگڑا' جواب دینے کی ایک مثال' کامرہ' میں پیش کر چکے ہیں۔ اسی ردعمل سے خائف ہو کر اب وقتی طور پر آپریشن کا ارادہ ملتوی کیا گیا ہے جو کہ ۲۶ اگست سے شروع کیا جانا تھا۔

افغانستان سمیت عراق، صومالیہ، یمن، شام، لیبیا، مالی، الجزائر اور پاکستان میں ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے مجاہدین کفر کو پچھاڑ رہے ہیں، انصارانِ لشکرِ مہدی کا قافلہ تیار ہو رہا ہے، خلافتِ اسلامی کی بنا ڈال دی گئی ہے اب یہ امت کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ دامے، درمے، سخنے اس قافلے میں اپنی نجات کے لیے شامل ہو جائے!!!

استغفار کے ثمرات

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر دامت برکاتہم العالیہ

الحمدللّٰہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من لزم الاستغفار جعل اللّٰہ لہ من کل ضیق مخرجا و من کل ھم فرجا و رزقہ من حیث لا یحتسب (مشکوٰۃ)

مشکوٰۃ شریف سے ایک حدیث پاک آپ حضرات کے سامنے بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں بزبانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطا کار اور گناہ گار بندوں کے لیے ایک عظیم نعمت اور عظیم تدبیر عطا فرمائی ہے کہ اگر تم سے کچھ خطائیں ہوتی رہتی ہیں اور یقیناً **کل بنی ادم خطاء** تم سب کے سب کثیر الخطا ہو جیسے کہ اس کی شرح ملا علی قاری نے فرمائی ہے کہ خطا کے معنی ہیں کثیر الخطا لیکن کثرت خطا کا علاج کیا ہے؟ کثرت خطا کا علاج کثرت استغفار و توبہ ہے، جیسا مرض ویسی دوا۔ لہٰذا فرمایا کہ **کل بنی ادم خطاء و خیر الخطائین التوابون (مشکوٰۃ)**

بہترین خطا کار وہ ہیں جو کثیر التوبہ ہیں لیکن توبہ کی شرائط کیا ہیں اور توبہ کیسے قبول ہوتی ہے۔ اس کی تین شرطیں محدثین نے بیان کی ہیں۔ شیخ محی الدین ابو زکریا نوویؒ نے شرح مسلم میں فرمایا کہ توبہ کی قبولیت کی تین شرطیں ہیں۔

۱۔ یہ کہ **ان یقلع عن المعصیۃ** اس گناہ سے الگ ہو جائے۔ بعض لوگ بے پردہ عورتوں کو دیکھتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ مولانا! ذرا دیکھئے کیا بے پردگی ہے! لاحول بھی پڑھ رہے ہیں اور دیکھتے بھی جا رہے ہیں تو ایسا لاحول خود ان پر لاحول پڑھتا ہے۔ **فان ھذا الاستغفار یحتاج الی الاستغفار** ایسا استغفار دوسرے استغفار کا محتاج ہے اس لیے توبہ جب قبول ہوتی ہے کہ اس گناہ سے انسان علیحدہ ہو جائے۔

۲۔ اور دوسری شرط یہ ہے کہ **ان یندم علیھا** اس گناہ پر ندامت قلب بھی ہو، شرمندگی ہو۔ ندامت کی حقیقت **تألم القلب** ہے کہ قلب میں الم پیدا ہو جائے جیسا کہ صحابہ کرامؓ کے بارے میں آپ حضرات جانتے ہیں کہ جب انہیں پتہ چل گیا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے ناراض ہیں تو قرآن پاک اعلان کرتا ہے۔ **و ضاقت علیھم الارض بما رحبت** ساری کائنات ان پر تنگ ہوگئی اور **و ضاقت علیھم انفسھم** اور وہ اپنی جانوں سے بے زار ہو گئے اور یہ محبت کے حقوق میں سے ہے۔ جس سے زیادہ محبت ہوتی ہے اس کی ناراضی سے ایسا ہی اثر ہونا چاہیے پس اگر گناہ ہو جائے تو اللہ کی ناراضی اور غضب کے ساتھ کوئی چیز اچھی نہ لگے۔ بال بچے بھی اچھے نہ لگیں، کھانا پینا بھی اچھا نہ لگے، مکان بھی اچھا نہ لگے، ساری دنیا اس کی نگاہوں میں تنگ پڑ جائے اور اپنی جان سے بے زار ہو جائے جب تک کہ دو رکعات صلوٰۃ توبہ پڑھ کر اشک بار آنکھوں سے استغفار و توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی نہ کرے۔ حالتِ نافرمانی میں اور حالتِ اصرار علی الذنب میں دنیا کی نعمتوں کو برتنا شرافتِ عبدیت کے خلاف ہے۔ بدایوں کا ایک شاعر تھا جس کو اپنی بیوی سے بہت محبت تھی۔ محبت کے حق پر ایک شاعر کا شعر اور ذوق پیش کرتا ہوں وہ ظالم کہتا ہے

ہم نے فانی ڈوبتے دیکھی ہے نبضِ کائنات
جب مزاجِ یار کچھ برہم نظر آیا مجھے

یعنی میری بیوی جو ذرا سی ناراض ہوگئی تو مجھے ساری کائنات کی نبض ڈوبتی ہوئی نظر آئی۔ لو بھائی اپنی ہی نبض ڈوبتی ہوئی نہیں معلوم ہوئی بلکہ کہتا ہے کہ ساری دنیا اندھیری نظر آ رہی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ محبت کے حقوق میں سے یہ ہے کہ محبوب کی ناراضی سے ایسا حال ہو جاوے اور یہ محبت تو مجازی اور چند دن کی ہے اور عارضی و فانی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حق ہم پر کتنا ہے اس کو تو ہم بیان بھی نہیں کر سکتے۔ ہماری رگِ جان سے بھی وہ قریب تر ہے۔ ہمارا وجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے موجود ہے۔ ہماری دنیا و آخرت کے سارے مسائل اللہ تعالیٰ سے متعلّق ہیں۔ اگر ساری دنیا ہماری تعریف کرے تو اس تعریف سے ہمارا کچھ بھلا نہ ہوگا جب تک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن یہ نہ فرما دیں کہ میں تم سے راضی ہو گیا۔ علامہ سید سلیمان ندوی کا شعر یاد آیا۔ فرماتے ہیں کہ دنیا میں اگر بہت سے لوگ تمہاری تعریف کریں کہ تو تم اپنی قیمت نہ لگا لینا کیونکہ غلاموں کے قیمت لگانے سے غلام کی قیمت نہیں بڑھتی، غلاموں کی قیمت مالک کی رضا سے بڑھتی ہے۔ لہٰذا سید سلیمان ندوی فرماتے ہیں

ہم ایسے رہے یا کہ ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

یہاں ہماری خوب تعریفیں ہو رہی ہیں لیکن وہاں ہماری قیمت کیا ہوگی یہ قیامت کے دن معلوم ہوگا۔ اور ان کا دوسرا شعر بھی سنائے دیتا ہوں کیونکہ عارضی حیات سے بعض وقت آدمی کو دھوکا لگ جاتا ہے۔ فرماتے ہیں

حیاتِ دو روزہ کا کیا عیش و غم
مسافر رہے جیسے تیسے رہے

کیونکہ جسے دنیا کا عیش حاصل ہو ضروری نہیں ہے کہ اس کے قلب میں بھی عیش ہو۔ مولانا جلال الدین رومیؒ فرماتے ہیں

16 جولائی: صوبہ میدان وردک.........ضلع سید آباد.........نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ 11 آئل تباہ.........9 سیکورٹی اہل کار بھی ہلاک

از برون چوں گورِ کافر پرحلل

اگر کسی کافر بادشاہ کی قبر پر سنگ مرمر لگا دیا جائے اور دنیا بھر کے سلاطین آ کر وہاں پھولوں کی چادر چڑھا دیں اور بینڈ باجے بج جائیں اور فوج کی سلامی ہو لیکن......

واندرون قہر خدائے عز وجل

قبر کے اندر جو اللہ کا عذاب ہو رہا ہے اس کی تلافی قبر کے اوپر کے سنگ مرمر نہیں کر سکتے اور اوپر کی روشنیاں، بجلیاں، دنیا والوں کے سلوٹ اور سلامی کچھ مفید نہیں ہے۔ اس لیے اگر اللہ تعالیٰ کو راضی نہیں کیا، چاہے ایئر کنڈیشن میں بیٹھے ہوں، بیوی بچے ہوں اور خوب خزانہ ہے، ہر وقت روپوں کی گنتی ہو رہی ہے اور بنک میں بھی کافی پیسہ جمع ہے لیکن یہ ظاہر کا آرام ہے۔ یہ جسم ایک قبر ہے جس کے اوپر کا ٹھاٹ باٹ دل کے ٹھاٹ باٹ کے لیے ضروری نہیں، ایئر کنڈیشن ہماری کھالوں کو تو ٹھنڈا کر سکتے ہیں مگر دل کی آگ کو نہیں بجھا سکتے۔ اگر اللہ تعالیٰ ناراض ہیں تو جسم لاکھ آرام میں ہو لیکن دل عذاب میں مبتلا رہے گا اور چین نہیں پا سکتا۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں

دل گلستاں تھا تو ہر شے سے ٹپکتی تھی بہار

دل بیاباں کیا ہوا عالم بیاباں ہو گیا

اگر دل میں بہار ہے تو باہر بھی بہار ہے اور اگر دل ویران ہے تو سارا عالم ویران ہے۔ مولانا جلال الدین رومیؒ فرماتے ہیں

ایک شخص مسجد کی ٹوٹی ہوئی چٹائی پر مست ہے۔ محبت سے، اخلاص سے اللہ کا نام لے رہا ہے۔ اللہ کہنے میں اس کو اتنا مزا آتا ہے کہ گویا ساری کائنات کی لذت کا کیپسول اس کے دل میں داخل ہو گیا۔ مولانا رومیؒ فرماتے ہیں

نام او چو بر زبانم می رود

پرُبن موازعسل جوئے شود

فرماتے ہیں جب میں اللہ کا نام لیتا ہوں جب میری زبان سے اللہ نکلتا ہے تو میرے بال بال شہد کا دریا ہو جاتے ہیں اور اس کی دلیل دیوانِ شمس تبریز میں دیتے ہیں۔ دیوانِ شمس تبریز کے نام سے جو دیوان لکھا ہے وہ مولانا رومیؒ ہی کا کلام ہے لیکن اپنے شیخ کی طرف منسوب کر دیا، فرماتے ہیں:

اے دل ایں شکر خوشتر یا آنکہ شکر سازد

اے دل یہ چینی زیادہ میٹھی ہے یا چینی کا پیدا کرنے والا زیادہ میٹھا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ گنے میں رَس پیدا نہ کریں تو سارے گنے مچھر دانی کے ڈنڈوں کے بھاؤ بِک جائیں کوئی انہیں پوچھے گا بھی نہیں۔ اور فرماتے ہیں:

اے دل ایں قمر خوشتر یا آنکہ قمر سازد

یہ چاند زیادہ حسین ہے یا جس نے چاند میں حُسن پیدا فرمایا ہے وہ زیادہ حسین ہے؟ اس لیے اللہ تعالیٰ کی محبت جب اللہ والوں کو مل گئی تو شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے دہلی کی جامع مسجد کے منبر سے سلاطین مغلیہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اے سلاطین مغلیہ! دیکھو ولی اللہ سینہ میں ایک دل رکھتا ہے اور اس دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کے کچھ جواہرات ہیں۔ بڑے بکس میں ایک چھوٹا صندوقچہ ہوتا ہے اور چھوٹے صندوقچہ کی قیمت سے اس بڑے بکس کی قیمت لگتی ہے۔ اگر بڑے بکس میں روئی، گدڑی اور بچوں کے پیشاب پاخانہ کے کپڑے بھرے ہوئے ہیں تو اس کی کوئی قیمت نہیں۔ اس کی حفاظت بھی نہیں کی جاتی لیکن اگر کسی بڑے بکس میں ایک چھوٹا صندوقچہ ہے جس میں ایک کروڑ کا کوئی موتی رکھا ہوا ہے تو وہاں سنتری اور پہرے دار بھی ہوتا ہے۔ چھوٹے صندوقچے کی وجہ سے بڑے بکس کی بھی حفاظت کی جاتی ہے۔ لہٰذا ہمارے قلب میں اگر اللہ تعالیٰ کی محبت، ایمان اور تقویٰ جیسی نعمتیں حاصل ہیں تو ہمارے ظاہر کی بھی حفاظت کی جائے گی۔

آج ہم کو اشکال ہوتا ہے کہ ہم اسرائیل سے کیوں پٹ رہے ہیں۔ ہندوستان میں ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ دنیا بھر میں مسلمان کیوں ذلیل ہو رہے ہیں تو اصل بات یہ ہے کہ ہمارے پاس صرف بڑے بکس ہیں اور پہلے سے بہت شان دار ہیں۔ صحابہ کرامؓ کے ظاہر سے ہمارا ظاہر کہیں زیادہ مزین ہے۔ لیکن ان کے باطن میں جو قیمتی موتی تھا آج ہمارے قلوب اس سے خالی ہیں اور آج اسی کی ہمیں ضرورت ہے اور وہ کیا ہے؟ تعلّق مع اللہ۔ اللہ تعالیٰ کی محبت خشیت اور تقویٰ ہے۔ اسی کو شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے فرمایا تھا

دلے دارم جواہر پارۂ عشق است تحویلش

کہ دارد زیر گردوں میر سامانے کہ من دارم

اے سلاطین مغلیہ! ولی اللہ اپنے سینے میں ایک دل رکھتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی محبت کے کچھ جواہر اور موتی ہیں۔ آسمان کے نیچے اگر مجھ سے زیادہ کوئی امیر ہو تو سامنے آئے۔ یہ ہیں اللہ والے کہ جب اللہ کی محبت عطا ہو جاتی ہے تو سلاطین کو خاطر میں نہیں لاتے۔ حافظ شیرازیؒ فرماتے ہیں

چو حافظ گشت بے خود کے شمارد

بیک جو مملکت کاؤس دکے را

جب حافظ شیرازی اللہ کے نام سے مست ہوتا ہے تو عرشِ اعظم سے بوئے قرب آتی ہے

بوئے آن البر چوں پراں می شود

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

مجاہدۂ نفس......درستیٔ اخلاق اور امراضِ قلب کا علاج

شیخ ابومصعب السوری حفظہ اللہ

حسن اخلاق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیقین کی صفات میں سے ہے۔ یقیناً یہ خوبی دین کا ستون ہے۔ اس کے حصول کے لیے متقین جیسا مجاہدہ اور عابدوں جیسی ریاضت کی ضرورت ہے۔

جب کہ برا اخلاق ایسا زہر قاتل، یقینی ہلاکت اور خبیث چیز ہے جو انسان کو اپنے رب سے منحرف کر کے شیطان کے راستے پر چلاتی ہے۔ انہی کی وجہ سے انسان آگ میں داخل ہوتا ہے جو دلوں کو جھلسانے والی ہے۔ مگر اس کے برعکس اچھے اخلاق جنت کی نعمتوں کا راستہ اور قربِ الٰہی کا باعث ہیں۔

برے اخلاق کا تعلّق دل کے امراض سے ہے۔ لہٰذا جس طرح طبیب جسمانی بیماریوں کا علاج ڈھونڈنے میں سرگرداں رہتے ہیں اسی طرح اس روحانی مرض سے شفا کے لیے بھی جدوجہد کرنی چاہیے۔ ہر انسان کی کوشش ہونی چاہیے کہ وہ اپنے نفس میں پائی جانے والی کمزوریوں اور ان کے اسباب کو سمجھے اور ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کی سعی کرے۔ کیونکہ جو اپنے نفس کی حفاظت میں مشغول رہتا ہے وہی فلاح پانے والا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''جس نے اپنے نفس کو پاک کیا وہ کامیاب ہوا''

اور نفس کی حفاظت نہ کرنے والے کے متعلّق فرمایا:

''اور جس نے اسے خاک میں ملا دیا وہ ناکام ہوا''

حسنِ اخلاق کے حصول کے وسائل:

یہ ایک حقیقت ہے کہ اچھے اخلاق عقل، حکمت اور غصّے، شہوت میں اعتدال سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں، اس کے علاوہ عقل کے لیے ضروری ہے کہ وہ شرع کے تابع ہو۔ یہ اعتدال دو ہی طرح سے حاصل کیا جا سکتا ہے:

۱۔ ایک تو یہ کہ اللہ کی طرف سے ہی کمال الخلق سے نوازا گیا ہو۔ یعنی پیدائشی طور پر انسان کامل عقل اور اچھے اخلاق کا حامل ہو، اسے اپنے غصّے اور خواہشات پر مکمل اختیار ہو۔ پس وہ تعلیم کے بغیر ہی عالم اور ادب سیکھے بغیر ہی مؤدب ہو جیسے کہ عیسیٰ بن مریم، یحیٰ بن زکریا علیہما السلام اور اسی طرح باقی تمام انبیا علیہم السلام۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انسان فطری طور پر ہی سخی، بہادر اور حسن کلام کا مالک ہو، یا اچھے اخلاق کے مالک افراد کے ساتھ رہنے سہنے سے اپنی نیک فطرت کے باعث اچھی عادات کو اپنا لے۔

۲۔ جب کہ اپنے اخلاق میں اعتدال لانے کا دوسرا ذریعہ مجاہدہ اور ریاضتِ نفس ہے۔ وہ اس طرح کہ انسان اپنے نفس کو ان کاموں کا عادی کرے جن کو وہ اپنے اندر دیکھنا چاہتا ہے۔ مثلاً: جو شخص یہ تمنا کرتا ہے کہ اس میں سخاوت کی صفت ہو اس کو چاہیے کہ وہ دل کھول کر مال خرچ کرے اور اس وقت تک کرتا رہے حتیٰ کہ یہ عمل اس کی عادت بن جائے۔ اسی طرح جو شخص سمجھتا ہے کہ اس میں کبر آ گیا ہے اور وہ عاجزی اختیار کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ ایسے کاموں کو اپنا معمول بنائے جو انسانی شخصیت میں عاجزی لانے کا باعث بنتے ہیں، حتیٰ کہ عجز اس کی شخصیت کا جز بن جائے۔ تمام اچھے اخلاق اسی طریقے سے حاصل کیے جاتے ہیں، جس کا مقصد یہ ہے کہ کوئی بھی نیک کام کرتے ہوئے لذت محسوس ہو۔ سو حقیقی سخی وہ ہے کہ جب وہ مال خرچ کرتا ہے تو اسے خوشی کا احساس ہوتا ہے نہ کہ وہ جو دل کی تنگی کے ساتھ خرچ کرے۔ کیونکہ انسان میں کوئی عادت اس وقت تک پختہ نہیں ہو سکتی جب تک وہ اسے دل سے نہ اپنا لے اور برے اخلاق کو قابل نفرت سمجھتے ہوئے انہیں ترک نہ کر دے اور اسے اپنے اندر موجود بداخلاقیوں پر تکلیف محسوس ہو، تا کہ وہ ان سے پیچھا چھڑانے کی کوشش میں لگا رہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے'' (یہ حدیث نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے) عبادات اور گناہوں سے احتراز اگر کراہیت اور نفس پر بوجھ کے ساتھ ہو تو مکمل خوشی اور اطمینان قلب حاصل نہیں ہوتا۔ جب کہ حقیقی مسرت تو محنت اور مجاہدہ نفس کے ساتھ کی جانے والی عبادت سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''بے شک یہ بہت مشکل امر ہے سوائے اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے''

وقت کے ساتھ ساتھ حسن اخلاق کی چاہ اور بداخلاقی سے نفرت میں تبدیلی نہیں آنی چاہیے بلکہ ضروری ہے کہ اس میں ہمیشگی پیدا ہو جائے اور یہ محبت تمام عمر پر محیط ہو۔ لہٰذا جوں جوں عمر بڑھتی جائے اخلاق حسنہ کو راسخ ہو جانا چاہیے۔ اسی لیے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ سعادت کیا ہے تو آپ نے فرمایا:

''اللہ کی اطاعت میں تمام عمر گزارنا''

ایک اور روایت میں ہے کہ ''تمام عمر اللہ کی عبادت میں گزارنا''۔

جب کہ امام ترمذیؒ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ''پوچھا گیا کون سے لوگ سب سے بہتر ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جن کی

17 جولائی: صوبہ خوست............ضلع شیخ عمیر............فدائی مجاہد کا امریکی فوجیوں پر استشہادی حملہ............26 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی

عمر طویل اور اعمال اچھے ہوں۔'' ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے۔

دنیا آخرت کی کھیتی ہے اس لیے جتنی طویل عمر ہو گی اتنا ہی عبادات میں اضافہ ہوگا اور اجر بڑھے گا، نفس پاک ہوگا اور اخلاق راسخ ہوں گے۔ جب کہ عبادت کا اصلی مقصد دل پر اثر ہے اور کثرت عبادت سے ہی یہ مقصد حاصل ہوتا ہے۔ حسن اخلاق اس لیے ضروری ہے تا کہ نفس سے دنیا کی محبت زائل ہو جائے اور صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی محبت باقی رہ جائے۔ انسان کے لیے کوئی چیز اللہ عز وجل سے ملاقات سے زیادہ محبوب نہ ہو اور وہ اپنا مال، جان اور دوسرے وسائل صرف اسی ذات کے لیے خرچ کرے جس نے اسے یہ سب نعمتیں عطا کی ہیں۔ اپنے جذبات کو اس ذات کے لیے قابو میں رکھا جائے جس نے ہمیں ان احساسات سے نوازا ہے۔ لیکن یہ سب اس وقت ہی ممکن ہو سکتا ہے جب ہم عقل اور شریعت کے درمیان توازن قائم رکھیں۔ عبادات میں لذت تب محسوس ہو گی جب ہم اپنی خواہشات پر قابو پانا سیکھ جائیں گے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ بادشاہ اور مال دار لوگ ہمیشہ پریشان رہتے ہیں جب کہ ایک جوئے باز جوا کھیلنے کی وجہ سے مسرت وشادمانی کی کیفیت میں رہتا ہے اگر چہ اس دوران میں اس کا مالی نقصان ہی کیوں نہ ہو لیکن وہ خوش رہتا ہے کیونکہ وہ مستقل طور پر اس شغل میں مصروف رہا اور طویل وقت اس کام میں صرف کیا۔ اسی طرح ایک کبوتر باز پورا پورا دن سخت دھوپ میں کھڑا رہتا ہے اور کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتا صرف اس لیے کیونکہ وہ اپنے کبوتروں کی اڑان اور ان کی حرکتوں سے محبت کرتا ہے، بلکہ ایک فاجر کا حال تو اس سے بھی حیران کن ہے جو جرائم کی وجہ سے پڑنے والے کوڑوں کو فخر اور صبر کے ساتھ برداشت کرتا ہے اور خوشی خوشی تختۂ دار کی طرف روانہ ہو جاتا ہے۔ اپنے اعمال پر نادم ہونے کی بجائے وہ اس بات کو کمال شجاعت سمجھتا ہے کہ وہ اذیتوں کو صبر سے برداشت کرے، لیکن ایک مخنث کا حال تو اس سے بھی بڑھ کر ہے کہ وہ اپنی تمام تر نسوانی خصوصیات کے باوجود مکمل اعتماد کے ساتھ گلیوں، بازاروں حتیٰ کہ بادشاہوں کے درباروں تک بلا جھجک پہنچ جاتا ہے۔ یہ سب حضرات اپنے کاموں کے ساتھ اس قدر مطمئن اور خوش صرف اس لیے ہیں کیونکہ یہ سب مسلسل انہی کاموں سے جڑے رہتے ہیں۔

پس ثابت ہوا کہ اگر انسانی نفس برے اعمال کے مسلسل کیے جانے پر مسرت اور لذت محسوس کر سکتا ہے تو کیا وہ حق کی مداومت پر مطمئن نہیں ہوگا جو کہ اس کی فطرت کے زیادہ قریب ہے۔ اسی طرح کچھ لوگوں کو مٹی کھانے کی شدید خواہش ہوتی ہے اگر چہ یہ ایک قبیح عادت ہے، حکمت اور اللہ کی محبت کی خواہش بھی اسی طرح ہونی چاہیے جس طرح انسان کو کھانے، پینے کی طلب ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ سے محبت قلب کی غذا ہے۔

پس ثابت ہوا کہ اخلاق حسنہ ایسی صفت ہے جسے محنت و ریاضت سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ کوئی بھی عادت ابتدا میں ارادتاً شروع کی جائے، مسلسل عمل کیا جائے حتیٰ کہ یہ عادت غیر ارادی طور پر انسان کی شخصیت کا حصّہ بن جائے۔ دل اور اعضا کا آپس میں بہت گہرا تعلّق ہے، یعنی نفس اور جسم آپس میں مرتبط ہیں۔ لہٰذا جو چیز دل پر اثر انداز ہوتی ہے اس کا اثر باقی اعضا پر بھی ہوتا ہے اور انسان کے ہاتھوں کا کیا ہوا عمل اس کے دل پر بھی مؤثر ہوتا ہے۔ اس کی مثال یونہی ہے کہ ایک شخص خوش خطی میں مہارت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ طویل مدت تک اس کی مشق کرتا ہے، ابتدا میں یوں ہوگا کہ اسے ارادی طور پر محنت کر کے لکھائی اچھی کرنی پڑے گی مگر کچھ عرصے کے بعد خود بخود یہ صفت اس کی ذات کا حصّہ بن جائے گی اور اس کا خط خوب صورت ہو جائے گا۔ سو اسی طرح اگر ابتدا میں بداخلاقی سے بچنے کی کوشش ارادتاً کی جائے اور کچھ عرصہ مسلسل اس عادت پر استقامت اختیار کی جائے تو یہ صفت آہستہ آہستہ اس قدر ذات کا حصّہ بن جائے گی کہ غیر ارادی طور پر بھی انسان سے بداخلاقی سرزد نہیں ہو گی۔ لیکن اگر ایک دن بھی برے اخلاق سے بچنے میں کوتاہی کی گئی تو نئے سرے سے محنت کرنا ہو گی۔ کیونکہ کم چیز ہی زیادہ کا باعث بنتی ہے، جیسا کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ:

> '' انسانی دل میں ایمان کی ابتدا ایک سفید نقطے سے ہوتی ہے، جوں جوں ایمان میں اضافہ ہوتا ہے یہ سفیدی بڑھتی جاتی ہے اور جب انسان ایمان میں کامل ہو جاتا ہے تو اس کا پورا دل سفید ہو جاتا ہے، جب کہ اس کے برعکس دل میں نفاق کی ابتداء ایک سیاہ نقطے سے ہوتی ہے، جیسے جیسے قلب میں نفاق بڑھتا جاتا ہے اس سیاہی میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ جب نفاق اپنی حد کو پہنچ جاتا ہے تو پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔''

تو معلوم ہوا کہ اخلاق حسنہ کے حصول کے تین ذرائع ہیں:

۱۔ فطری اور طبعی طور پر اچھے اخلاق کا مالک ہونا۔

۲۔ اپنے نفس کو نیک اخلاق کی عادت ڈالنا۔

۳۔ نیک اور صالح حضرات کی صحبت۔

کیونکہ عادت چاہے اچھی ہو یا بری ایک انسان دوسرے کی صحبت سے ضرور متاثر ہوتا ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

17 جولائی:: صوبہ قندھار............ضلع میوند..........نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ..........2 سپلائی گاڑیاں تباہ............6 سیکورٹی اہل کار............4 ڈرائیور ہلاک

دین کی خاطر قطعِ تعلّق

شاہ معین الدین احمد ندوی رحمہ اللہ

انسان، مال و دولت سے بے نیاز ہوسکتا ہے، اگر عزم و استقلال سے کام لے تو ابتلا و امتحان پر بھی صبر کرسکتا ہے لیکن ماں باپ، بہن بھائی، اعزہ و اقارب اور اہل و عیال کے تعلقات کو منقطع نہیں کرسکتا۔ یہی لوگ غربت و افلاس کی حالت میں اس کی دست گیری کرتے ہیں، تکلیف و مصیبت میں تسکین دیتے ہیں، عیش و عشرت میں لطف زندگی بڑھاتے ہیں.....غرض کسی حالت میں ان کے تعلقات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا لیکن جو لوگ اپنا رشتہ صرف اللہ سے جوڑتے ہیں ان کو کبھی کبھی یہ رشتہ داریاں توڑنا پڑتی ہیں۔

صحابہ کرامؓ اسلام لائے تو حالات نے ان کو اس رشتے کے توڑنے پر مجبور کیا اور ایمان و سلام کے لیے انہوں نے آسانی کے ساتھ اس کو گوارا کرلیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اسلام لائے تو ان کی ماں نے قسم کھالی کہ جب تک وہ اسلام کو نہ چھوڑیں گے وہ ان سے بات چیت کریں گی نہ کھائیں گی نہ پئیں گی۔ چنانچہ انہوں نے یہ قسم پوری کی یہاں تک کہ تیسرے دن فاقہ سے بے ہوش ہوگئیں۔ لیکن حضرت سعدؓ پر اس کا کچھ اثر نہ پڑا اور انہوں نے اپنی ماں سے صاف صاف کہہ دیا کہ اگر تمہارے قالب میں ہزار جانیں بھی ہوں اور ایک ایک کرکے ہر جان نکل جائے تب بھی میں اپنے اس دین کو نہ چھوڑوں گا۔

حضرت خالد بن سعیدؓ اسلام لائے تو ان کے باپ نے ان کو سخت سرزنش کی، کوڑے مارے، قید کیا، کھانا پینا بند کردیا اور اپنے دوسرے لڑکوں کو ان سے بات چیت کرنے کی ممانعت کردی۔ لیکن انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت نہ چھوڑی اور آخر کار حبش کی طرف ہجرت کرگئے۔ اب ان کے باپ کو اور بھی رنج ہوا اور کہا کہ مجھے ان صابیوں سے الگ ہوجانا پسند ہے لیکن یہ گوارا نہیں کہ اپنے باپ دادا اور معبودوں کے معائب سنوں۔ چنانچہ وہ طائف کے ایک مقام میں جہاں اس کی کچھ جائیداد تھی چلا گیا۔

دین و ایمان کے معاملہ میں صحابہ کرامؓ نے صرف معاشرتی بے تعلقی کو گوارا نہیں کیا بلکہ ان کو اعزہ و اقارب سے رشتۂ حیات منقطع کردینے میں بھی تامل نہ ہوا ایک غزوہ میں عبداللہ بن سلول نے انصار کو مہاجرین کے خلاف اشتعال دلایا تو اس کے بیٹے نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دیں تو میں اس کو قتل کرڈالوں۔

عتبہ غزوہ بدر میں شمشیر بکف میدان میں آیا تو مقابلے کے لیے اس کے لختِ جگر حضرت ابوحذیفہؓ نکلے، چنانچہ عتبہ کی بیٹی ہندنے اس پر ان کی ہجو میں یہ اشعار لکھے:

فماشکرت ابا رباک من صغر حتی شیبت شبابا غیر محجون

تو نے اس باپ کا شکرادا نہیں کیا جس نے تجھے لڑکپن میں پالا یہاں تک کہ تو جوان ہوا

الاحوال الاثعل المشؤم طائرہ ابو خذیفہ شر الناس فی الدین

اور احوال کج دندان بد بخت، ابوحذیفہ جو مذہبی حیثیت سے بدترین شخص ہے

اسی غزوہ میں حضرت عبدالرحمٰنؓ (اس وقت وہ کافر تھے) صف جنگ سے نکلے تو ان کے والد بزرگوار حضرت ابوبکرؓ نے ان کا مقابلہ کیا۔

اسیران بدر گرفتار ہوکر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے ان کے متعلّق مشوری کیا تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کو ان کے بھائی عقیل (جو اس وقت مسلمان نہ ہوئے تھے) کی گردن مارنے کا حکم دیجیے اور مجھ کو میرا ایک عزیز حوالہ کیجیے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔

یہود بنو قریظہ قبیلہ اوس کے حلیف تھے اور عرب میں حلیفوں میں بالکل برادرانہ تعلقات پیدا ہوجاتے تھے لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا فیصلہ حضرت سعد بن معاذؓ پر رکھ دیا جو قبیلہ اوس کے سردار تھے تو انہوں نے اس تعلّق کی کچھ پروا نہ کی اور بے لاگ فیصلہ کردیا کہ لڑنے والے قتل کردیے جائیں، عورتوں اور بچوں کو لونڈی غلام بنالیا جائے اور ان کا مال و اسباب مسلمانوں پر تقسیم کردیا جائے۔ صلح حدیبیہ کے بعد جب یہ آیت نازل ہوئی:

ولا تمسکوا بعصم الکوافر

''کافرہ عورتوں کو نکاح میں نہ رکھو''

اس کے ذریعہ سے صحابہ کرامؓ کو حکم دیا گیا کہ مکہ میں ان کی جو کافرہ عورتیں ہیں ان کو چھوڑ دیں۔ تو حضرت عمرؓ نے اسی وقت اپنی دو کافرہ بیویوں کو طلاق دے دی۔ بہت سی صحابیاتؓ اپنے اپنے شوہروں کو چھوڑ کر ہجرت کرآئیں اور ان میں سے ایک بھی اپنے دین سے برگشتہ نہ ہوئی۔ حضرت عائشہؓ فرمائی ہیں:

''ہم کو کسی ایسی مہاجرہ عورت کا حال معلوم نہیں جو ایمان لاکر پھر مرتد ہوئی ہو''۔

اعزہ و اقارب کے علاقہ اور قبائل کی یکجہتی بھی عرب کی سب سے بڑی طاقت تھی لیکن بعض صحابہؓ نے اسلام کے لیے قبیلہ سے تعلّق کو بھی منقطع کردیا۔ حضرت سعد بن معاذؓ اسلام لائے تو اپنے قبیلہ سے تمام تعلقات منقطع کرلیے اور کہا کہ مجھ پر تمہارے مردوں اور عورتوں سے بات چیت کرنا حرام ہے۔ لیکن ان تمام واقعات سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اسلام نے صحابہ کرامؓ میں قساوت اور سنگ دلی پیدا کردی تھی اور اسی سنگ دلی کی وجہ سے انہوں نے تمام اعزہ و اقارب سے تعلقات منقطع کرلیے تھے (بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

(آداب المعاشرت)

مجلس کے آداب

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام میں حدیث اور فقہ کی خدمت کے حوالے سے ایک معروف شخصیت ہیں۔ آپ ۱۹۱۷ء میں شام میں پیدا ہوئے۔ ازہر میں آپ کے اساتذہ میں شیخ راغب الطباخ، شیخ احمد الزرقا، شیخ مصطفیٰ الزرقا شامل ہیں۔ ۱۹۶۶ء میں شام کی حکومت نے آپ کو گرفتار کرلیا، گیارہ ماہ بعد آپ رہا ہوکر ۱۹۶۷ء میں سعودی عرب منتقل ہوگئے۔ آپ نے علم دین کے حوالے سے جامعہ ابن سعود (ریاض)، جامعہ ام درمان الاسلامیہ (سوڈان)، جامعہ صنعا (یمن) کے علاوہ دنیا کے اکثر مسلم خطوں میں درس وتدریس کی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کو محدث عبدالفتاح الحلبی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ مفتی محمد شفیعؒ آپ کے بارے میں کہتے ہیں ''ملک شام (حلب) کے عالم شیخ عبدالفتاح ابوغدہ جو علامہ زاہد کوثری مصری کے خاص شاگرد ہیں اور علوم قرآن وحدیث میں حق تعالیٰ نے اُن کو خاص مہارت عطا فرمائی ہے''۔ آپ کے شاگرد رشید مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ العالی نے آپ کی کتاب ''**من ادب الاسلام**'' کا اردو ترجمہ کیا ہے، جس کا ایک حصّہ نذر قارئین ہے۔

ادب: مجلس کے آداب میں یہ بھی ہے کہ جب آپ کا ہم مجلس آپ کو کوئی ایسی خبر سنا رہا ہے، جس کے بارے میں اس کا خیال ہے کہ وہ آپ کو معلوم نہیں، حالانکہ آپ کو معلوم ہے تو آپ یہ کہہ کر اسے شرمندہ نہ کریں کہ مجھے تو یہ بات معلوم ہے اور نہ ہی اس کی بات میں دخل اندازی کریں۔

جلیل القدر تابعی امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''کبھی ایک نوجوان مجھے کوئی حدیث سناتا ہے تو میں اسے خوب غور سے سنتا ہوں۔ گویا کہ میں اسے جانتا نہیں حالانکہ اس کی پیدائش سے پہلے میں اس حدیث کو سن چکا ہوتا ہوں''۔ خالد بن صفوان تمیمیؒ جو خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیزؒ اور خلیفہ ہشام بن عبدالملک کے ہم نشین تھے، فرماتے ہیں ''جب آپ کسی محدث کو دیکھیں کہ وہ ایسی حدیث بیان کررہا ہے جو آپ سن چکے ہیں یا ایسی خبر سنا رہا ہے جو آپ کو معلوم ہے تو آپ اس میں شریک نہ ہوں، یعنی حاضرین پر یہ ظاہر نہ کریں کہ آپ اسے جانتے ہیں کیونکہ ایسا کرنا آپ کے لیے خفت کا باعث ہے اور ادب کے خلاف ہے''۔

جلیل القدر امام عبداللہ بن وہبؒ جو امام مالکؒ، امام لیث بن سعدؒ اور امام ثوریؒ وغیرہ کے صحبت یافتہ ہیں فرماتے ہیں ''بعض مرتبہ میں کسی شخص سے ایسی حدیث سنتا ہوں جو میں نے اس وقت سنی ہوتی ہے جب کہ اس کے ماں باپ آپس میں ملے بھی نہ تھے یعنی اس شخص کی ولادت اور وجود سے پہلے، تو میں اسے اس توجہ اور غور سے سنتا ہوں جیسے میں نے اسے پہلے نہیں سنا تھا''۔ حضرت ابراہیم بن جنیدؒ فرماتے ہیں ''ایک حلیم، عقل مند نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: جیسے تم گفتگو کرنے کے آداب سیکھتے ہو ایسے ہی گفتگو سننے کے آداب سیکھو اور گفتگو سننے کے آداب یہ ہیں کہ آپ گفتگو کرنے والے کو پہلے اپنی بات پوری کرنے دیں اور پوری توجہ اور یک سوئی سے اس کی بات سنیں، اگر اس کی گفتگو میں آپ کو کچھ معلوم ہے تو آپ اس کا اظہار نہ کریں''۔

ادب: مجلس کے آداب میں یہ بھی ہے کہ جب گفتگو کرنے والے کی گفتگو میں آپ کو کوئی اشکال ہو تو آپ اس کے اظہار میں جلدی نہ کریں، بلکہ صبر کریں اور متکلّم کو اپنی بات پوری کرنے دیں۔ جب وہ اپنی بات مکمل کرلے تو اب آپ نہایت ادب واحترام، نرمی اور عمدہ تمہید کے ساتھ اس سے سوال کریں۔ لیکن گفتگو کے درمیان میں ہرگز اس کی بات کو نہ کاٹیں۔ کیونکہ یہ ادب کے خلاف ہے اور اس سے دلوں میں ناپسندیدگی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ ہاں اگر مجلس تعلیم اور تدریس کی ہے تو اس کی شان دوسری ہے۔ لیکن اس میں بھی بہتر یہ ہے کہ جب استاذ جملہ پورا کرلے یا کسی معنی اور مسئلہ کی شرح پوری کرلے تب سوال کریں اور اس میں بھی علمی مناقشہ میں ادب اور سمجھ داری ملحوظ رہنی چاہیے۔ خلیفہ مامون الرشید کا قول ہے: ''وہ علم جو مناقشہ کے بعد حاصل ہوتا ہے وہ زیادہ پائیدار ہوتا ہے اس علم سے جو صرف سننے سے حاصل ہو''۔ مشہور عالم ادیب او رمورخ خلیفہ ابوجعفر منصور، مہدی، ہادی اور رشید کے ہم مجلس ہیثم بن عدیؒ نے فرمایا ''حکما کا قول ہے کہ برے اخلاق میں سے یہ بھی ہے کہ دوسرے کی گفتگو میں اپنی گفتگو چھیڑ دینا اور دوسرے کی بات کاٹتے ہوئے دوران گفتگو اعتراض کردینا''۔

ادب: مجلس کے آداب میں یہ بھی ہے کہ اگر آپ کے ہم مجلس سے سوال پوچھا جائے تو آپ جواب دینے میں پہل نہ کریں بلکہ جن سے پوچھا گیا ہے اسے جواب دینے کا موقع دیں اور جب تک آپ سے پوچھا نہ جائے آپ خاموش رہیں۔ اس سے آپ کا ادب، آپ کی شخصیت اور آپ کا مقام بلند ہوگا۔ جلیل القدر تابعی مجاہد بن جبرؒ نے فرمایا کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''خبردار اگر کسی دوسرے سے پوچھا جائے اور تم اس طرح جواب دینے لگو گے کہ جیسے تمہیں مالِ غنیمت یا کوئی تحفہ ملا گیا۔ پس اگر تم نے ایسا کیا یعنی جواب دیا تو تم نے جواب دینے کی تحقیر کی اور سائل کو بوجھل کیا اور لوگوں کو اپنی بے وقوفی اور بے ادبی پر مطلع کیا۔

18 جولائی: صوبہ سمنگان............صدر مقام ایبک شہر............نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ............4 سپلائی گاڑیاں............18 فیول بھرے ٹینکر تباہ............2 ڈرائیور زخمی

عیدالفطر کے موقع پر حضرت امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کا پیغام

الحمدللّٰہ نحمده ونستعينه ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيّئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلله فلا هادى له، وأشهد أن لاإله إلاّ الله وحده لا شريک له وأشهد أنّ محمداً عبده ورسوله .أمّا بعد!

فأعوذبالله من الشيطن الرجيم

ومن يتولّ اللّٰه ورسوله والذين آمنوا فإنّ حزب الله هم الغالبون(المائدة : ۵۶)

میں افغانستان کی مجاہد عوام اور پوری امت مسلمہ کو عیدالفطر کے اس بابرکت موقع پر، عباداتِ رمضان کی ادائیگی اور پے در پے حاصل ہونے والی جہادی کامیابیوں پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے صیام و قیام، صدقات، جہادی خدمات اور اپنے راستے میں پیش کی جانے والی قربانیاں قبول و منظور فرمائے۔ آمین

مجھے اللہ تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ نیکیوں کے اس موسم میں آپ نے عبادات بجالانے اور فضائل سمیٹنے میں کوئی کوتاہی نہیں برتی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مجاہدین کو دنیا و آخرت میں کامیابی عطا فرمائے جو رمضان المبارک میں بھوکے پیاسے محاذوں اور مورچوں پر ڈٹے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد از جلد مسلمان قیدیوں کو کفار کی جیلوں سے آزادی سے عطا فرمائیں۔ اللہ بزرگ و برتر حق کی راہ میں اپنی جانیں قربان کرنے والے تمام شہدا کو جنت الفردوس نصیب فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے، زخمیوں کو فوری شفا عطا فرمائے، اللہ رب العزت ان خاندانوں کو صبر جمیل، عمدہ بدلہ اور دونوں جہانوں کی بھلائی سے سرفراز فرمائے جنھوں نے اللہ کے راستے میں خود کو بال بچوں سمیت قربان کر رکھا ہے۔ میں ان پرمسرت لمحات میں مبارک باد دینے کے ساتھ ساتھ کچھ اہم موضوعات کے حوالے سے چند ایک معروضات بھی پیش کرنا چاہوں گا جو درج ذیل ہیں:۔

جہادی سرگرمیوں کے کچھ احوال:

۱۔ ہماری جہادی سرگرمیاں تمام شہروں میں پہلے کی بہ نسبت زیادہ زور شور، منظم انداز، کامیاب اور زبردست منصوبہ بندی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں، ان عظیم کامیابیوں میں سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد شامل حال ہے، اور پھر یہ سب کچھ عام مسلمانوں کے تعاون، غیور افغان قوم کی وحدتِ ملی، مجاہدین کی ان تھک کاوشوں اور اللہ کی راہ میں نچھاور کی جانے والی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔

۲۔ رواں سال آپریشن ''الفاروق'' کے نام سے جاری خصوصی کارروائیاں ملک کے کونے کونے تک پھیل چکی ہیں، منظم اور گہری منصوبہ بندی کی برکت سے مجاہدین کے نقصانات کم اور دشمن کے نقصانات اور پریشانی میں اضافہ ہوا ہے، دشمن بڑے شہروں، حتیٰ کہ اپنے قلعہ نما مراکز میں بھی سکھ کا سانس نہیں لے سکتا، مجاہدین نے دشمن کے پہل کرنے کی قوت مسدود کردی ہے اور اسے ہر جگہ دفاعی پوزیشن اپنانے پر مجبور کردیا ہے، حتیٰ کہ وہ اپنے مراکز اور ٹھکانے چھوڑ کر بھاگ رہا ہے۔ اور ان حقائق کا اعتراف گاہے بگاہے دشمن خود بھی کرتا رہتا ہے۔

۳۔ مجاہدین نے (گزشتہ سال کی منصوبہ بندی کے نتیجے میں) دشمن کی صفوں میں گھسنے اور نفوذ پکڑنے کی اچھی خاصی صلاحیت حاصل کرلی ہے، بہترین تدابیر اور موثر حکمت عملی کے سبب دشمن کی صفوں میں موجود بہت سے افغانی نوجوان حقائق کا ادراک کرتے ہوئے مجاہدین کی نصرت کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ اور ان کی پوری توجہ غیر ملکیوں، ان کے حاشیہ نشینوں، ان کے فوجی مراکز اور اڈوں پر کاری ضرب لگانے پر لگی ہوئی ہے۔ ہم ان واجب التعظیم اور عالی ہمت نوجوانوں کی کارکردگی کو سراہتے ہیں اور پوری افغان قوم انہیں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتی ہے، اور دوسروں سے بھی اس طرح کی ہمت اور جوان مردی کا ثبوت دینے کی توقع رکھتی ہے۔ دشمن کی صفوں میں اس بڑے پیمانے پر نفوذ پذیری کی بنا پر مجاہدین ان کے فوجی اڈوں، دفتروں اور خفیہ ایجنسیوں کے مراکز میں داخل ہوتے ہیں، وہاں مربوط اور تباہ کن حملے کرتے ہیں اور انہیں شدید جانی اور مالی نقصانات پہنچاتے ہیں۔ اسی طرح دشمن کے بہت سے اہل کار ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سمیت مجاہدین سے آملتے ہیں، اور مجاہدین بھی انہیں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ حالیہ دنوں میں اس طرح کے بکثرت واقعات دیکھنے کو مل رہے ہیں۔ **الحمدللہ علی ذلک**

۴۔ جنگ کی وجہ سے قابض افواج کو اپنے ممالک میں بڑے پیمانے پر اقتصادی بحران اور عوامی مخالفتوں کا سامنا ہے، یہاں تک کہ ان کے اپنے فوجی بھی غلط حکومتی پالیسیوں سے نفرت کررہے ہیں، اس کی زندہ مثال شکاگو کانفرنس ہال کے سامنے ان فوجیوں کے مظاہرے ہیں جنھوں نے افغانستان میں وقت گزارا ہے، اسی طرح بین الاقوامی سطح پر بھی ان کے خلاف نفرت اور مخالفت بڑھ رہی ہے جس کے نتیجہ میں وہ مجبور ہوگئے ہیں کہ افغانستان سے اپنی فوجیں نکال لیں یہ ہمارے جہاد فی سبیل اللہ کی بہت بڑی کامیابی ہے۔

۵۔ امریکی اور اتحادیوں کو نہ صرف سیاسی، اقتصادی اور فوجی میدانوں میں شدید ہزیمت کا سامنا ہے بلکہ دنیا پر واضح ہوچکا ہے کہ بیرونی قوتیں نہ تو انسانی جان قدر و قیمت سے

18 جولائی: صوبہ لوگر.....ضلع برکی برک.....فدائی مجاہد کا امریکی فوجی کیمپ پر استشہادی حملہ..........کیمپ منہدم..........درجنوں امریکی اور افغان فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی

آ گاہ ہیں اور نہ ہی لڑائی کے آداب سے واقف ہیں، انہوں نے انسانی حقوق اور شرف کو روند ڈالا ہے، وہ اسلامی شعائر کی توہین کرتے ہیں، شہدا کی بے حرمتی کرتے ہیں اور بچوں اور نوجوانوں میں بدکاریاں پھیلاتے ہیں، رات کے اندھیروں میں گھروں پر چھاپے مارتے ہیں۔خواتین، بوڑھوں اور بچوں کو انتہائی وحشیانہ پن اور بے دردی سے قتل کرتے ہیں۔ زنگاوات، سجاوند[قندھار] اور لوگر میں پیش آنے والے الم ناک حادثات ہمارے سامنے ہیں۔اسی طرح دیہاتوں، گھروں، بازاروں، مساجد ومدارس، جنازوں اور شادی بیاہ کی تقریبات میں ان کی سنگ دلانہ اور وحشیانہ بم باری کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ (حقیقت حال یہ ہے کہ) ان سب جرائم کے ارتکاب کے باوجود یہی قوتیں انسانی حقوق اور انسانیت دوستی کے نعرے بھی لگاتی ہیں۔

۶۔تمام مسلمانوں کے لیے عموماً اور مجاہدین کے لیے خصوصاً دلوں کو ٹھنڈا کر دینے والی بات ہے کہ بدخشان سے ہلمند تک، اور ننگرہار سے ہرات تک کے تمام مجاہد بھائیوں کی طرح ایک ہی جھنڈے تلے اور ایک ہی امیر کے تحت علمِ جہاد بلند کیے ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالی کے فضل سے یہی کامیابی ونصرت کا سبب بھی ہے اور اسی اتحاد نے دشمن کو بوکھلاہٹ کا شکار اور حیرت میں مبتلا کر رکھا ہے۔

دشمن کی سازشوں پر ایک نظر:

۷۔ دشمن نے پچھلے گیارہ سالوں میں خوب زور لگایا ہے کہ اپنے میڈیا کے توسط سے افغانوں کے ذہن تبدیل کر دے، مگر نظر آتے حقائق (جن کا مشاہدہ افغان قوم اور پوری دنیا بخوبی کر رہی ہے) سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دشمن کی تمام مکروہ چالیں ناکام ہو چکی ہیں، اور ''نام نہاد آزادی کے علم بردار میڈیا'' کے خفیہ ایجنسیوں سے تعلقات طشت از بام ہو چکے ہیں۔اور یہ میڈیا والے افغانوں اور دنیا بھر کے لوگوں کا اعتماد کھو چکے ہیں، اب لوگ ان پر بھروسہ نہیں کرتے بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے یہ سب پروپیگنڈے مجاہدین کے خلاف نظریہ سازش کے پھیلاؤ کا ایک ذریعہ ہیں، عوام جان چکے ہیں کہ میڈیا خفیہ رقموں کے عوض قابضین کے نقصانات چھپاتا ہے۔ جب کہ مجاہدین کے نقصانات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے اور مجاہدین کی کامیابیوں پر سکوت اختیار کیا جاتا ہے۔

۸۔ دشمن چاہتا ہے کہ اپنی خفیہ ایجنسیوں کے ذریعے چند جاہل اور اوباش نوجوانوں کو استعمال کرتے ہوئے عوام کے اندر بے چینی اور فتنہ انگیزی پیدا کرے، کمیونسٹ حکومت کے زوال کے بعد ۱۹۷۰ء کی دہائی کی طرح عوام کو مختلف جماعتوں اور گروہوں میں تقسیم کر دے۔مگر الحمدللہ دشمن کا یہ مذموم منصوبہ ابتدا ہی سے ناکام ہو گیا ہے، اس طرح عوام الناس ان لوگوں کے جرائم دیکھتے ہوئے مجاہدین کے مزید قریب ہو گئے ہیں اور ان کی سازشوں سے ہر وقت باخبر رہتے ہیں۔

۹۔قابضین کی جانب سے اپنے افغانی ایجنٹوں کو نام نہاد انتقالِ اقتدار کا پروگرام وہ جھوٹا ڈرامہ ہے جس کے تحت ایک جانب تو وہ اپنی شکست چھپانا چاہتے ہیں اور دوسری طرف افغان عوام اور دنیا کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ ان پر افغانوں کا اعتماد ہے اور عوام چاہتے ہیں کہ انتظامی اور عسکری لحاظ سے ملک کا مستقبل انہی کے حوالے کیا جائے۔ یہ بھی قابضین کے دوسرے منصوبوں کی طرح ایک ناکام جستجو اور لوگوں کو جھانسہ دینے کی ایک بھونڈی کوشش ہے، دیکھا جائے تو جن علاقوں میں اس منصوبے پر عمل کیا گیا ہے وہاں اب بھی عملی طور پر ادارے فوجی اور انتظامی حوالے سے قابض افواج کے مکمل کنٹرول میں ہیں اور اپنے تمام وعدوں کے برخلاف رات کے وقت چھاپوں سمیت تمام وحشیانہ حملوں کا اختیار ان ہی کے پاس ہے۔

اسٹریٹیجک معاہدے ،فوجی اڈوں کا قیام اور ناکام کانفرنسوں کا انعقاد:

۱۰۔تزویراتی معاہدے کے نام پر افغانستان کو بیچنے کا جو کھیل کھیلا گیا یا کھیلا جا رہا ہے یہ کبھی بھی غیور افغان عوام کے لیے قابل قبول نہیں ہو سکتا اور نہ ہی قابضین کے مسلط کردہ بے اختیار اور کٹھ پتلی ایجنٹوں کے پاس اس طرح کے معاہدات پر دستخط کرنے کا کوئی قانونی جواز موجود ہے۔

۱۱۔افغانستان کی آزادی اور شرعی نظام کے نفاذ کی اہمیّت وہ اعلیٰ نصب العین ہے کہ امارت اسلامی کسی بھی قیمت پر ان پر سمجھوتے کے لیے تیار نہیں ہے، غیر ملکی قیام امن کے عنوان کے تحت موجود ہوں یا اسٹریٹیجک معاہدے کے تعاون کے نام پر، افغان عوام ان کے خلاف اس وقت تک جہاد جاری رکھیں گے جب تک افغانستان مکمل آزادی اور خودمختاری حاصل نہیں کر لیتا۔

۱۲۔امداد کے نام پر منعقد کی جانے والی کانفرنسوں کے توسط سے کابل کی رشوت خور حکومت کے ساتھ اربوں ڈالر کے جو وعدے کیے جاتے ہیں، یہ صرف اور صرف غیر ملکی قابض قوتوں کے اشارے پر ہو رہے ہیں تا کہ کابل کے بیمار اور منتشر نظام کو ایک مخصوص وقت تک زندہ رکھا جا سکے، امداد دینے والے ممالک اور اقوام کو سمجھنا چاہیے کہ یہ امداد کسی طرح بھی افغان عوام کے دکھوں کا مداوا نہیں ہو گی بلکہ یہ کابل کے رشوت خور، بیمار اور بیرونی مفادات کو تحفظ فراہم کرنے والے نظام میں شامل افراد کی ذاتی جیبوں اور بنکوں میں چلی جائے گی۔

بات چیت اور مذاکرات کا بیان:

۱۳۔ہم نے ہمیشہ ایک خودمختار اور مضبوط اسلامی قوت کی حیثیت سے افغانستان اور اس کے ساتھ منسلک تمام بین الاقوامی معاملات کے بارے میں واضح موقف اپنائے رکھا ہے، اور بتا دیا ہے کہ ہم اپنے عوام کی امیدوں اور تمناؤں کے مطابق اسلامی نظام کے نفاذ اور افغانستان کی وحدت کے تحفظ تک نبرد آزما رہیں گے، اس لیے کہ افغانستان تمام افغان قوم کا مشترکہ گھر ہے، سب اتفاق واتحاد کی فضا میں زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ امارت

19 جولائی: صوبہ پکتیکا.........ضلع مٹھا خان.........مجاہدین کی امریکی اور افغان فورسز سے جھڑپ..........6 امریکی اور 6 افغان فوجی ہلاک

اسلامیہ قابض افواج کے انخلا کے بعد باہم گفت وشنید کے ذریعے اسلامی شریعت کے قیام میں سب افغانوں کو شریک کرے گی اور ان کی چاہتوں کا خیال رکھے گی، یہ نظام (ان شاءاللہ) مجاہدین، شہدا، یتیموں اور بیواؤں کی امنگوں کی تکمیل ثابت ہوگا۔

۱۴۔امریکہ کے ساتھ چند مخصوص موضوعات پر جو ابتدائی مذاکرات ہوئے تھے (جو اب تعطل کا شکار ہیں)، ان کا انعقاد امریکہ کی خواہش پر ہی ہوا تھا، میں اس حوالے سے کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ہم نے امریکہ کے ساتھ مذاکرات ہتھیار ڈالنے یا اپنے اہداف سے پیچھے ہٹنے کے لیے نہیں بلکہ قیدیوں کے تبادلے، سیاسی دفتر کھولنے اور اپنے اہداف تک پہنچنے کی غرض سے کیے ہیں۔

افغانستان کا مستقبل:

۱۵۔امارت اسلامیہ کو حکومتی اجارہ داری کا کوئی شوق نہیں ہے۔افغانستان تمام افغانوں کا مشترکہ گھر ہے، جس طرح سب پر اس کی تعمیر اور ترقی کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اسی طرح اہلیّت و برابری کی شرط پر حکومت میں حصّہ لینا بھی ہر ایک کا حق ہے، امارت اسلامیہ کی بھرپور کوشش ہوگی کہ اختیارات اور اقتدار ایسے لوگوں کے سپرد کیا جائے جن میں پوری اہلیّت ہو اور خصوصی طور پر حکومتی اداروں سے کرپشن ختم کی جائے۔

۱۶۔امارت اسلامیہ حصول تعلیم کو اپنی قوم کی دنیاوی ترقی اور اخروی سعادت کا باعث گردانتی ہے، آپ کو معلوم ہوگا کہ امارت اسلامیہ نے اپنے دور اقتدار میں بجٹ کا بڑا حصّہ تعلیم کے لیے مختص کر رکھا تھا اور آج بھی اپنی تشکیلوں میں تعلیم اور تربیت کے لیے خصوصی کمیشن بنا رکھے ہیں تا کہ اپنی عوام کو تعلیمی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔لیکن بارہا دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض ادارے بند کر دیے جاتے ہیں، کچھ کو جلا دیا جاتا ہے یا طلبہ پر زہریلا مواد استعمال کر کے اس کا الزام مجاہدین کے سر تھوپ دیا جاتا ہے۔درحقیقت یہ کام شکست خوردہ دشمن کی خفیہ سازشوں کی ایک کڑی ہے، جو مجاہدین کو بدنام کرنے کے لیے بروئے کار لائی جاتی ہیں۔

۱۷۔ہم خواتین کو اسلامی اصولوں، قومی مفادات اور اپنی شرعی ثقافت کے مطابق تمام حقوق دینے کے لیے کمربستہ ہیں۔افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ قابض قوتوں کی آمد کے ساتھ ہی افغان عوام خصوصاً خواتین کو بہت سے مصائب اور تکالیف برداشت کرنا پڑے ہیں، یہاں تک کہ کئی خواتین مظالم سے تنگ آ کر خود کو جلا بیٹھیں، اور بعض مظلوم خواتین کو انتہائی بے دردی سے شہید کیا گیا، ان کی عزتیں پامال کی گئیں، اور آج بھی یہ جبر کسی طرح رکنے میں نہیں آ رہا ہے۔جب کہ امارت اسلامیہ کے دور میں افغان خواتین پر امن زندگی بسر کر رہی تھیں اور ان تمام مصائب سے محفوظ تھیں۔

۱۸۔امارت اسلامیہ ملک کے اندر اور باہر موجود افغانوں کے لیے ایسی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ وہ اپنی پیشہ وارانہ مہارت اور تعلیمی استعداد کو ملکی تعمیر نو اور عوامی خوشحالی اور خدمت خلق کے لیے بروئے کار لاسکیں۔

۱۹۔اسی طرح امارت اسلامیہ نے ہر زاویے سے کوشش کر رکھی ہے کہ اسلامی شریعت کے زیر سایہ ملک کی تعمیر نو، زراعت کی ترقی (پیداوار)، سڑکوں، پلوں، ہسپتالوں کی تعمیر، ملک کے عمومی بنیادی ڈھانچے کا از سر نو قیام، معدنیات کا استخراج، بارودی سرنگوں کی صفائی، بنجر زمینوں کی آبادکاری، اور افغانستان کو ایک کامیاب ترین صنعتی ملک بنانے اور جدید ٹیکنالوجی کے حصول پر خصوصی توجہ دے۔

۲۰۔افغانستان کی تقسیم کے منصوبہ سازوں کو جان لینا چاہیے کہ امارت اسلامیہ اپنی عوام کے تعاون سے ہرگز کسی کو اجازت نہیں دیتی کہ وہ افغانستان کی بربادی اور تقسیم کی مذموم کوششوں کو پروان چڑھائیں۔

خارجہ پالیسی کا بیان :

۲۱۔امارت اسلامیہ ساری دنیا اور خصوصاً عالمِ اسلام اور ہمسایہ ممالک کے ساتھ اسلامی اصولوں اور ملکی مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے باہمی احترام اور دلچسپی کے امور پر اچھے تعلقات کی خواہاں ہے، اور کسی ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کا ارادہ نہیں رکھتی اور کسی دوسرے ملک کو بھی اجازت نہیں دیتی کہ وہ اس کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرے، امارت اسلامیہ دنیا کو اطمینان دلاتی ہے کہ اسلامی تعلیمات کو سامنے رکھتے ہوئے اس کی سرزمین کسی دوسرے ملک کے خلاف استعمال نہیں ہوگی۔اور ہر کس و ناکس پر یہ بات واضح کرتی ہے کہ اسلامی تعلیمات کو مدنظر رکھتے ہوئے بین الاقوامی قوانین و معاہدات کا احترام یقینی بنائے۔

۲۲۔ ہم عرب انقلابات کے نتیجے میں قائم ہونے والی حکومتوں، عرب اقوام کو حاصل نئی زندگی اور نئے حالات پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں، اور ہماری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر میدان میں آگے بڑھیں، ان کا مستقبل روشن ہو اور وہ اپنی زندگیوں میں اسلامی تعلیمات کو جاری و ساری کریں۔اور سب سے زیادہ فرحت و انبساط کی بات تو یہ ہے کہ ظلم واستبداد کی چکی میں پسے ہوئے کئی مسلمان طویل ترین غریب الدیاری کے بعد اپنے وطن اور اہل وعیال میں واپس لوٹ رہے ہیں۔

۲۳۔افغانستان کی مسلم عوام دیگر تمام مسلمانوں کی طرح برما کی حکومت کے زیر سایہ ہونے والے مسلمانوں پر مظالم کے بارے میں رنجیدہ ہے، ہم موتمر عالم اسلامی (اسلامی کانفرنس) اور دنیا بھر کی انسانی حقوق کی تنظیموں سے مطالبہ کرتے ہیں ان مظالم کو روکنے کے لیے فوری اقدامات اٹھائے جائیں۔

مجاہد بھائیوں کے نام پیغام!

۲۴۔میرے محترم عزیز مجاہد بھائیو! یہ ہماری خوش بختی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے اپنے دین کی خدمت لے رہا ہے اور ہمیں جہاد جیسی عظیم عبادت میں مشغول کر رکھا ہے۔یہ جو آپ ہر لمحہ اپنی

19 جولائی: صوبہ غزنی..........صدر مقام غزنی شہر..........امریکی فوجیوں پر ریموٹ کنٹرول بم حملے..........15 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

خواہش اور رضامندی سے تیاری پکڑے رکھتے ہیں اور اپنے دین، عوام اور ملک کے دفاع کے لیے قربانیاں پیش کرنے کے لیے کمربستہ رہتے ہیں، یہ آپ کے مضبوط ایمان، بلند ہمتی، پختہ عزم، دینی غیرت، بےلوثی اور شرافتِ طبع کی دلیل ہے۔ جی ہاں! آپ ساری دنیا اور، خاص طور پر عالم اسلام کے لیے باعث عزت وافتخار ہیں۔ بے شک آپ آزادی و خودمختاری کا ہراول دستہ اور اکیسویں صدی میں عظمت ومردانگی کے بطل جلیل ہیں۔

۲۵۔ میرے عزیز بھائیو! ہمارا جہاد اور ہماری قربانیاں تب ہی نفع بخش اور سودمند ثابت ہوسکتی ہیں جب تک ہم اس طریقے سے جہاد جاری رکھیں گے جیسا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کرتے رہے۔

۲۶۔ آپ پر لازم ہے کہ اپنے مظلوم عوام کی جان، مال اور عزت کے تحفظ اور حفاظت کے لیے پہلے سے زیادہ اہتمام کا مظاہرہ کریں۔ آپ کو چاہیے کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ عالیہ کی روشنی میں لوگوں کے ساتھ محبت، اکرام اور مہربانی والا سلوک کریں۔ اچھے رویے سے عوام کے دل جیتیں، عوام کو ایذا رسانی اور تکلیف دینے سے بہرصورت گریز کریں اور جو لوگ عوام الناس کی ایذا رسانی کا سبب بنتے ہیں ان کی اطلاع اپنے ذمہ داروں تک ضرور پہنچائیں۔

۲۷۔ جہادی کارروائیوں کے دوران ایسی حکمت عملی سے کام لیا جائے کہ لوگوں کو جانی اور مالی نقصان ہرگز نہ پہنچے، عوامی نقصانات سے اجتناب کی جو ہدایات 'لائحہ' میں آپ پر لازم کی گئی ہیں ان پر عمل کرنا آپ کا دینی فریضہ ہے اور ان کی مخالفت دنیا وآخرت کا نقصان ہے، لہٰذا میں دوبارہ تاکید کرتا ہوں اس معاملے میں انتہائی احتیاط سے کام لیں، اس لیے کہ دشمن تو جان بوجھ کر عام لوگوں کا نقصان چاہتا ہے۔ پس آپ کا فرض بنتا ہے کہ ان نازک حالات میں اپنی ذمہ داریاں بھرپور انداز میں سرانجام دیں۔

۲۸۔ اپنے تمام امور کو دیے گئے جہادی لائحہ عمل کے مطابق بجالائیں۔ اس لیے کہ اس طرح آپ اپنے کاموں سے باآسانی اور احسن طریقے پر عہدہ برآ ہوسکیں گے اور مطلوبہ اہداف کا حصول آسان ہوجائے گا۔ آپ پر سختی سے لازم ہے کہ ایک دوسرے کے معاملات اور ذمہ داریوں میں مداخلت سے باز رہیں، سب اپنی اپنی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ رہیں، تاکہ ہر ایک اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے نباہ سکے۔

۲۹۔ آپ پر اپنے امرا کی مکمل اطاعت فرض ہے۔ اور چاہیے کہ آپ قرآن پاک کی تلاوت کو اپنے اوپر لازم کریں، جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کریں، ادعیہ ماثورہ کا اہتمام کریں، دینی کتب کے مطالعہ کو اپنی عادت بنالیں اور یہ سب روزانہ کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔

کابل حکومت کے ملازمین اور منتظمین کے نام:

۳۰ میں ایک بار پھر کابل حکومت کے تمام کارندوں کو خصوصاً پولیس، فوجی اور خفیہ ایجنسی کے اہل کاروں اور ضابطہ کاروں کو دعوت دیتا ہوں کہ اپنے دین اور ملک کے خلاف بیرونی حملہ آوروں کی صفوں کو چھوڑ ڈالیں۔ اپنے ان باہمت نوجوانوں کی طرح مجاہدین کے ساتھ آملیں جو قابض افواج کے لیے شدید دھچکہ ثابت ہوئے ہیں۔ غاصب بیرونی دشمن کو بھگانے اور اپنے ملک کی آزادی کے لیے جاری معرکہ میں جوان شاء اللہ عنقریب کامیابی سے ہم کنار ہونے والا ہے، شریک ہوجاؤ۔ تاکہ دنیا میں کامیابی اور عزت سے بھرپور زندگی نصیب ہو اور آخرت میں اپنے خالق اور مالک کے نیک اور صالح بندوں کی جماعت میں اٹھائے جاؤ۔

۳۱۔ تمہیں چاہیے کہ اس موقع سے فائدہ اٹھاؤ کیونکہ وہ دن اب ان شاء اللہ دور نہیں کہ جب غاصب دشمن افغانستان سے بھاگ جائے گا، امارت اسلامیہ نے اسی مقصد کے پیشِ نظر پورے ملک میں دعوت وارشاد سے منسلک تشکیلات جاری کی ہیں جن کا کام فوجیوں کو دشمن کی صف سے نکلنے اور مجاہدین کے ساتھ آملنے کے مواقع فراہم کرنا ہے۔

بین الاقوامی برادری اور حملہ آور ممالک کے نام:

۳۲۔ امریکہ کی افغانستان پر چڑھائی درحقیقت لمبے عرصے تک سیاسی اور اقتصادی مفادات کے حصول کے لیے ہے۔ یہ سب اس خطے اور دنیا بھر میں اپنے مخالفین کی سرکوبی کے لیے ہے، مگر افسوس کہ بعض ممالک امریکی مفادات کے تحفظ کے لیے قربانی کا بکرا بنے ہوئے ہیں، اور یہاں امریکی فوجیوں کے شانہ بشانہ انسانیت سوز مظالم ڈھا رہے ہیں۔

۳۳۔ اسی طرح تمہاری فوجیں ہمارے ملک میں خواتین اور بچوں کو بے دردی سے قتل کررہی ہیں، ہماری بستیوں اور گھروں کو مسمار وتباہ کیا جارہا ہے، ہمارے دینی شعائر کی توہین کی جارہی ہے، ہماری ثقافت اور ملی اقدار کی تضحیک کی جارہی ہے۔ وہ ہمارے گھروں اور سرسبز باغات کو جلا رہے ہیں اور انہیں بلڈوز کررہے ہیں، پس تمہارا یہ فرض بنتا ہے کہ فرانسیسی عوام کی طرح اپنی حکومتوں کو ان جرائم کے ارتکاب سے روکو، تاکہ تمہارے بچے اور وسائل مزید امریکی خواہشات کی خاطر قربان ہونے سے بچ جائیں۔

۳۴۔ تمہارے علم میں ہونا چاہیے کہ ہمارے ملک میں تمہارے لاتعداد فوجی مارے جاچکے ہیں اور بہت سے مستقل معذوری کا شکار ہورہے ہیں، اور کئی جنگی دباؤ کی وجہ سے نفسیاتی بیماریوں میں مبتلا ہوگئے ہیں، مگر تمہاری حکومتیں یہ تلخ حقائق تم سے اور تمہارے میڈیا سے چھپارہی ہیں۔

۳۵۔ امارت اسلامیہ خاص طور پر موتمر العالم الاسلامی (ورلڈ مسلم کانگریس)، عالمِ اسلام، امت مسلمہ اور مسلم ممالک کے حکمران، اسلامی حلقوں سے پرزور اپیل کرتی ہے اور امید رکھتی ہے کہ وہ افغان مظلوم عوام کی خودمختاری اور ظلم سے نجات کی کاوشوں میں امارت اسلامی کے ساتھ فوری اور وسیع پیمانے پر تعاون کو اپنی اولین ترجیحات میں شامل کریں گے۔

(بقیہ صفحہ ۴۴ پر)

19 جولائی: صوبہ میدان وردک .... ضلع جلگہ .... مجاہدین کا افغان چیک پوسٹوں پر حملہ .... 3 چوکیاں جل کر خاکستر .... 12 اہل کار ہلاک اور زخمی

اے سرزمین شام کے شیرو! آگے بڑھو

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

الحمدللّٰہ ،والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللّٰہ و علیٰ الہ و صحبہ ومن والاہ

ساری دنیا کے مسلمان بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امابعد!

شام کے زخموں سے بہنے والا خون ہر آنے والے دن کے ساتھ تیز ہورہا ہے اور قصاب ابن قصاب بشار بن حافظ اپنے مظالم میں اور بڑھتا جارہا ہے۔لیکن الحمدللہ یہ بے گناہ مسلمانوں کا بہنے والا خون، آلام اور قربانیاں اہلِ شام کی مزاحمت کو اور بھی ترقی اور نمو دے رہی ہیں۔شام کے بہادر اور مجاہد عوام اب بیدار ہوچکے ہیں اور اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹیں گے جب تک اللہ کے اذن اور مدد سے ان مجرم قصابوں سے نجات حاصل کر کے شام کی سرزمینِ جہاد و رباط میں ایک ایسا نظام قائم نہ کرلیں جو اسلام اور ساری امتِ مسلمہ کی محافظ اور ملت کی حرمت کی پاسبان ہو۔

اس لادین نظام کے بڑھتے ہوئے جرائم ہمارے مجاہدینِ ابطال کے صبر و استقامت اور جرأت و استقلال میں اور بھی اضافہ کرتے جارہے ہیں۔وہ اس لادین نظام کے خلاف عزت وشرف کا معرکہ لڑ رہے ہیں، گویا کہ عطا کا ایک سمندر ہے جو چلے جارہا ہے، قربانیوں کا اک سیل رواں ہے جو تھمنے کو نہیں آتا اور حمیت کا اک آتش فشاں ہے جو اُبل رہا ہے۔اے ہمارے اہلِ شام! تم ہرگز مغرب، امریکہ، ترکی اور عرب حکومتوں پر اعتماد نہ کرنا۔تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ تمہارے بارے میں کیا سوچتے ہیں اور عرب لیگ اور اس کے تابع فاسد حکومتوں سے محتاط رہنا کہ موقع جب ہاتھ سے نکل جائے تو دوبارہ ہاتھ نہیں آتا۔

تم ترکی اور مغرب پر بھروسہ نہ کرنا جو گزشتہ کئی دہائیوں سے اس فاسد نظام کے حامی اور مشیر رہے ہیں اور اب اس سے پیچھے ہٹ کر لاتعلقی کا ڈھونگ رچا رہے ہیں، بلکہ تم اللہ وحدہ لاشریک کی ذات پر اور اس کے بعد اپنی قربانیوں اور صبر و استقلال پر بھروسہ رکھو۔ان سب کو اسرائیل کے مدمقابل آزاد مسلم مجاہد سوریا ہرگز گوارا نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسے غلام اور کمزور سوریا کے خواہشمند ہیں جو اپنے دین اور شاندار تاریخی ورثے سے لاتعلق ہو اور اسرائیل کو قابلِ قبول ہو۔جو عالمی ظلم جسے بین الاقوامی قانون کہا جاتا ہے، کے سامنے سر جھکا دے اور اسرائیل کے ساتھ قدم ملا کر چلے۔

اے ہمارے اہلِ شام! تم ہرگز غمگین اور پریشان مت ہونا اور ہمت نہ ہارنا۔تمہیں خوش خبری ہو کہ اس متعفّن فاسد نظام نے پسپائی شروع کردی ہے اور اپنے منطقی انجام کو پہنچنے والا ہے۔تم اپنی تحریک اور غضب کو قائم رکھو اور ایسی شریف مستقل حکومت کے علاوہ کسی چیز پر سمجھوتہ نہ کرنا جو اسلام کی حاکمیت کو قائم کرنے والی، زمین سے فساد ختم کرنے والی اور امت کے دشمنوں کے سامنے ڈٹ جانے والی ہو۔

میں ترکی، عراق، اردن اور لبنان کے ہر شریف، آزاد اور باشعور مسلمان کو پکارتا ہوں کہ وہ حتی المقدور اپنے شامی بھائیوں کی مدد کرے اور جان و مال اور قیل وقال سے جہاں تک ہوسکے اس معرکے میں شرکت کرے، کیونکہ شام میں مسلط شدہ یہ جابرانہ نظام ساری امتِ مسلمہ کے لیے خطرہ ہے۔یہی نظام ہے جو گزشتہ کئی دہائیوں سے شام اور اس سے باہر اسلام اور امت مسلمہ پر حملہ آور ہے۔مسلمانوں کے جان و مال اور عصمت و آبرو کو پامال کررہا ہے۔جس نے امتِ مسلمہ کے بہترین نوجوانوں کو قیدخانوں میں ڈال رکھا ہے اور اذیّتیں دے دے کر قتل کررہا ہے۔جو تقریباً چالیس سال سے اسرائیل کی سرحدوں کا محافظ ہے اور امریکہ کی اسلام کے خلاف دہشت گردی کے نام پر جاری جنگ میں اس کا حلیف ہے۔یہی سفاک نظام ہے جو مسلسل کئی دہائیوں سے حمص وحماء، جسر الشغور اور درعا میں بے گناہ مسلمانوں کا بے دریغ خون بہا رہا ہے۔یہ ٹھگوں اور چوروں کا ٹولہ ہے جو شام کی دولت اور وسائل کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہا ہے۔

یہ وہ شریر نظام ہے جو شام اور سارے عالم اسلام پر مسلّط ہے۔یہ ایک خبیث سرطان (کینسر) ہے جس نے اہلِ شام کا سانس بند کر رکھا ہے اور ساری امت کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔بے شک اس کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے علاوہ اس کا کوئی علاج نہیں۔اس لیے اہلِ شام اور ساری امت کا فرض ہے کہ اس نظام کی بیخ کنی کے لیے اپنے سارے وسائل جھونک دیں۔کیونکہ یہ معرکہ ظلم کے خلاف عدل، قہر کے خلاف حریت، غلامی کے خلاف استقلال اور فساد کے خلاف امن کا معرکہ ہے اور بے شک یہ اسلام کا اپنے دشمنوں کے خلاف معرکہ ہے۔

اگر ہم حقیقی آزادی چاہتے ہیں تو ہمیں اس نظام سے آزادی حاصل کرنی ہوگی، اگر ہمیں عدل و استقلال چاہیے تو ہمیں اس نظام کو ختم کرنے کے لیے اس کے سامنے سینہ سپر ہونا ہوگا، اگر ہمیں بیت المقدس کو آزاد کروانا ہے تو ہمیں اس نظام سے چھٹکارا حاصل کرنا ہوگا۔

اے شام کے شیرو! فتح ونصر کی طرف بڑھو اور اس کے ثمرات کو سمیٹ لو، تردّد اور غم کا شکار مت ہونا اور کمزور مت پڑنا، حق تبارک وتعالیٰ کا قول یاد رکھو:

وَ لَا تَهِنُوا وَ لَا تَحزَنُوا وَ اَنتُمُ الاَعلَونَ اِن کُنتُم مُّؤمِنِینَ۔اِن یَّمسَسکُم قَرح فَقَد مَسَّ القَومَ قَرح مِّثلُه وَ تِلکَ الاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَینَ النَّاسِ وَ لِیَعلَمَ اللّٰهُ الَّذِینَ اٰمَنُوا وَ یَتَّخِذَ مِنکُم شُهَدَآءَ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِینَ ۔وَ لِیُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِینَ اٰمَنُوا وَ یَمحَقَ الکٰفِرِینَ۔اَم حَسِبتُم اَن تَدخُلُوا الجَنَّةَ وَ لَمَّا یَعلَمِ اللّٰهُ الَّذِینَ جٰهَدُوا مِنکُم وَ یَعلَمَ الصّٰبِرِینَ (آل عمران:۱۳۹۔۱۴۴)

اور (دیکھو) بے دل نہ ہونا اور نہ کسی طرح غم کرنا اگر تم مومن (صادق) ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔اگر تمہیں زخم (شکست) لگا ہے تو ان لوگوں کو بھی ایسا زخم لگ چکا ہے اور یہ دن ہیں کہ ہم ان کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں اور اس سے یہ بھی مقصود تھا کہ خدا ایمان والوں کو متمیز کردے اور تم میں سے گواہ بنائے اور خدا بے انصافوں کو پسند نہیں کرتا۔اور یہ بھی مقصود تھا خدا ایمان والوں کو خالص (مومن) بنادے اور کافروں کو نابود کردے۔کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ (بے آزمائش) بہشت میں جا داخل ہوگے حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں اور (یہ بھی مقصود ہے) کہ وہ ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم کرے۔

اے شام کے شیرو!اپنی نیت کو اسلام، مستضعفین اور اسیروں کی نصرت اور شہدا کے خون کے بدلے کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کے لیے خالص کرو۔نیتوں کو ایسی اسلامی حکومت کے قیام کی خاطر جہاد فی سبیل اللہ کے لیے خالص کرو جو مسلم سرزمینوں کا دفاع کرے، گولان کی آزادی کی جنگ لڑے اور ان شاء اللہ مقبوضہ القدس پر فتح کا پرچم نصب کرنے تک جہاد کو جاری رکھے گی۔

اے شام کے شیر دل عوام!امت کے تفرقے کے دور میں اپنے تاریخی کردار کو فراموش نہ کرنا۔اپنے ان جری اسلاف کو یاد کرو جنہوں نے اسلام اور امتِ مسلمہ کی حرمت کا دفاع کیا تھا۔اے عرب وعراق اور مصر و ترکی کے جری اور شجاع مجاہدین!تم سب 'لا الٰہ الا اللہ' کے پرچم تلے متحد ہوجاؤ،جس کے سائے میں ماضی میں صلاح الدین ایوبیؒ نے فتح و نصرت اور بیت المقدس کی آزادی کی طرف تمہاری قیادت کی تھی۔بے شک اس اتحاد کے علاوہ تمہیں فتح نصیب نہیں ہوسکتی اور یاد کرو کہ صلاح الدینؒ کی بیت المقدس کی فتح ، نورالدین زنگیؒ کے دمشق اور صلاح الدین کے قاہرہ فتح کرنے سے ہی شروع ہوئی تھی۔

اپنی نیتوں کو خالص کرو کہ تم اپنی مبارک تحریک کے ذریعے بیت المقدس اور تمام مقبوضہ مسلم سرزمینوں کو آزاد کراؤ گے۔اگر تم اپنی نیت اللہ کے لیے سچّی کرلوگے تو اللہ تمہارے ساتھ ہوجائے گا،تمہاری قربانیوں میں برکت ڈال دے گا اور اپنے اذن سے تمہارے لیے فتح ونصرت کے دروازے کھول دے گا۔یاد رکھو ہم سب ایک ہی امت ہیں اور غاصب کفار اور ان کے کاسہ لیس ظالم و جابر حکمرانوں کے خلاف ایک ہی معرکے میں شریک ہیں۔تم سائیکس پیکو کے معاہدے کے غلام مت بنو، بلکہ اللہ کی غلامی اختیار کرو جس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

و ماالنصر الا من عنداللہ

''اور نصرت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے''۔

اور جس کی محکم آیات ہیں:

ان تنصروا اللّٰہ ینصرکم و یثبت اقدامکم

''اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہیں فتح عطا کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا''۔

اے اہلِ شام!اس موت کی طرف بڑھو جس میں تمہاری حیات ہے۔

تأخرت استبقی الحیاۃ فلم أجد لنفسی حیاۃ مثل ان اتقدما

''میں زندگی بچانے کے لیے تاخیر کرتا رہا پر بچا نہ سکا،زندگی کی بقا تو آگے بڑھنے میں تھی''

پس اے شام کے شیرو!قدم بڑھاؤ اللہ تمہارا حامی و ناصر ہو اور اللہ حمایت و نصرت کے لیے کافی ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین، وصل للّٰہ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

والسلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: دین کی خاطر قطعِ تعلّق

بلکہ اس کے برعکس اسلام نے صحابہ کرامؓ کے جذبہ محبت کو اور بھی زیادہ مشتعل کردیا تھا۔اس لیے جب وہ اپنے اعزہ واقارب بالخصوص اپنی اولاد اور اپنی شریک زندگی بی بی کو دیکھتے تھے کہ وہ کفر کی بدولت جہنّم کا ایندھن بن رہے ہیں تو فطری محبت کی بنا پر ان کا دل جلتا تھا اور وہ سخت اضطراب کی حالت میں اللہ سے دعا کرتے تھے:

ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین وجعلنا للمتقین اماما

''اے ہمارے رب!ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عنایت فرما اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا''

یعنی ہماری ہی طرح ہماری بیویوں اور بچوں کو بھی ایمان واسلام کی دولت عطا کر اور وہ اس معاملہ میں ہماری پیروی کریں تاکہ ان کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم پرہیزگاروں کے پیشوا بن سکیں۔

☆☆☆☆☆

20 جولائی:صوبہ غزنی.........ضلع مقر.........امریکی فوج کے پانچ ٹینک میں مجاہدین کے نصب کردہ بموں سے ٹکرا کر تباہ.........14 امریکی فوجی ہلاک.........6 زخمی

قومی مفاد اور ملکی سلامتی کی قربان گاہ پر ایک اور چڑھاوا!

نیٹو اور امریکی افواج کی رسد کی بحالی کے پس منظر میں استاد احمد فاروق حفظہ اللہ کا بیان

بسم اللہ و الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ و بعد،

میرے محبوب پاکستانی بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۸ ماہ پر محیط ڈرامہ بالآخر اختتام کو پہنچا۔ اختتام عین ویسا ہی ہوا جیسا متوقع تھا۔ پاکستانی فوجی جرنیلوں اور اعلیٰ حکومتی عہدے داران نے مل بیٹھ کر نیٹو افواج کی رسد بحال کرنے کا اعلان کر دیا۔ نہ امریکی حکومت کی طرف سے ریاستی سطح پر کوئی رسمی معافی مانگی گئی نہ ڈرون حملے رکے لیکن امریکی فوج کی رسد پھر بھی بحال ہوگئی۔ قومی مفاد اور ملکی سلامتی کی منطق ایک بار پھر قومی غیرت اور ملی وقار کے نعروں پر غالب آ گئی۔ ۸ ماہ کے دوران بھولے سے جو غیرت و وقار کی باتیں منہ سے نکل گئی تھیں، ان سے بھی توبہ کر کے ہمارا حکمران طبقہ چپ چاپ، دست بستہ، امریکی غلاموں کی صفِ اوّل میں واپس آن کھڑا ہوا۔ قلم کی حرمت بیچنے والے صحافی و تجزیہ نگار بھی یہ کفریہ جملے پھر سے دہرانے لگے کہ پاکستان امریکہ کے بغیر نہیں چل سکتا، امریکہ سے تعلّق خراب کر لیا تو بھوکے مر جائیں گے گویا کہ ان کا رازق، مالک اور الہ امریکہ ہی ہو! آئی ایس پی آر اور حکومتی ایوانوں سے جاری کردہ بیانات بھی قوم کو یہی سبق پڑھانے لگے کہ ملکی مفاد اسی میں ہے کہ امریکہ بہادر سے تعلّق ٹھیک رکھا جائے، خواہ اس کی خاطر دین کے کتنے ہی احکامات توڑنے پڑیں، امریکہ کو راضی کرتے کرتے رب کو ناراض کر لینا پڑے۔ قرآن کے احکامات اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامینِ مبارکہ کو پسِ پشت ڈال کر ہر شے کو محض عارضی مادی مفادات کی بنا پر جانچنے والی یہ غلامانہ ذہنیت ہی ہماری بربادی کی ذمہ دار ہے۔ اقبال نے شاید انہی حکمرانوں کے بارے میں کہا تھا :

ع ان غلاموں کا یہ مسلک ہے کہ ناقص ہے کتاب
کہ سکھاتی نہیں مومن کو غلامی کے طریق

مومن تو ہمیشہ آخرت کو دنیا پر، دائمی گھر کو فانی مفادات پر اور اللہ کے احکامات کو ہر غیر اللہ کی بات پر مقدم رکھتا ہے۔ ہر قسم کی اقدار، اخلاق، وقار کو، رب کی پسند و ناپسند کو پسِ پشت ڈال کر محض مفادات کی بنا پہ فیصلے اور تجزیے کرنے والی متعفن عقلوں کے بارے میں اللہ کی کتاب یہی حکم دیتی ہے کہ ان کے پیچھے نہ چلا جائے، ان کی رہنمائی نہ قبول کی جائے:

فَأَعْرِضْ عَنْ مَنْ تَوَلَّى عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدَىٰ (النجم: ۲۹، ۳۰)

پس تم اس سے منہ پھیر لو جس نے ہماری نصیحت سے منہ موڑا اور دنیا کی زندگی کے سوا کچھ نہ چاہا۔ ان کے علم کی پرواز بس یہیں تک ہے، یقیناً تیرا رب ہی جاننے والا ہے اسے جو اس کے رستے سے بھٹک گیا اور وہی زیادہ جاننے والا اسے جو ہدایت پا گیا۔

میرے عزیز بھائیو! یقیناً ہماری سول و فوجی قیادت کا یہ فیصلہ کسی تعجب کا باعث نہیں۔ پاکستان کے حکمران طبقے کے امریکہ سے تعلقات تقریباً اتنے ہی پرانے ہیں جتنا پاکستان خود۔ اگست ۱۹۴۷ء کے بعد ابتدائی چند سال تو پاکستان باقاعدہ طور پر برطانوی دولتِ مشترکہ کا جز و اور ملکۂ برطانیہ کا ماتحت رہا۔ ملکہ نے حلف اٹھاتے ہوئے پاکستان کو بھی اپنی رعایا میں شمار کیا۔

پھر چند سال بعد برطانیہ نے ہمارے حکمران طبقے کا تعارف اس کے نئے آقا، امریکہ سے کروایا۔ ۵۰ء کی دہائی کے آغاز میں پاکستان سیٹو، سینٹو معاہدات میں داخل ہو کر ہمیشہ کے لیے سیاسی و معاشی میدان میں امریکہ کا دستِ نگر بنا۔ اسی دہائی میں امریکی فوج نے پاکستانی فوج کی تربیت اور جدید امریکی خطوط پہ اس کی تنظیمِ نو کا کام شروع کیا، جس نے عسکری میدان میں بھی امریکہ کی تابع داری کو یقینی بنایا۔ پس ساٹھ سال قبل ہمارے ملک کے حکمران اور فوجی جرنیل جس طاغوتِ اکبر کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہوئے تھے آج بھی پوری عقیدت و وفاداری سے اسی چوکھٹ پہ سجدہ ریز ہیں۔ یہ رذیل طبقہ قیامِ پاکستان سے پہلے بھی جو کچھ بنا برطانوی سرکار کی کرم نوازی سے بنا اور اس کے بعد بھی اس کا اقتدار امریکی دستِ شفقت کے سبب ہی مضبوط رہا۔ اسی لیے یہ طبقہ کسی ایسی زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتا جس میں کوئی بیرونی آقا اس کی پشت پر نہ کھڑا ہو۔ گزشتہ آٹھ ماہ میں جو کچھ ہوا اس کی حقیقت اس سے زیادہ کچھ نہیں تھی کہ حکمران طبقہ اپنے ذاتی مفادات کی خاطر، ڈرون حملوں اور نیٹو رسد میں غلامانہ فدویانہ تعاون کے بدلے بہتر دام وصول کرنے کی خاطر، سجدے سے اٹھ کر رکوع تک کی حالت میں آ گیا لیکن غلام کی یہ مجال کہاں کہ وہ آقا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے یا اس کی غلامی سے باہر نکل کر جینے کا سوچے۔

رہی بات قومی مفاد کی، تو ہم حکومت، فوج اور بیوروکریسی کے بڑے مشکور ہوں گے اگر وہ خالص دنیوی پیمانوں سے بھی ہمیں سمجھا پائیں کہ افغانی بھائیوں کو قتل کرنے کے لیے امریکہ و نیٹو کو درکار اسلحہ اور دیگر ضروری سامان اپنی زمین سے گزرنے دینے میں اور ڈرون حملوں میں امریکہ سے تعاون کرنے میں پاکستان کے مسلمانوں کا

21 جولائی: صوبہ پکتیا.........ضلع زرمت.........بارودی سرنگ دھماکہ.........امریکی بکتر بند ٹینک تباہ.........6 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی

کون سا مفاد پوشیدہ ہے؟ کیا امریکہ کی شکست کھلی آنکھوں سے نظر نہیں آ رہی؟ کیا اس نے افغانستان سے نکلنے کی حتمی تاریخ کا اعلان نہیں کر دیا؟ کیا نیٹو اتحاد میں شامل بعض اہم ممالک اسی سال کے اواخر سے اپنے وطن واپس نہیں لوٹ رہے؟ افغانستان نے تو بہر حال یہیں باقی رہنا ہے اور طالبان نے بھی اللہ کے اذن سے جلد کابل میں اسلامی امارت کا جھنڈا دوبارہ لہرانا ہے۔ پھر سات سمندر پار بیٹھے کافروں کی خاطر پڑوس میں بیٹھے افغانی مسلمانوں سے دشمنی لگا لینا خالص دنیوی پیمانوں سے بھی کون سی دانش مندی ہے؟ کیا افغانستان کے مسلمان اور وہاں کے غیور مجاہدین سقوطِ امارتِ اسلامیہ سے لے کر آج تک کی جانے والی غداریوں کے اس طویل سلسلے کو اتنی آسانی سے بھلا دیں گے؟

ہم یہ بھی جاننا چاہیں گے کہ امریکہ کی رضا کی خاطر اپنے ہی قبائلی علاقہ جات میں فوجی آپریشن کرنے اور ڈرون حملوں میں معاونت کے لیے جاسوسی کا ایک وسیع جال بچھانے میں پاکستان کا کون سا مفاد پوشیدہ ہے؟ کیا ہماری اسٹیبلشمنٹ قبائل کی تاریخ سے غافل ہے؟ کیا وہ نہیں جانتی کہ اس غیور پشتون قوم نے وزیرستان تا سوات پھیلے وسیع علاقے میں ان کے فرنگی آقا کی کیسی درگت بنائی تھی؟ کیا فوج کو اس لامتناہی جنگ میں دھکیلنے والے جرنیل بتا سکتے ہیں کہ کس قومی مفاد کی خاطر انہوں نے نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا تھا؟ آج دس سال بعد بھی اپنے عوام کے خلاف یہ جنگ جاری رکھنے کا فیصلہ کرنے سے ہماری ملکی سلامتی کا کیا تعلّق ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ قومی مفاد اور ملکی سلامتی دو گمراہ کن اصطلاحیں ہیں جن کے نام پہ ہمیں سالوں سے بے وقوف بنایا جا رہا ہے۔ ان اصطلاحوں کی آڑ میں یہ حکمران طبقہ دراصل اپنی کرسی کی سلامتی اور اپنے شخصی مفاد کا تحفظ کرتا ہے۔ یہ کوئی نیا طرز نہیں، ہر دور کے فرعون اپنی قوم کو ایسی ہی اصطلاحوں سے بے وقوف بناتے ہیں اور انہیں یہ باور کرواتے ہیں کہ ان کے اقدامات قوم ہی کی بھلائی کی خاطر ہوتے ہیں۔ قرآن 'فرعونِ مصر' جیسے ظالم اور قاتل حکمران کا حال بھی یہی بتلاتا ہے کہ وہ اپنی قوم سے کہتا تھا:

قَالَ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَى وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ (غافر: ۲۹)

فرعون نے کہا کہ میں تمہیں وہی بات بتا رہا ہوں جسے میں خود (صحیح) سمجھتا ہوں اور میں تمہیں عقل مندی ہی کا رستہ دکھا رہا ہوں۔

پس ان مفاد پرستوں کی باتوں پر یقین کرنے اور ان کے ہاتھ میں اپنے فیصلے دیئے رکھنے کا مطلب ہے کہ ہم کبھی بھی غیروں کی غلامی سے باہر نہیں آ سکیں گے۔ اگر ہمیں بحیثیت ایک قوم غلامی سے نکلنا ہے، ایک آزاد قوم کے طور پہ جینا ہے جو ایک اللہ کے سوا کسی کے حکم پہ سر نہ جھکاتی ہو تو آگے بڑھ کر ان سفہاء کے ہاتھ سے اقتدار چھیننا ہوگا اور موجودہ فاسد نظام کو الٹانا ہوگا۔ رہے پاکستان کے غیور مجاہدین تو اس موقع پر ان کے دلی جذبات کی عکاسی اقبال کا یہ شعر کرتا ہے کہ:

؎ لیکن مجھے پیدا کیا اس دیس میں تو نے
جس دیس کے بندے ہیں غلامی پہ رضا مند

مجاہدینِ فی سبیل اللہ تو یہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ وہ اس غلامانہ زندگی پر راضی نہیں اور وہ اپنی جانوں کے نذرانے دیتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کی محبوب قوم فوجی جرنیلوں، بیوروکریٹ افسروں اور سیاسی خاندانوں کی اس شیطانی تکون سے نجات پا جائے، پاکستان امریکہ کی بالواسطہ و بلاواسطہ غلامی سے آزاد کرا لیا جائے، مظلوم افغان بھائیوں کی پشت میں خنجر گھونپنے والے خائن ہاتھ توڑ دیے جائیں، اور موجودہ ظالمانہ فاسد نظام کی جگہ شریعت کا عادلانہ نظام نافذ کر دیا جائے۔

میں اس موقع پر کراچی و مکران سے لے کر خیبر تک بکھرے مجاہد بھائیوں سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ امریکہ و نیٹو افواج کی رسد کو نشانہ بنانے کا خاص اہتمام کریں، افغانی بھائیوں کے لیے موت کا سامان لے جانے والے کنٹینروں کو بارودی سرنگوں کے ذریعے تباہ کریں، چھاپہ مار کارروائیوں کے ذریعے ان قافلوں کو نیست و نابود کریں، جن کمپنیوں کے پاس رسد کی فراہمی کے ٹھیکے ہیں ان کے مالکان کو نشانہ بنائیں غرض ہر ممکن ذریعے سے امارتِ اسلامیہ افغانستان کو پشت سے محفوظ بنائیں۔ اللہ آپ کی نصرت فرمائے، آپ کے نشانے ٹھیک ہدف پر بٹھائے!

میں اس ملک کے علمائے کرام، داعیانِ دین، اور تمام اہلِ خیر اور اہلِ حمیت افراد سے بھی یہ درخواست کروں گا کہ وہ جہادِ افغانستان سے کی جانے والی اس خیانت سے اپنی برأت کا عملی اظہار کریں۔ اگر اب بھی ہم نے پاکستان کو اسلام کے خلاف جاری اس عالمی جنگ سے باہر نہ نکالا اور اس کی خاطر اپنی استطاعت کے مطابق اقدامات نہ اٹھائے، تو اللہ کے دربار میں ہم بطور ایک قوم مجرم اور قاتل قرار پائیں گے۔ اس ملک کی دینی جماعتوں اور اہلِ مدارس کے پاس اور اس ملک کے عام عوام کے پاس ابھی بھی اتنی قوت موجود ہے کہ اگر وہ اللہ سے مدد مانگ کر سنجیدگی سے یہ عزم کریں کہ وہ تمام شرعی وسائل اختیار کرتے ہوئے جہادِ افغانستان سے خیانت کا یہ سلسلہ روک کر دم لیں گے اور ڈرون حملوں اور نیٹو کی رسد کے خلاف عوامی تحریک برپا کریں گے تو ان شاء اللہ حکومت و فوج چند دنوں میں گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائے گی۔ یاد رکھیے! اس بار صلیبی افواج کو رسد فراہم کرنے کا یہ فیصلہ پہلے کی نسبت کہیں زیادہ سنگین اور خطرناک ہے۔ گیارہ ستمبر کے بعد تو ایک فردِ واحد نے اس قوم پر یہ فیصلہ مسلط کیا تھا، لیکن اب کی بار قوم کی نمائندہ کہلانے والی پارلیمان اور اس کی ذیلی کمیٹیوں نے اس خیانت کو دستاویزی شکل دے کر اس پہ دستخط کیے ہیں۔ یقیناً یہ معاملہ نہایت سنگین اور اللہ کے یہاں جواب دہی کے اعتبار سے نہایت مشکل ہے! اللہ ہمیں حکمرانوں کے اس جرمِ عظیم کے وبال سے دنیا اور آخرت میں محفوظ فرمائیں، آمین!

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

21 جولائی: صوبہ ہرات.....ضلع گذرہ.....ڈسٹرکٹ پولیس چیف اور انٹیلی جنس سربراہ پر مجاہدین کا حملہ.....انٹیلی جنس چیف دو محافظوں سمیت ہلاک..... پولیس چیف زخمی

غزنی کے اکثر اضلاع کا ساٹھ فیصد سے زائد رقبہ مکمل طور پر مجاہدین کے زیر کنٹرول ہے

صوبہ غزنی میں امارت اسلامیہ کی طرف سے جہادی امور کے نگران مولوی رحمت اللہ حفظہ اللہ سے انٹرویو

صوبہ غزنی کا شمار افغانستان کے مرکزی صوبوں میں ہوتا ہے جو لوگر، میدان وردگ، بامیان، دایکنڈی، اروزگان، زابل، پکتیکا اور پکتیا صوبوں کے درمیان واقع ہے، صوبہ غزنی افغانستان کا ایک تاریخی صوبہ ہے جو گنجان آبادی پر مشتمل ہے۔ یہ صوبہ سترہ اضلاع پر مشتمل ہے اور اس کا مرکز غزنی شہر ہے جس کا شمار افغانستان کے اہم شہروں میں ہوتا ہے۔ مولوی رحمت اللہ صاحب کا تعلّق صوبہ غزنی کے مرکز سے ہے۔ آپ کافی عرصے سے صوبہ غزنی میں امارت اسلامیہ کی طرف سے جہادی امور کی نگرانی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور جہادی امور کا آپ ایک طویل تجربہ رکھتے ہیں، اس سے پہلے آپ ایک طویل عرصے تک صوبہ غزنی کے ایک بڑے جہادی محاذ کی کمانڈ کرتے رہے ہیں، پھر اس کے بعد کچھ عرصہ تک صوبہ غزنی کے مشیر کی حیثیت سے بھی آپ نے فرائض سرانجام دیے۔

صوبہ غزنی میں جاری جہادی کارروائیوں اور دشمن کو پہنچائے جانے والے نقصانات کے بارے میں مولوی رحمت اللہ سے ہونے والی گفتگو قارئین کے لیے پیش خدمت ہے۔

سوال : محترم مولوی صاحب! سب سے پہلے ہم اس ملاقات کے لیے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں، اس کے بعد آپ سے درخواست ہے کہ صوبہ غزنی میں جاری جہادی کارروائیوں کے بارے میں ہمیں تفصیل فراہم کریں کہ وہاں دشمن کے خلاف جاری کارروائیوں کی آج کل کیا صورت حال ہے؟

جواب :**الحمد للّٰہ والصلوۃ علی اھلھا اما بعد** :صوبہ غزنی میں مجاہدین کی جانب سے جاری کارروائیوں کے بارے میں، آپ کو مختصر بتانا چاہوں گا کہ وہاں سترہ اضلاع میں سے ضلع ناور، مالستان، جاغوری کے مراکز اور اس کے علاوہ باقی چودہ اضلاع میں مجاہدین کی موجودگی اور منظّم عملیات مسلسل جاری ہیں۔

ان اضلاع میں ضلع ناوہ وہ ضلع ہے جو مکمل طور پر مجاہدین کے کنٹرول میں ہے اور یہاں سے دشمن کا مکمل صفایا ہو چکا ہے۔ باقی اضلاع میں سے ضلع زنہ خان، رشیدان اور گیرو وہ اضلاع ہیں جہاں دشمن مکمل طور پر مجاہدین کے محاصرے میں گھرا ہوا ہے۔ ان مذکورہ بالا تین اضلاع میں دشمن کو ساری رسد ہوائی راستے سے فراہم کی جارہی ہے جب کہ زمینی راستہ سے مجاہدین کی رکاوٹ کی وجہ سے ان کے لیے فراہمی ناممکن ہے۔

باقی رہا مرکز اور دیگر اضلاع جیسا کہ انڈر، دہ یک، خواجہ عمری، خوگ یانی، قرہ باغ، آب بند، گیلان اور مقر تو ان کے بارے میں آپ کو بتاتا چلوں کہ ان علاقوں کا ساٹھ فیصد سے زائد رقبہ مکمل طور پر مجاہدین کے زیر کنٹرول ہے، یہاں تک کہ ان میں کچھ اضلاع ایسے بھی ہیں جہاں دشمن کا صرف دس فیصد علاقے پر کنٹرول ہے۔

سوال : صوبہ غزنی میں دشمن کی موجودگی کے بارے میں ہمارے قارئین کے لیے کچھ معلومات فراہم کیجیے کہ وہاں دشمن کتنی تعداد میں موجود ہے اور وہ کس صورت حال سے دوچار ہے۔

جواب : ہماری اطلاعات کے مطابق صوبہ غزنی میں تقریباً دس ہزار غیرملکی فوجی موجود ہیں جن میں سے ڈھائی ہزار پولینڈ کے فوجی ہیں اور باقی آٹھ ہزار امریکی ہیں۔ بہت سے علاقوں میں ان کے ٹھکانے موجود ہیں جس میں سے زیادہ تر ان اضلاع کے مرکزی مقامات پر واقع ہیں۔ صوبہ غزنی میں ان کے بڑے ٹھکانے تین ہیں ایک مرکز کے مغربی جانب، دوسرا قرہ باغ کے گومیشک کے مقام پر جب کہ تیسرا گیلان کے مرکز میں واقع ہے۔

اگر مجموعی اعتبار سے دیکھا جائے تو صوبہ غزنی کے قرہ باغ، انڈر، گیلان اور دہ یک کے مقامات پر دشمن کی موجودگی وسیع پیمانے پر ہے۔ لیکن باقی اضلاع میں صرف سمبولیک کے مقام پر دشمن کی موجودگی ہے جو صرف اس ضلع کی مقامی آبادی کی حفاظت کا ڈرامہ رچا کر یہاں ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں اور وہاں ان کی چند دفاعی چیک پوسٹ قائم ہیں، باقی سارے علاقے ان کے ناپاک وجود سے پاک ہیں۔

صوبہ غزنی کے مرکزی شہر کی صورت حال یہ ہے کہ اطراف کے سارے علاقے مجاہدین کے زیر کنٹرول ہیں جس کی وجہ سے مجاہدین شہر کے اندر بڑی آسانی سے اپنی کارروائیاں سرانجام دیتے ہیں، مثال کے طور پر شہر کے مغربی جانب دگوڈلی اھوگاڑان نامی گاؤں جو آدھے کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے، اسی طرح مشرقی جانب خداداد گاؤں اور جنوب کی طرف سب سے قریبی گاؤں قلعہ امیر محمد خان یہ سارے علاقے مجاہدین کے زیر کنٹرول ہیں، جس کی وجہ سے دشمن ان میں آسانی سے داخل نہیں ہو سکتا۔

سوال : کچھ عرصہ پہلے امارت اسلامیہ کے قائدین کی جانب سے دشمن کے خلاف سال رواں کے الفاروق نامی آپریشن کے آغاز کا اعلان کیا گیا، اس بارے میں صوبہ غزنی میں اس آپریشن کی کیا صورت حال ہے؟

جواب : صوبہ غزنی میں الفاروق آپریشن کی کارروائیاں بڑی منظّم اور وسیع پیمانے پر سر

22 جولائی :صوبہ نورستان ....ضلع کامدیش..........مجاہدین نے افغان نیشنل آرمی کا ہیلی کاپٹر مار گرایا..........ہیلی کاپٹر میں سوار 18 افغان فوجی ہلاک

انجام دی گئیں۔ہم نے پہلے ہی سے ان کارروائیوں کے لیے تیاری مکمل کر لی تھی چنانچہ جس دن کارروائی کا اعلان کیا گیا تو میری اپنی آنکھوں کا مشاہدہ ہے کہ اس دن مجاہدین نے صوبہ غزنی کے تمام اضلاع میں دشمن کے خلاف باقاعدہ عملیات کا آغاز کر لیا، اوراس کے بعد بھی بغیر کسی وقفے کے مجاہدین کی یہ عملیات اب تک جاری ہیں۔ان کارروائیوں کے دوران میں مختلف اضلاع میں دشمن کے ٹینکوں کو بموں سے اڑایا گیا، مثال کے طور پر خواجہ عمری کے مقام پر صرف چوبیس گھنٹوں میں دشمن کے چھ ٹینک اور قرہ باغ کے مقام پر آٹھ ٹینک ان کارروائیوں میں تباہ کیے گئے۔

صوبہ غزنی کے مرکزی شہر میں گورنر کے دفتر اور پولیس کے ذمہ دار پر بھی مجاہدین کی طرف سے باقاعدہ فائرنگ کی گئی، اسی طرح ضلع قرہ باغ میں امیر محمد خان نامی گاؤں کے مقام پر دشمن کا ایک ہیلی کاپٹر مجاہدین کے راکٹ کا نشانہ بنا جس میں دشمن کے کئی فوجی واصل جہنّم ہوئے۔کچھ عرصہ پہلے صوبہ غزنی میں ضلع اندڑ اور ضلع دہ یک کے مقام پر مجاہدین کے ہاتھوں دشمن کا ایک خطرناک منصوبہ ناکام ہوا جس میں انہوں نے مجاہدین کی جاسوسی کے لیے مقامی لوگوں کو بھرتی کرنا تھا۔

سوال: صوبہ غزنی کے قریب سے دشمن کے سپلائی کے دو اہم راستے گزرتے ہیں، جس میں سے ایک کابل سے قندھار کا راستہ ہے جب کہ دوسرا پکتیکا کے قریب سے گزرتا ہے ، ان دونوں راستوں کو کنٹرول کرنے کے لیے آپ لوگوں نے کیا منصوبہ بندی کی ہے؟

جواب: یقیناً یہ دونوں راستے دشمن کے لیے بڑی اہمیّت کے حامل ہیں اسی وجہ سے ان دونوں راستوں پر ہماری توجہ زیادہ ہے۔قندھار اور کابل کے راستے پر تو تقریباً ہر وقت دشمن پر دھماکے اور براہ راست فائرنگ کی جاتی ہے، جب کہ غزنی شہر سے جب دشمن کا کوئی قافلہ نکلتا ہے تو اپسندی، نوغی اور اس کے ساتھ لگے ہوئے اندڑ کے نانی مقام اور اسی طرح ملا نوح بابا کے علاقے، قرہ باغ، گیلان اور مقر کے اضلاع میں بھی جگہ جگہ دشمن کے قافلوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے جس کی وجہ سے انہیں شدید نقصانات اٹھانا پڑتے ہیں۔ اسی طرح پکتیا کے مقام پر بھی دشمن کے قافلے جگہ جگہ مجاہدین کی عملیات کا نشانہ بنتے رہتے ہیں۔ حاصل یہ کہ ان دونوں راستوں پر دشمن کئی طرح کے جانی اور مالی نقصانات سے دوچار ہوتا ہے اور ان کا کوئی بھی قافلہ صحیح سالم منزل مقصود تک نہیں پہنچ پاتا۔

سوال: آپ نے ضلع اندڑ میں مقامی جاسوسوں کی بھرتی کی بات کی، جب کہ اس کے بارے اخبارات نے مختلف رپورٹس شائع کی ہیں۔کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہاں نئے اسلحہ بردار لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو اپنے آپ کو مجاہدین ظاہر کر رہے ہیں، جب کہ پارلیمنٹ میں صوبہ غزنی کے پرانے نمائندے خیال محمد کا کہنا ہے کہ اس کے کہنے پر یہ مقامی لوگوں کا ایک لشکر ہے، اسی طرح کچھ اور لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ مقامی جاسوس ہیں، اس واقعہ کی اصلیت کے بارے میں کیا آپ ہمیں کچھ بتا سکتے ہیں؟

جواب: اس بارے میں آپ کو بتاتا چلوں کہ یہ اسلام دشمن قوتوں کا ایک شیطانی منصوبہ تھا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکمل طور پر ناکام بنا دیا۔اس واقعہ کی اصل حقیقت یہ تھی کہ چند برس قبل صوبہ غزنی میں اغیار کے دو زرخرید غلاموں نے،'جن میں سے ایک سابق گورنر فیضان تھا اور دوسرا سابق رکن پارلیمنٹ مامور جبار تھا' یہ کوشش تھی کہ کسی طرح صوبہ غزنی میں قومی لشکر کا نظام شروع کیا جائے جسے 'اربا کی' بھی کہتے ہیں تا کہ یہ لوگ مجاہدین کی راہ میں مشکلات اور رکاوٹ پیدا کر سکیں، لیکن ان کی کوششوں کا ابھی تک کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔ ہماری معلومات کے مطابق صوبہ غزنی کے دو سابقہ حکومتی عہدے داروں اسد اللہ خالد اور فیضان نے صوبہ غزنی میں موجود لشکر بنانے کا ٹھیکہ امریکہ سے لیا۔ گزشتہ موسم سرما میں جب اس علاقے میں مجاہدین کی موجودگی کم تھی انہوں نے اپنی کوششوں کا باقاعدہ آغاز کیا، اور اس منصوبہ پر بہت سا پیسہ خرچ کیا، اس منصوبہ کا ذمہ دار خود فیضان اور اسد اللہ خالد کے نمائندے کے طور پر مسعود غور بندی نامی ایک شخص تھا ، انہوں نے غزنی شہر کے وسط میں فرخی نامی ہوٹل میں ایک دفتر کھولا ، لیکن لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے اس کے باہر ''دفتر حزب اسلامی'' کا بورڈ لگایا، چنانچہ یہاں سے انہوں نے ضلع اندڑ کے آس پاس واقع گاؤں دیہات اور دیگر علاقوں میں جیسا کہ گانڈہ پیر، گوڈلی، قدم خیل، پایندئی، صاحب خان اور عبد الرحیم جیسے علاقوں میں اپنے کام کا باقاعدہ آغاز کیا، ان مذکورہ علاقوں میں انہوں نے چیک پوسٹ بھی بنائے اور ساتھ ہی موٹر سائیکلوں پر باقاعدہ گشت کا آغاز بھی کر دیا۔

یہ لوگ مبینہ طور پر صوبہ غزنی کے مرکز کے جانب سے استعمال ہو رہے تھے اور ملک کے مختلف علاقوں سے ان کے پاس جنگ جوؤں کو بھیجا جانے لگا۔ یہ لوگ دن بہ دن پھیلتے جا رہے تھے اور ساتھ ہی انہوں نے مجاہدین کے خلاف ایک زہریلے پروپیگنڈے کا بھی آغاز کیا اور علی الاعلان یہ کہا کہ ہم کسی کو کرزئی حکومت کے اہل کاروں پر حملہ کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

یہ مذکورہ گاؤں کے لوگوں کو یہ دھوکہ دیتے رہیں کہ ہم مجاہدین ہیں لیکن عوام واضح طور پر دیکھ رہی تھی کہ انہوں نے گنڈہ پیر کے گاؤں میں سابقہ حکومتی عہدے دار فیضان کے قلعے میں اپنی چیک پوسٹ بنائی ہوئی ہے اور حکومت کی طرف سے انہیں ہر قسم کا راشن اور اسلحہ فراہم کیا جا رہا ہے اس کے علاوہ انہوں نے بیس مجاہدین کو گرفتار کر کے حکومت کے سپرد کیا اسی طرح ایک دوسری کارروائی میں انہوں نے دو مجاہدین کو شہید اور تین کو زخمی کیا لیکن بعد میں مجاہدین کی کارروائیوں کے نتیجے میں زیادہ تر علاقہ ان سے خالی کر دیا گیا اور ان کے اسلحہ اور ساز و سامان کو مجاہدین نے مال غنیمت کے طور پر اپنے قبضہ میں لے لیا۔ابھی صرف ضلع کے آدھے کلومیٹر پر ڈ گوڈ نامی گاؤں میں ان کی چند چیک پوسٹیں ہیں باقی سارا علاقہ ان سے خالی کر دیا گیا ہے اسی طرح انہوں نے صوبہ غزنی کے

22جولائی: صوبہ کاپیسا..........ضلع آلہ سائی..........مجاہدین اور امریکی فوجیوں کے مابین جھڑپ..........6امریکی فوجی ہلاک

ضلع دہ یک میں بھی پولیس سسٹم قائم کرنے کی کوشش کی لیکن کوئی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ کر سکے۔ یہ لوگ رات کو چند گاڑیوں میں اسلحہ سے لیس ہو کر آئے اور مذکورہ مقام پر ڈیرہ ڈال دیا، لیکن جب مجاہدین کو ان کے بارے میں علم ہوا تو اسی صبح ان کے خلاف کارروائی کی اور ایک گھنٹے کے لڑائی کے دوران وہ سارا اسلحہ مجاہدین کے پاس چھوڑ کر راہ فرار اختیار کر گئے۔ الحمدللہ یہ تمام مشکلات جھیلنے کے بعد کامل طور پر ان سے جان چھوٹ گئی ہے۔ یہ منصوبہ اس لحاظ سے انتہائی خطرناک تھا کہ دشمن مجاہدین کے نام پر قوم کو دھوکہ دے کر مقامی لوگوں کے ہاتھوں مجاہدین کے خلاف کارروائی کر کے امریکی مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہ رہا تھا۔

اسی وجہ سے مذکورہ مسلح گروہ کو یا تو مجاہدین کا نام دیا گیا اور یا مقامی مسلح لوگوں کے لشکر کا۔ لیکن حقیقت میں یہ امریکہ کے کرایہ کے ٹٹو تھے جو امریکی دولت، اسلحہ اور منصوبہ کے ذریعے اسد اللہ خالد، فیضان، اور مامور جبار جیسے امریکی ایجنٹوں کے زیر قیادت استعمال کیے جا رہے تھے تاکہ ضلع انڈڑ میں مجاہدین کے لیے مشکلات پیدا کی جاسکے اور اس طرح امریکی حملے کے لیے زمین ہموار کر سکیں۔

سوال: پچھلے دنوں صوبہ غزنی عصری تعلیمی اداروں کی بندش کی وجہ سے موضوع سخن رہا جسے دشمن میڈیا نے خوب کوریج دی۔ اس بارے میں آپ قارئین کو اصل حقیقت کے بارے میں کچھ بتانا پسند کریں گے؟۔ نیز صوبہ غزنی میں تعلیمی اداروں کی مجموعی کیفیت کے بارے میں بھی آگاہ فرمائیں کہ آج کل وہاں کیا صورتحال ہے؟۔

جواب: تعلیمی اداروں کی بندش کے بابت بتاتا چلوں کہ یہ بھی دشمن کی طرف سے خالص پروپیگنڈہ تھا وہ اس بات کو پرنٹ میڈیا کے ذریعے دنیا کے سامنے اس طرح پیش کر رہے تھے کہ مذکورہ تعلیمی ادارے مجاہدین کی جانب سے بند کیے گئے ہیں حالانکہ یہ بات بالکل حقیقت کے برخلاف اور سفید جھوٹ ہے۔

اصل بات یہ تھی کہ اس سال موسم سرما کے دوران کرزئی حکومت اور امریکیوں نے مجاہدین کے خوف سے موٹر سائیکل اور سائیکل کی سواری پر پابندی عائد کی اور صوبہ غزنی کے مرکز اور ضلع انڈڑ اور دہ یک کے رہنے والوں کو وارننگ دی گئی کہ اگر کسی کو موٹر سائیکل پر سوار دیکھا گیا تو اسے مار دیا جائے گا دشمن اس بارے میں اس قدر سنجیدہ تھا کہ ایک مرتبہ ضلع دہ یک کے علی قلعہ نامی مقام پر ایک موٹر سائیکل سوار پر جیٹ طیاروں سے بم بھی گرائے گئے۔ صوبہ غزنی میں عام لوگ اور طلبہ و اساتذہ انہی سواریوں سے استفادہ کیا کرتے تھے مثال کے طور پر ضلع دہ یک کے تعلیمی اداروں میں اساتذہ اور طلبہ تعلیمی اداروں میں آنے کے لیے موٹر سائیکل استعمال کرتے تھے۔ اس پابندی سے اساتذہ اور طلبہ کی آمدورفت تقریباً ناممکن رہی جس کا براہ راست اثر تعلیمی اداروں پر پڑا اور یوں اکثر تعلیمی ادارے بند ہو گئے مثلاً غزنی کے کئی ادارے ہمارے زیر انتظام چل رہے ہیں، اس پابندی کے بعد وہاں موجود تعلیمی اداروں کے اساتذہ ہمارے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں سخت مشکلات کا سامنا ہے اگر ہم احتجاجاً تعلیمی ادارے بند رکھیں تو آپ کی طرف سے تو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ ہم نے جواب میں صرف اتنا کہا کہ ہمیں آپ کے احتجاج پر کوئی اعتراض نہیں ہے چنانچہ اس طرح انہوں نے مذکورہ اضلاع میں تمام تعلیمی ادارے بند کر کے غزنی شہر میں باقاعدہ مظاہروں کا آغاز کیا جس پر ''الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے'' کے مصداق دشمن نے یہ الزام بھی طالبان کے سر تھوپ دیا اور کہا کہ طالبان نے تعلیمی ادارے بند کر دیے ہیں۔

لیکن میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ سراسر جھوٹ ہے کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ کوئی مجاہد کبھی کسی معلم یا طالب علم کی راہ میں رکاوٹ بن کر کھڑا ہوا ہو۔ یا اس نے کسی تعلیمی ادارے کو بند کیا ہو، یہ مذکورہ تعلیمی اداروں کے اساتذہ کا اپنا احتجاج تھا جسے انہوں نے پایہ تکمیل تک پہنچایا اگر یہ بات حقیقت ہوتی کہ یہ تعلیمی ادارے مجاہدین نے بند کیے ہیں، تو پھر وہ تعلیمی ادارے جو صوبہ غزنی کے مرکز میں دشمن کے زیر انتظام علاقوں میں واقع ہیں کیوں بند پڑے تھے۔ مجموعی طور پر صوبہ غزنی میں تعلیمی اداروں کی صورتحال اطمینان بخش ہے تمام اضلاع میں دینی مدارس اور عصری تعلیم گاہیں فعال ہیں۔ اس سال ان اضلاع میں بھی جہاں پہلے تعلیمی ادارے نہیں تھے اب وہاں بھی تعلیمی ادارے فعال ہو چکے ہیں۔ جن میں سیکڑوں طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں جہاں ابتدائی تعلیم سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک کے تمام مراحل کامیابی سے طے کیے جاتے ہیں۔

صوبہ غزنی میں جاری جنگ کے دوران مجاہدین کی طرف سے تعلیمی اداروں کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا لیکن دشمن کی طرف سے ان تعلیمی اداروں کو بہت سی مشکلات کا سامنا ہے صوبہ غزنی میں ایسے سیکڑوں مدارس جو پہلے فعال تھے دشمن کے ہاتھوں منہدم ہو چکے ہیں یا بند پڑے ہیں جب کہ بعض کو فوجی چھاؤنی کے طور پر استعمال کر رہے ہیں مزید برآں غزنی میں موجود ستر سال سے فعال مدارس میں بھی دشمن کے چھاپوں اور تشدد سے بھرپور کارروائیوں کی وجہ سے تعلیمی سرگرمیاں ماند پڑ گئی ہیں۔

آخر میں محترم مولوی صاحب ہم اپنے ان سوالوں کے جوابات دینے کے لیے اپنا قیمتی وقت نکالنے پر آپ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کے تمام مجاہدین ساتھیوں کو اپنے مقصد میں کامیاب اور سرفراز فرمائے۔

مولوی صاحب: آپ کا بھی بہت بہت شکریہ اللہ تعالیٰ آپ کی کاوش کو بھی قبول فرمائے۔

☆☆☆☆☆

22 جولائی: صوبہ میدان وردک.........صدر مقام میدان شہر.........مجاہدین کا امریکی بیس کے محافظوں پر حملہ.........امریکی بیس کے 5 محافظ ہلاک

جہاد فی سبیل اللہ اور اس کا مقصد

مولانا منظور احمد نعمانی رحمہ اللہ تعالیٰ

۲ محرم الحرام سے ۹ محرم الحرام ۱۳۶۰ھ تک مسلسل آٹھ دن تک بمبئی میں ایک ہی مقام پر حضرت مولانا منظور احمد نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کے خطابات ہوئے تھے، ذیل میں اس سلسلہ کا چھٹا خطبہ پیش خدمت ہے، جس میں مولانا رحمہ اللہ نے جہاد فی سبیل اللہ اور اس کے مقاصد کو واضح انداز میں پیش کیا ہے۔

جہاد کی اس غرض پر مزید روشنی اسلام کے قانونِ جہاد سے بھی پڑتی ہے۔ اسلام کا مشہور مسئلہ ہے کہ جس قوم کی طرف اسلامی لشکر پیش قدمی کرے پہلے اس کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی جائے اگر وہ اس کو قبول کرنے پر آمادہ نہ ہو تو اس سے جزیہ کا مطالبہ کیا جائے یعنی اس کو دعوت دے دی جائے کہ وہ حکومت الٰہیہ کی ماتحتی منظور کرلیں۔ یا آج کل کی اصطلاح میں یوں سمجھئے کہ اسے کہا جائے کہ حکومت الٰہیہ کے سیاسی نظام سے وہ اپنے کو منسلک کردیں (بالفاظ دیگر معاشرہ کی اجتماعی قیادت کے حق سے دست بردار ہوجائیں تاکہ بلا کسی تفریق کے سب کو انصاف دلانے کا کام کیا جاسکے)، پھر اگر وہ اس سے بھی انکار کرے تو آخر کار جنگ کی جائے...... اس ترتیب سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اسلام کی جنگ کا مرکزی نقطہ زبردستی اسلام قبول کروانا نہیں ہے بلکہ قانون الٰہی کی ماتحتی اور اسلام کے سیاسی نظام سے وابستگی کا مسئلہ اصل مدار جنگ ہے...... پھر جب جنگ شروع ہوجائے تو اس کے متعلّق جو ہدایات اسلام دیتا ہے وہ بھی ''اسلامی جہاد'' کو ''قوموں کی باہمی جنگوں'' سے ممتاز کردینے والی چیز ہے۔ احادیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کے لیے کسی لشکر کو روانہ فرماتے تو پہلے ان کو خوف خدا اور تقویٰ کی پابندی کی نصیحت فرماتے، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہوتا **اغزوا بسم اللّٰہ وفی سبیل اللّٰہ قاتلوا من کفر باللّٰہ اغزوا و لاتعدروا و لاتغلوا**...... ''بڑھو اللہ کا نام لے کر، بڑھو خدا کی راہ میں جنگ کرو اُن سے جو خدا کے منکر اور قانونِ خدا کے باغی ہیں، جنگ کرو، لیکن خبردار! کوئی عہد شکنی اور دھوکہ، فریب نہ ہو، اور خیانت نہ ہو''۔ **ولا تمثلوا ولاتقتلوا ولیدا** ''اور دیکھو! کسی کا مثلہ نہ کیا جائے یعنی اس کے ناک کان وغیرہ اعضا نہ کاٹیں جائیں اور کسی بچے کو خبردار قتل نہ کرو''۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم تاکید فرماتے کہ کسی بوڑھے کو جنگ میں قتل نہ کیا جائے۔ عورتوں پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے، کسی قوم کے راہبوں (سنیاسیوں) اور درویشوں کو نہ مارا جائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جب شام میں جہاد کے لیے لشکر روانہ فرمایا تو اس کو دس ہدایتیں دی تھیں جو حدیث اور تاریخ کی کتابوں میں آج بھی موجود ہیں، وہ یہ تھیں:

۱۔ عورتیں، بچے اور بوڑھے قتل نہ کیے جائیں۔

۲۔ کسی کا مثلہ نہ کیا جائے۔

۳۔ راہبوں اور عابدوں کو ستایا نہ جائے اور ان کے عبادت خانے نہ گرائے جائیں۔

۴۔ کوئی پھل دار درخت نہ کاٹا جائے اور کھیتیوں میں آگ نہ لگائی جائے۔

۵۔ آبادیاں ویران نہ کی جائیں۔

۶۔ جانور جو اپنی غذا نہ ہوں ان کو ہلاک نہ کیا جائے۔

۷۔ بدعہدی سے ہر حال میں پرہیز کیا جائے۔

۸۔ جو لوگ اطاعت قبول کرلیں ان کی جان و مال کا ویسا ہی احترام کیا جائے جیسا مسلمانوں کے انفس و اموال کا کیا جاتا ہے۔

۹۔ مال غنیمت میں خیانت نہ کی جائے۔

۱۰۔ جنگ میں پیٹھ نہ پھیری جائے۔

ان ہدایات سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اسلامی جہاد اور ''قوموں کی باہمی جنگوں'' میں کیا جوہری فرق ہے...... پھر یہ صرف زبانی ہدایتیں ہی نہیں تھیں بلکہ عمل بھی بالکل ان ہی حدود میں تھا۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک غزوہ میں اسلامی فوج کے بعض سپاہیوں نے غیر قانونی طور پر جنگل سے کچھ بکریاں پکڑ لیں اور ذبح کر کے ان کا گوشت بھی پکانا شروع کردیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھری دیگچیاں الٹوا دیں اور فرمایا **ان النھبة لیست بأحل من المیتة** (یعنی اس طرح لوٹ مار کر کے جو حاصل کیا جائے وہ مردار جانور کی طرح ہی حرام ہے)۔

حضرات! ان تمام چیزوں سے اسلامی جہاد کی حقیقت آپ پر واضح ہوگئی ہوگی۔ اب میں مزید صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اسلام میں اس جہاد کا کیا مقام ہے اور اس کی کتنی فضیلت ہے۔ قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے:

إِنَّ اللَّـهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنيَانٌ مَّرْصُوصٌ (الصف: ۴)

''اللہ تعالیٰ ان مجاہدوں کو پیار کرتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح ڈٹ کر جہاد کرتے ہیں گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں''۔

ایک دوسرے موقع پر ارشاد فرمایا گیا:

إِنَّ اللَّـهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ

23 جولائی: صوبہ ہلمند............صدر مقام لشکر گاہ شہر............بارودی سرنگ دھماکے............2 امریکی ٹینک تباہ............11 فوجی ہلاک اور زخمی

يُقَاتِلُونَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْداً عَلَيْهِ حَقّاً فِيْ التَّوْرَاةِ وَالإِنجِيْلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُواْ بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُم بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (التوبة: ۱۱۱)

''اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے اموال اور ان کی جانیں جنت کے عوض میں خرید لی ہیں۔ وہ راہ خدا میں جہاد کریں پس ماریں اور مریں، یہ خدا کا حتمی وعدہ ہے جو مجاہدین سے کیا گیا ہے توریت میں بھی، انجیل میں بھی اور قرآن میں بھی، اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنے وعدہ کو پورا کرنے والا اور کون ہوسکتا ہے؟ پس تم خرید وفروخت کے اس معاملہ پر خوش ہو جائے جو تمہارا خدا سے ہوا ہے اور یہ بہت بڑی فلاح اور کامیابی ہے''۔

حضرات! اگر ان دو آیتوں کے علاوہ جہاد کی فضیلت میں کچھ بھی وارد نہ ہوا ہوتا تو یہی دو آیتیں کافی تھیں...... خدا کی محبت اور جنت جس قیمت اور جس قربانی سے بھی حاصل ہوسکے بہت سستی ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ جہاد کے فضائل اس سے بھی بہت زیادہ ہیں۔ حدیث کی کتابوں میں آپ کو سیکڑوں ایسی حدیثیں ملیں گی جن میں جہاد اور مجاہدین فی سبیل اللہ کے نہایت فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ میں صرف چند حدیثیں اس وقت آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ ایک حدیث میں ہے:

غدوة اوروحة فی سبیل اللّٰہ خیر من الدنیا ومافیھا

''اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے ایک دفعہ صبح کو یا شام کو نکلنا دنیا اور دنیا کی ساری کائنات سے زیادہ بہتر اور قیمتی ہے''۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ

ان مقام احدکم فی سبیل اللّٰہ ساعة افضل من صلوته فی بیته سبعین عاما

''تھوڑی سی دیر جہاد میں کھڑا ہونا اپنے گھر میں ستر سال نماز پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

ایک اور حدیث میں ہے:

من قاتل فی سبیل اللّٰہ فواق ناقة وجبت له الجنة

''جس نے اتنی دیر اللہ کے راستے میں جہاد کیا جتنی دیر میں اونٹنی پیائی جاتی ہے تو جنت اس کے لیے واجب ہوگئی''۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ

لا یجمع علی عبد غبارفی سبیل اللّٰہ ودخان جھنم

''اللہ کے کسی بندے پر دو چیزیں جمع نہ ہوں گی، ایک جہاد فی سبیل اللہ کا غبار اور دوسرے جہنّم کا دھواں''۔

یعنی جس پر جہاد کے سلسلہ میں کبھی بھی ذرا سا بھی غبار پڑ گیا وہ بھی جہنّم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الجنة تحت ظلال السیوف

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں:

الجنة تحت بارقة السیوف

''جنت تلوار کی چھاؤں یا تلواروں کی باڑ کے نیچے ہے''۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض شہدا کے متعلّق فرمایا کہ شہادت کے بعد جب خدائی دربار میں ان کی پیشی ہوئی تو ان سے باصرار پوچھا گیا کہ تم کیا چاہتے ہو یعنی اپنے منہ سے کوئی مراد مانگو تو انہوں نے بس یہی درخواست کی کہ ہم کو پھر سے زندہ کر کے دنیا میں بھیج دیا جائے تاکہ ہم پھر تیری راہ میں جہاد کریں اور پھر شہید کیے جائیں۔ گویا ان کے لیے اس سے بڑھ کر کسی اور لذت کا تصور ہی نہ تھا۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں یہ تمنا ظاہر فرمائی:

لوددت أنی أقتل فی سبیل اللّٰہ ثم أحی ثم أقتل ثم أحی ثم أقتل

''میرا جی چاہتا ہے کہ مجھے اللہ کے راستے میں شہید کیا جائے اور پھر میں زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر شہید کیا جاؤں''۔

اب میں ایک وعیدی حدیث پر اس سلسلہ کو ختم کرتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من مات ولم یغز ولم یحدث به نفسه فقد مات علی شعبة من النفاق

''جو شخص اس حال میں مر گیا کہ نہ تو اس نے جہاد میں کبھی عملی حصّہ لیا اور نہ کبھی اس کے دل میں جہاد کی آرزو اور اس کا ولولہ پیدا ہوا تو وہ ایک قسم کی منافقت کی حالت میں مرا''۔

حضرات! یہ ہے اسلام میں جہاد کا مقام اور یہ ہیں اس کے فضائل ومراتب **وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون**

اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں اور راہ خدا میں سر کٹانے والوں کی ایک ممتاز فضیلت اور یاد آئی، بات ناتمام رہ جائے گی اگر اس کو ذکر نہ کروں۔ اور وہ فضیلت قرآن کریم میں بیان کی گئی ہے۔ ارشاد ہے:

وَلاَ تَقُولُواْ لِمَنْ يُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاء وَلَكِن لاَّ تَشْعُرُونَ (البقرة: ۱۵۴)

(بقیہ صفحہ ۲۸ پر)

24 جولائی: صوبہ غزنی............ صدر مقام غزنی شہر............ بارودی سرنگ کا دھماکہ............ پولش فوج کے ٹینک تباہ............ 6 پولش فوجی مردار

وہ حالتیں کہ جن میں کفار کے عام لوگوں کا قتل جائز ہوتا ہے

شیخ یوسف العییری رحمہ اللہ تعالیٰ

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سوال کے جواب میں اس آیت کی عمومیت کے تقاضے کے مطابق فتویٰ دیا۔ لہٰذا آپ نے ''الفتاوی'' ۳۶۲/۳۰ میں فرمایا:

''اُس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے کہ جس کا مال ناحق ظلم کرتے ہوئے چھینا گیا اور اس کی عزت پامال کی گئی یا اس کے جسم کو کوئی نقصان پہنچایا گیا تو اُس نے یہ جانتے ہوئے کہ جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے دنیا میں بدلہ نہ لیا۔ تو کیا اس کا اپنے ظالم کو معاف کرنے سے اللہ کے ہاں اس کے اجر کو ختم یا کم کردے گا یا نہیں کرے گا یا پھر اس کا مکمل اور پورا اجر رہے گا۔ اور کیا چیز اس کے لیے بہتر ہوگی اس ظالم سے قیامت کے دن انتقام لینا اور اس کے لیے اللہ کے عذاب کا مطالبہ کرنا یا اسے معاف کرنا اور اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنے کو قبول کرنا؟''۔

آپؒ نے جواب دیا:

''ظالم کو معاف کرنے خواہ اس کا حق تھوڑا ہی ہو، اللہ تعالیٰ کے ہاں مظلوم کا اجر ختم نہیں ہوتا اور نہ کم ہوتا ہے بلکہ ظالم کو معاف کرنے سے اُس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوجاتا ہے کیونکہ اگر وہ اپنے حق کو معاف نہیں کرتا تو اس صورت میں اس کا حق ظالم پر ہوتا کہ اس سے اپنے اوپر کیے گئے ظلم کے برابر بدلہ لے۔ اور اگر اس نے معاف کیا اور صلح کی تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے اور ظاہر ہے کہ اس کا جو اجر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ (الشوریٰ: ۴۰)

''اور برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے پھر جو کوئی معاف کردے اور صلح کرلے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے وہ ظالموں کو قطعاً پسند نہیں کرتا''۔

تو اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ برائی کا بدلہ اسی کی مانند برائی بغیر زیادتی کے ہے اور یہ خون اور اموال اور عزتوں وغیرہ کے قصاص میں ہے۔ پھر فرمایا:

فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ

''پھر جو کوئی معاف کردے اور صلح کرلے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُواْ بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ (النحل: ۱۲۶)

''اور اگر تمہیں بدلہ لیا ہو تو اتنا ہی بدلہ تو جتنی تم پر زیادتی ہوئی''۔

اور اللہ تعالیٰ نے ان (مسلمانوں) کے لیے یہ چیز مباح کی کہ وہ جب ظالم کو سزا دیں تو اسے اس کی سزا کے برابر سزا دیں۔ پھر فرمایا:

وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرينَ (النحل: ۱۲۶)

تو معلوم ہوا کہ بالمثل سزا دینے سے صبر کرنا اس کی سزا سے بہتر ہے۔ تو کیونکر یہ چیز اس کے اجر کو ختم یا کم کرسکتی ہے؟''

جب کسی زیادتی کرنے والے مسلمان سے قصاص میں برابر (بالمثل) بدلہ لینا جائز ہے تو پھر زیادتی کرنے والے کافر محارب کا بدلہ کیا ہوگا؟

نوویؒ نے ''المہذب ۱۸۶/۲'' میں لکھا:

''جب کوئی تلوار سے قتل کرے تو اس سے صرف تلوار کے ساتھ ہی بدلہ لیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ

فَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُواْ عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ (البقرۃ: ۱۹۴)''۔

''لہٰذا اگر کوئی تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس پر اتنی ہی زیادتی کرسکتے ہو جتنی اس نے تم پر کی ہے''۔

چونکہ تلوار قتل کرنے کے آلات میں تیز ترین آلہ ہے سو اگر اُس نے اس کے ساتھ قتل کیا مگر اس سے قصاص اس کے علاوہ کسی اور چیز کے ذریعے لیا گیا تو اس سے اس کے حق میں زیادہ لیا گیا کیونکہ اس کے قتل میں تلوار کا حق ہے۔ ہوسکتا ہے کہ قاتل نے اُس نے اُسے جلایا ہو یا پانی میں غرق کیا ہو یا پتھر مارا ہو یا اُسے بلند جگہ سے گرایا یا لکڑی سے مارا ہو یا اسے حبس میں رکھا ہو اور اس سے کھانا اور پانی وغیرہ روکا ہو حتیٰ کہ وہ مرگیا تو اس صورت میں وارث کو حق پہنچتا ہے کہ اس سے اسی طریقے سے بدلہ لے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ:

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُواْ بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ (النحل: ۱۲۶)

''اور اگر تمہیں بدلہ لیا ہو تو اتنا ہی بدلہ تو جتنی تم پر زیادتی ہوئی''۔

اس حدیث کی وجہ سے کہ جو سیدنا براء رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

24 جولائی: صوبہ پکتیکا...... ضلع سر حوضہ..... مجاہدین کا امریکی اور افغان فوج کی مشترکہ پیدل گشتی پارٹی پر گھات لگا کر حملہ..... 12 امریکی اور افغان فوجی اہلکار ہلاک

''جس نے جلایا ہم اسے جلائیں گے اور جس نے غرق کیا ہم اسے غرق کریں گے''۔ (جلانے کے حوالے سے فقہا میں اختلاف ہے جیسا کہ اس کا ذکر کیا جاچکا ہے)۔

اس لیے بھی قصاص کی بنیاد مماثلت پر ہے اور مماثلت میں یہ اسباب بھی ممکن ہیں لہٰذا انہی اسباب کے ساتھ قصاص کا پورا کرنا جائز ہے مگر اس کے لیے تلوار کے ساتھ بدلہ لینا بھی جائز ہے کیونکہ اس (قاتل) پر تو قتل واذیت دینا ثابت ہو چکا ہے لہٰذا اگر وہ (مقتول کا وارث) تلوار کے ذریعے بدلہ لینے کو اختیار کرتے ہوئے اپنے بعض حقوق سے دست بردار ہوتا ہے تو یہ اُس کے لیے جائز ہے''۔

الشوکانیؒ نے ''نیل الأوطار ۶/۳۹'' میں لکھا ہے کہ:

''اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ:

وَجَزَاء سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا (الشوریٰ: ۴۰)

''اور برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے''۔

اور اس کا یہ فرمان کہ

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُواْ بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ (النحل: ۱۲۶)

''اور اگر تمہیں بدلہ لیا ہو تو اتنا ہی بدلہ تو جتنی تم پر زیادتی ہوئی''۔

اور اس کا یہ فرمان کہ

فَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُواْ عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ (البقرة: ۱۹۴)''۔

''لہٰذا اگر کوئی تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس پر اتنی ہی زیادتی کر سکتے ہو جتنی اس نے تم پر کی ہے''۔

ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی کے خون، مال اور اس کی عزت کی حرمت پر دلالت کرنے والی دلیلوں کی عمومیت کو یہ تین آیتیں مخصوص کرتی ہیں۔ یعنی یہ کہ قصاص کی صورت میں آدمی کی عزت و مال وخون کی حرمت ان تین آیات کی وجہ سے باقی نہیں رہتی''۔

ابن القیمؒ نے ''اعلام الموقعین ۱/۱۳۸'' میں لکھا ہے:

''اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ

فَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُواْ عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ (البقرة: ۱۹۴)''۔

''لہٰذا اگر کوئی تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس پر اتنی ہی زیادتی کر سکتے ہو جتنی اس نے تم پر کی ہے''۔

اور اس کا یہ فرمان کہ

وَجَزَاء سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا (الشوریٰ: ۴۰)

''اور برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے''۔

اور اس کا یہ فرمان کہ

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُواْ بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ (النحل: ۱۲۶)

''اور اگر تمہیں بدلہ لیا ہو تو اتنا ہی بدلہ تو جتنی تم پر زیادتی ہوئی''۔

اس (یعنی جانوں، عزتوں اور مالوں کے سلسلے میں بالمثل سزا) کا تقاضا کرتا ہے اور فقہا کفار کی کھیتیوں کو جلانے اور ان کے درختوں کو کاٹنے کے جواز کی صراحت کر چکے ہیں کہ اگر وہ ہمارے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں۔ بالکل اسی مسئلے میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جانب سے یہودیوں کے کھجور کے درختوں کو اُنہیں رسوا کرنے کی خاطر کاٹنے کے عمل کو جائز قرار دیا۔ اور یہ دلیل ہے اس بات کی کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ظالم سرکش کو رسوا کرنے کو پسند کرتا اور اسے جائز قرار دیتا ہے اور اگر ایسے دھوکہ باز کے سامان کو جلانا جائز ہے کہ اُس نے مسلمانوں کے غنیمت کے مال میں سے کسی چیز کی خیانت کرتے ہوئے اُن کے ساتھ زیادتی کی ہو تو پھر اس سے کہیں زیادہ بہتر اور زیادہ انصاف والی چیز یہ ہے کہ اگر اس نے کسی معصوم مسلمان کے مال کو جلایا ہو تو مسلمان اس کے مال کو جلائیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کے مالی حقوق کے سلسلے میں اس کا عفو و درگزر سختی سے زیادہ ہونے کے باوجود ان کی ادائیگی ضروری ہے تو پھر بندوں کے حقوق کی ادائیگی تو اس سے بھی زیادہ ضروری اور زیادہ انصاف پسند چیز ہے۔ کیونکہ بندے تو اپنے حقوق کے سلسلے میں زیادہ خود پسند اور سخت ہوتے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ظلم وزیادتی سے ڈرانے کے لیے قصاص کو شرعی قانون بنایا ہے گویا کہ یہ ممکن ہے کہ مظلوم پر ہونے والے ظلم کی تلافی کے لیے مالی دیت لازم کی جائے لیکن جو اللہ تعالیٰ نے قانون (قصاص) بنادیا ہے وہ بندوں کے لیے زیادہ کامل، زیادہ بہتر اور مظلوم کے غیض وغضب کے ٹھنڈا کرنے کے لیے زیادہ مناسب طریقہ اور جانوں اور اعضائے جسمانی کی سلامتی کے لیے زیادہ محفوظ طریقہ ہے۔ ورنہ جس کسی کے دل میں کسی دوسرے کو قتل کرنے یا اس کے کسی عضو کو کاٹنے کی خواہش پیدا ہو تو وہ اسے قتل کردے اور اس کے کسی عضو کو کاٹ دے اور پھر دیت دے دے۔ حالانکہ حکمت ورحمت اور مصلحت اس سے انکار کرتی ہے اور بعینہٖ یہی چیز کسی پر اس کے مال کے سلسلے میں زیادتی کرنے کے بارے میں ہے''۔

(بقیہ صفحہ نمبر ۲۸ پر)

اہل اللہ اور فتح کے سنگ میل

قسط سوم

(قوت......ہمت......صبر......توبہ......دعا......فتح اور جنت)

شیخ ابو یحییٰ اللیبی حفظہ اللہ

پس یہ اللہ کی طرف سے مجاہدین میں سے ثابت قدم، صابر اور اپنے وعدے میں سچے مؤمنین کو ظاہر کرنے کے لیے ایک آزمائش ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ وہ ''جانوں کے نقصان سے'' اپنے بندوں کو آزماتا ہے۔

وَلاَ تَقُولُواْ لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبيْلِ اللّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاء وَلَكِن لاَّ تَشْعُرُونَ Oوَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوفْ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الأَمَوَالِ وَالأنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ (البقرة: ۱۵۴،۱۵۵)

''اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونے والوں کو مردہ مت کہو، وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں سمجھتے، اور ہم کسی نا کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال و جان کی کمی اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوش خبری دے دیجیے''۔

ابن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ہم آزمائش کریں گے'' سے مراد ہے کہ ہم تمہارا امتحان لیں گے۔ اور ''کچھ خوف'' سے آزمانے کا مطلب ہے، دشمن کا خوف، بھوک کا خوف یعنی قحط، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ہم تمہیں خوف سے آزمائیں گے جو تمہارے دشمن کی وجہ سے ہوگا، اور تم بھوک اور شدت حالات سے بھی آزمائے جاؤ گے، جو تمہارے مالوں میں کمی کا باعث بنے گا، دشمن سے تمہاری جنگیں ہوں گی، جن میں تمہاری تعداد کم ہوگی، اولاد اور خاندان مارے جائیں گے اور آسمانی آفات کی وجہ سے پھلوں میں کمی آجائے گی، اور یہ سب میری طرف سے تمہارے لیے امتحان ہے، جس کے ذریعے ایمان کے دعوے میں سچے اور جھوٹوں کا فرق ظاہر ہوگا، اہل نفاق سے اہل بصیرت پہچانے جائیں گے''۔ (تفسیر طبری: ۳:۲۲۰)

لہٰذا آپ اس کلام پر غور کیجیے اور ان مراحل کو توجہ سے دیکھیے جن سے جہاد اور مجاہدین مختلف ادوار سے ایمان اور اللہ پر یقین کے ذریعے گزرتے رہے، اور ذرا بھی متردد نہیں ہوئے۔ کیونکہ جہاد ہی وہ کسوٹی جس کے ذریعے اہل بصیرت سے اہل نفاق کا فرق ظاہر ہوتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُواْ الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّهُ الَّذِينَ جَاهَدُواْ مِنكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ (آل عمران: ۱۴۲)

''کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ تم جنت میں چلے جاؤ گے، حالانکہ اب تک اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ تم میں سے جہاد کرنے والے کون ہیں اور صبر کرنے والے کون ہیں''۔

اور اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تُتْرَكُواْ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّهُ الَّذِينَ جَاهَدُواْ مِنكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُواْ مِن دُونِ اللّهِ وَلاَ رَسُولِهِ وَلاَ الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً وَاللّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (التوبہ: ۱۶)

''کیا تم یہ سمجھے بیٹھے ہو کہ تم چھوڑ دیے جاؤ گے، حالانکہ اب تک اللہ نے تم میں سے انہیں ممتاز نہیں کیا جو مجاہد ہیں اور جنہوں نے اللہ کے اور اس کے رسول کے اور مومنوں کے سوا کسی کو دلی دوست نہیں بنایا۔ اللہ خوب خبردار ہے جو تم کر رہے ہو''۔

اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ (محمد: ۳۱)

''یقیناً ہم تمہارا امتحان کریں گے تاکہ تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو ظاہر کر دیں اور ہم تمہاری حالتوں کی بھی جانچ کر لیں''۔

اس لیے جہاد کے راستے کے ہر راہی کے لیے ضروری ہے وہ یہ ذہن نشین کر لے کہ اس راہ میں بہترین لوگوں کا قتل، اموال کی کمی، اسلحہ کا نقصان، محاصرے، جھوٹی خبریں، ملامت کرنے والے اور بے وجہ فساد پھیلانے والے ضرور آئیں گے کیونکہ جہادی زندگی میں حالات ہمیشہ ایک سے کشادہ اور آسان نہیں رہتے، بلکہ فتوحات کے ساتھ ہزیمت بھی مجاہدین کا نصیب بنتی ہے۔ اس لیے یہ نہ ہو کہ پہلی ہی آزمائش پر اللہ کے بارے میں برا گمان کر لیا جائے۔ اور اس پہلے کمزور ایمان والے لوگوں جیسی کیفیت نہ ہو جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

بَلْ ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ أَبَداً وَزُيِّنَ ذَلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنتُمْ قَوْماً بُوراً (فتح: ۱۲)

25 جولائی: صوبہ پکتیا............ ضلع احمد خیل............ امریکی فوجیوں پر مجاہدین کا حملہ کیا۔ 8 امریکی فوجی ہلاک............ 17 زخمی

''(نہیں) بلکہ تم نے تو یہ گمان کر رکھا تھا کہ پیغمبر اور مسلمانوں کا اپنے گھروں کی طرف لوٹ آنا قطعاً ناممکن ہے، اور یہی خیال تمہارے دلوں میں رچ بس گیا اور تم نے برا گمان کر رکھا تھا، دراصل تم لوگ ہو بھی ہلاک ہونے والے''۔

کثرت سے قتل، زخمی کیا جانا اور جانوں کے نقصان جیسی مصیبت حقیقت میں دلوں میں خوف، کمزوری اور عاجزی پیدا کرنے کے اسباب میں سے ایک ہے۔ مگر اپنی اس حقیقت کے باوجود وہ مؤمن جو اپنے دعویٰ ایمان میں سچے اور اللہ پر کامل یقین رکھنے والے ہیں، اُن پر ایسے مصائب کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ نہ تو وہ اس کی وجہ سے اپنے مقصد سے پیچھے ہٹتے ہیں اور نہ ہی ان کے دل کمزور پڑتے ہیں۔ کیونکہ سچے مومن اس آزمائش کو اپنی ناکامی کا سبب نہیں بننے دیتے بلکہ قوت ایمانی، عزیمت اور اخلاص نیت سے اس کا مقابلہ کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان مشکلات کا اثر ان کے دلوں اور اعمال پر نظر نہیں آتا اور نہ ہی اُن کی زبانیں کوئی شکوہ کرتی دکھائی دیتی ہیں۔

اسی لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان اللہ والوں کی تعریف کرتے ہوئے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُواْ لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَمَا ضَعُفُواْ وَمَا اسْتَكَانُواْ وَاللّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ(آل عمران: ۱۴۶)

''انہیں بھی اللہ کی راہ میں تکلیفیں پہنچیں، لیکن نہ تو انہوں نے ہمت ہاری، نہ سست رہے اور نہ دبے، اور اللہ صبر کرنے والوں کو ہی چاہتا ہے''۔

ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اللہ سبحانہ وتعالیٰ خبر دے رہے ہیں کہ تم سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کے متبعین کی ایک کثیر تعداد اللہ کی راہ میں قتل کی جا چکی ہے لیکن جو لوگ اُن میں سے پیچھے رہ گئے، نہ تو انہوں نے ہمت ہاری اور نہ ہی کمزور پڑے اور جو لوگ قتل کیے گئے وہ بھی گھبرائے نہیں بلکہ جراءت اور بہادری سے آگے بڑھ کر شہادت کو گلے لگایا۔ یعنی وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے ذلت کی موت نہیں مارے گئے بلکہ عزت اور اکرام کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے شہید ہوئے''۔ (زادالمعاد: ۳:۲۲۵)

اس سے ظاہر ہوا کہ بے ہمتی اور دلوں کی کمزوری پر قابو پانا ایک ایسا عمل ہے جو کوشش سے اپنایا جا سکتا ہے۔ تاکہ جب کوئی سخت وقت آئے تو اپنی کمزوری دکھانے کی بجائے قوت وشجاعت سے اس کا مقابلہ کیا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بھی ہمت ہارنے سے منع فرمایا ہے:

وَلاَ تَهِنُوا وَلاَ تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ O إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ وَتِلْكَ الأيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ (آل عمران: ۱۳۹، ۱۴۰)

''تم سستی نہ کرو اور نہ غمگین ہو، تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان والے ہو۔ اگر تم زخمی ہوئے ہو تو تمہارے مخالف لوگ بھی تو ایسے ہی زخمی ہو چکے ہیں، ہم ان دنوں کو لوگوں کے درمیان ادلتے بدلتے رہتے ہیں''۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلاَ تَهِنُواْ فِي ابْتِغَاء الْقَوْمِ إِن تَكُونُواْ تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمونَ(النساء: ۱۰۴)

''ان لوگوں کو پیچھا کرنے سے دل ہار کر نہ بیٹھے رہو، اگر تمہیں رنج پہنچا ہے تو اُنہیں بھی رنج پہنچا ہے''۔

فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ(محمد: ۳۵)

''پس تم بودے بن کر صلح کی درخواست پر نہ اتر آؤ تم ہی بلند و غالب رہو گے''۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

26 جولائی: صوبہ قندھار......ضلع پنجوائی......افغان آرمی اور مقامی جنگجوؤں کے قافلوں پر گھات لگا کر حملے......10 گاڑیاں تباہ......33 فوجی اہل کار اور مقامی جنگجو ہلاک اور زخمی

بدترین دشمن

ام المجاہدین

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا o (الاعراف:۵۶)

''اور زمین میں فساد برپا نہ کرو، جب اس کی اصلاح ہو چکی ہے۔''

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ o اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْن (البقرہ:۱۲-۱۱)

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ دیکھو! یہ بلاشبہ مفسد ہیں لیکن خبر نہیں رکھتے۔''

گویا زمین کے نظام کو خراب نہ کرو۔ زمین کی اصلاح ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نہایت وضاحت سے یہ بتایا ہے کہ جن وانس کو پیدا کرنے کا مقصد صرف اور صرف اس کی بندگی اور اطاعت پر چلنا ہے۔ میرے نظامِ حیات کو قوانین زندگی کے طور پر ہر لحاظ سے نافذ کرنا ہے۔ خدا کی ہدایات کو چھوڑ کر اپنے اخلاق، معاشرت اور تمدن کو اپنے وضع کردہ اصول وقوانین پر قائم رکھنا ہی وہ بنیادی فساد ہے جس سے زمین کے نظام میں خرابی کی بے شمار صورتیں رونما ہوتی ہیں اور اسی فساد کو روکنا قرآن کا مقصود ہے۔ قرآنِ کریم نے کفار سے موالات اور دوستی رکھنے کو بھی فساد سے تعبیر کیا ہے۔ اور یہ فساد انسان کی اپنی کم عقلی، جہالت، وحشت، شرک و بغاوت، اخلاقی بدنظمی، نفس پرستی اور خودغرضیوں کا نتیجہ ہے۔ انسان کو ہدایت سے نوازا گیا اور جب بھی انسان نے زمین میں بگاڑ پیدا کیا ہے، تو اس بگاڑ کو از سرِ نو درست کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً اپنے پیغمبروں کو بھیجا تا کہ انسان ظلمت سے نکل کر پھر روشنی میں آئے اور بار بار شیطانی رہنمائی قبول کرنے سے باز رہے اور فساد جڑ سے اکھڑ جائے۔ لیکن جب انسان دو کشتیوں کا سوار ہو تو پھر ڈوبنا ہی اس کا مقدر ٹھہرتا ہے۔ نہ ہی اسے منزل ملتی ہے، نہ کنارہ۔ اس لیے کہ وہ کھوٹ والا دل رکھتا ہے، خود بھی سرکش ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی سرکشی پر اُبھارتا ہے۔ جیسا کہ سورہ توبہ میں کہا گیا ہے کہ مومن مرد اور مومن عورتیں ہم رنگ ہوتے ہیں اور منافق مرد اور منافق عورتیں ہم رنگ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں کھرے اور کھوٹے کو چھانٹ کر الگ کیا ہے۔ قرآن کریم نے واضح کیا ہے۔ والذین کفروا بعضهم اولیاء بعض یعنی ''کفار آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔'' اگر تم نے ایسا کیا، یعنی کفار سے دوستی کی تو زمین میں بہت فتنہ اور فساد پھیل جائے گا۔ اس آیت میں مسلمان اور کفار کے دوستانہ تعلقات کی ممانعت بیان کر کے ایک اور جگہ فرمایا'' اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ۔ تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی تم پر واضح حجت ہو جائے۔'' یعنی تمہاری دلیل نجات کٹ جائے۔ پھر فرمایا۔'' منافق لوگ تو جہنم کے نچلے طبقے میں ہوں گے اور تم ہرگز ان کے لیے کوئی مددگار نہ پاؤ گے۔'' ان کفار کی پوشیدہ دوستیوں سے مسلمانوں کو ہر دور میں خطرناک مصائب جھیلنے پڑتے ہیں۔ پس یہ منافقین فساد کے بانی ہیں۔ جب اپنی جماعت (شیاطین) میں ہوتے ہیں تو ان سے وفاداری، دوستی اور ان کی خیرخواہی کے سبب ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ ابنِ جریرؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ شیاطین سے مراد رؤسا اور سردار ہیں، جیسے علمائے یہود اور سردارانِ قریش ومنافقین۔ ان منافقین سے اللہ، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں پر ایمان لانے، موت کے بعد جی اُٹھنے، جنت دوزخ کی حقانیت کو تسلیم کرنے، اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تابع داری کر کے نیک اعمال بجا لانے اور برائیوں سے باز رہنے کو کہا جاتا ہے۔ سیدنا ابنِ مسعودؓ اور بعض دیگر صحابہؓ ربیع بن انس، عبدالرحمٰنؒ بن زید نے یہی تفسیر بیان کی ہے۔

منافقانہ رویہ:

ایسے بدباطن لوگ مسلمانوں کے پاس بھی اور یہود اور نصاریٰ کے پاس بھی آ کر اپنی دوستی اور خیرخواہی ظاہر کر کے انہیں بھی دھوکہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ تا کہ مال وجان کا بچاؤ بھی ہو جائے اور بھلائی (ڈالروں) میں حصّہ بھی قائم ہو جائے۔ اسی لیے تو یہود وہنود آج ان کے بہترین دوست نظر آتے ہیں۔

ماؤں بہنوں کے پاسبان ہی ان کے بیوپاری بن گئے۔ حتیٰ کہ دس ماہ کے بچے کو بھی اس کے باپ سمیت بیچ ڈالا۔ کتنی ہی عزت مآب عرب شہزادیوں اور عافیاؤں کو فروخت کیا۔ یہ قبائلی مجاہدین اور عرب مہاجرین سے کہتے رہے کہ ہم تمہارے دوست ہیں اور ہم تمہیں ان کے حوالے نہیں کریں گے۔ لیکن ایئرپورٹ پر امریکیوں نے پچیس ہزار ڈالر حوالے کیے۔ مرتدین نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ'' امریکی کافر، ڈالر مسلم''۔ ان کا پیٹ تو مٹی ہی بھرے گی۔ حدیث کے مفہوم کے مطابق ان کی یہ دولت قبر میں سانپ بن کر ان پر مسلط ہو گی۔ اور کہے گی میں ہوں تیرا مال، میں ہوں تیرا مال۔ اور اسے ڈستی رہے گی اور قیامت والے روز یہی مال فدیہ میں دے کر بچنے کا سوچیں گے۔ بلکہ زمین بھر کر بھی سونا دے دیں پھر بھی ان سے قبول نہ کیا جائے گا۔

؎ وفا جس سے نبھاؤ گے، اسی کے ساتھ جاؤ گے
تمہارا حساب تمہارے آقاؤں اور شیاطین کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو۔ مجاہد

26 جولائی: صوبہ پکتیا.........ضلع وزی زدران.........مجاہدین کا پولیس اہل کاروں پر حملہ.........10 پولیس اہل کار ہلاک اور زخمی

رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ شیاطین سے مراد ان کے وہ ساتھی ہیں جو یا تو مشرک تھے یا منافق تھے۔ قتادہؒ فرماتے ہیں، اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو برائیوں اور شرک میں ان کے سردار تھے۔ ابو العالیہ سدیؒ اور ربیع بن انس کا بھی یہی فرمان ہے اور ابنِ جریرؒ نے فرمایا ُ ہر بہکانے اور سرکشی کرنے والے کو شیطان کہتے ہیں، وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔' اللہ تعالیٰ نے تمہیں ڈھیل دی کہ تمہیں سرکشی میں بہکنا چھوڑ دے۔

گمراہی کے خریدار:

اَللّٰہُ یَسْتَھْزِیءُ بِھِمْ وَیَمُدُّھُمْ فِیْ طُغْیَانِھِمْ یَعْمَھُوْنَ۔

(البقرہ: آیت ۱۵)

''ان (منافقوں) سے خدا ہنسی کرتا ہے اور انہیں، مہلت دیے جاتا ہے کہ شرارت وسرکشی میں پڑے بہک رہے ہیں۔''

ایحبون انما نمد هم به۔ یعنی کیا'' یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ ان کا مال، اولاد کا زیادہ ہونا ان کے لیے کوئی بھلی چیز ہے؟ نہیں نہیں۔ انہیں صحیح شعور نہیں ہے۔'' ادھر ان سے نفاق پر مشتمل اعمال ہوتے ہیں اور ادھر دنیوی نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ اور یہ خوش ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ دراصل یہ عذاب ہی ہے۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ گناہ کے تمام دروازے ان پر کھول دیتا ہے۔ یہ اللہ کی نصیحتوں کو بھلا دیتے ہیں۔ اور اپنی چیزوں پر اترانے لگتے ہیں۔ پھر وہ انھیں اچانک پکڑ لیتا ہے۔

اور یہ اس لیے کہ یہ اول درجے کے منافق ہیں۔ یہ ایمان لا کر پھر گئے۔ پس اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۔ منافق کبھی کبھی بھلائی دیکھ بھی لیتا ہے اور پہچان بھی لیتا ہے۔ لیکن پھر اس کے دل کا اندھا پن اس پر غالب آ جاتا ہے۔ جس طرح آگ کے بجھ جانے کے بعد تپش، دھواں اور اندھیرا رہ جاتا ہے۔ اسی طرح ان کے پاس نقصان پہچانے والی چیز یعنی شک، کفر اور نفاق رہ گیا۔ نہ تو خود راہِ راست کو دیکھ سکیں، نہ دوسرے کی بھلی بات سن سکیں۔ نہ کسی سے بھلائی کا سوال کر سکیں اور نہ حلال وحرام، خیر وشر میں کوئی تمیز کر سکیں۔ سیدنا ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں کہ منافق اسلام کی وجہ سے عزت پا لیتا ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ نکاح، ورثہ اور تقسیم مالِ غنیمت میں شامل ہونے لگتا ہے۔ لیکن مرتے ہی یہ عزت چھن جاتی ہے۔ جس طرح آگ کی روشنی آگ بجھتے ہی جاتی رہتی ہے، انھیں اندھیروں میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ یعنی مرنے کے بعد عذاب ہے۔'' حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ موت کے وقت منافق کی بداعمالیاں اندھیروں کی طرح اس پر چھا جاتی ہیں اور بھلائی کی روشنی باقی نہیں رہتی۔

پلٹ کر دیکھو تو سہی:

کیا تم میں اب بھی نیکی اور بھلائی کی رمق باقی ہے؟ اے دین پر سودے بازی کرنے والو! یاد کرو، وہ وقت جب غزوہَ بدر کے بعد ایک مسلم عورت زیور کو فروخت کرنے بازار گئی۔ وہاں کچھ یہود جمع تھے۔ انھوں نے اس خاتون سے کہا کہ اپنا نقاب ہٹا دو۔ خاتون نے انکار کیا۔ دکان کے مالک نے خاتون کی بے خبری میں ان کی چادر یا لباس کو کسی چیز کے ساتھ پشت کی جانب سے اٹکا دیا۔ انھیں پتہ نہیں لگا، لیکن جب وہ کھڑی ہوئیں تو ان کا پردہ کچھ ہٹ گیا اور وہ چیخیں، قریب موجود ایک مسلمان نے بدلے میں اس یہودی پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ پھر باقی یہودیوں نے مل کر ان کو شہید کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً لشکر لے کر بنو قینقاع کا محاصرہ کر لیا، کیوں کہ ایک مسلمان عورت پر حملہ خود انھیں جنگ کی دعوت دے چکا تھا۔ پس پندرہ دن تک محاصرہ رہا۔ آخر کار وہ ہتھیار ڈالنے کو تیار ہو گئے۔ اسی طرح شام کے علاقے میں کافروں نے ایک مسلمان خاتون پر ظلم کیا۔ اس خاتون نے غائبانہ یہ فریاد کی وامعتصماہ۔'' ہائے! معتصم باللہ۔ تم کدھر ہو؟ مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔ جب یہ جملہ معتصم باللہ تک پہنچ گیا تو انھوں نے جواب میں فرمایا کہ ُلبیک یابنتی ُ۔ ُ اے میری بیٹی! میں تیری مدد کے لیے حاضر ہوں ُ۔ اس کے بعد معتصم باللہ نے ہزاروں اسلامی افواج کو اس عیسائی علاقے کی طرف روانہ کیا اور بڑی بڑی جنگیں ہوئیں جو'' عموریہ'' کی جنگوں کے نام سے مشہور ہیں۔ پورا ملک فتح کیا اور اس مسلمان خاتون کا بدلہ لیا۔ ایسے ہوتے ہیں مسلمان اور ان کے سربراہ۔

پہلے کفار کی زندگی کے فیصلے مدینہ، کوفہ اور شام میں ہوتے تھے اور اب جہاد سے منہ موڑ بیٹھنے کی وجہ سے پوری مسلم دنیا کے فیصلے جنیوا اور واشنگٹن میں ہوتے ہیں۔ اصل حقیقت وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرما دی کہ جب تم جہاد چھوڑ دو گے اور دنیا کے پیچھے پڑ جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا۔ صلاح الدین ایوبیؒ، جن کی دہشت اور حقیقت سے یہودیوں اور عیسائیوں کا بچہ بچہ واقف ہے، نے کہا: '' میں نہیں جانتا کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے یا اخلاق سے۔ البتہ میں ضرور جانتا ہوں کہ اسلام کی سربلندی اور کفر کو مٹانے کے لیے اسلام میں تلوار ضروری ہے۔ اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔'' اور آج بھی ہم اسی دور سے گزر رہے ہیں۔

جہاد فرضِ عین......وجوہات :

اگر کفار مسلمانوں کے کسی علاقے پر چڑھائی کرتے ہیں تو اس وقت یہ دفاع فرضِ عین ہو جاتا ہے۔ یہ جہاد قرب وجوار کے لوگوں پر فرضِ عین ہے۔ اگر وہ ناکافی ہوں تو رفتہ رفتہ پورے عالمِ اسلام کے مسلمانوں پر فرضِ عین ہو جاتا ہے۔ ایسے میں نفیرِ عام پر سب مسلمانوں کو نکلنا ہوگا۔ غلام کو آقا سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں، نہ بیٹے کو باپ سے، نہ بیوی کو شوہر سے، بس جو کچھ ہاتھ لگے، اسے اُٹھا کر نکلنا ہوگا۔ ایک مسلمان مشرق میں کفار کی قید میں ہو تو مغرب تک تمام مسلمانوں پر اس کو کافروں کی قید سے چھڑانا فرض ہے۔ قرآن کی سورہ توبہ کی ایک آیت ہی اٹھانے کو کافی ہے۔

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاھِدُوْا بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ

27 جولائی: صوبہ غزنی............ضلع گیلان............بارودی سرنگ دھماکہ.................میں 14 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی

اللّٰہِ(التوبہ:۴۱)

''تم سبک بار ہو یا گراں بار (یعنی مال و اسباب تھوڑا رکھتے ہو یا بہت ، گھروں سے) نکل آؤ اور خدا کے راستے میں مال اور جان سے لڑو۔''

اس کے علاوہ ۴۸۴ آیاتِ جہاد قرآنِ حکیم میں موجود ہیں۔منافق سے نورِ ہدایت سلب کر لیا جاتا ہے۔ پھر اے مرتدو! تمہارے لیے بھی ہدایت کے تمام راستے بند ہیں۔اور ایسی حالت کے بعد خدا کا شدید عذاب تمہاری مہمانی کا منتظر ہے۔

ثُمَّ اِنَّکُمۡ اَیُّهَا الضَّآ لُّوۡ نَ الۡمُکَذِّ بُوۡنَ٥لَاٰ کِلُوۡنَ مِنۡ شَجَرٍ مِّنۡ زَقُّوۡمٍ ٥فَمَا لِئُوۡنَ مِنۡهَا الۡبُطُوۡ نَ ٥ فَشٰرِبُوۡ نَ عَلَیۡهِ مِنَ الۡحَمِیۡمِ ٥ فَشٰرِبُوۡ نَ شُرۡ بَ الۡهِیۡمِ ٥ (الواقعہ: آیت ۵۵-۵۱)

''پھر اے جھٹلانے والے گمراہو! تھوہر کے درخت کھاؤ گے۔ پھر اسی سے پیٹ بھرو گے۔ پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے۔اور پیو گے بھی اس طرح جیسے پیاسے اونٹ پیتے ہیں۔''

قیامت والے دن ان کا نور بالکل بجھ جائے گا۔ یہ پورے منافق ہوں گے۔ نور تو نیک اعمال کی وجہ سے ملے گا۔ جو ان کے آگے آگے اور دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا۔ ہر ایک کو پلِ صراط سے گزرنا ہوگا۔ جو جہنّم کے اوپر رکھا ہوگا۔ جس کا نور جونہی بجھے گا۔ وہ جہنّم میں جا گرے گا۔اے مرتدین اور منافقین کے گروہ! تم اس دن نور کہاں سے لاؤ گے؟ جہنّم کی آگ سے کیسے بچو گے؟ تم تو وہ لوگ ہو، جو نماز پڑھتے ہو، کلمہ پڑھتے ہو، خود کو مسلمان کہتے ہو،لیکن تمہاری یہ عبادتیں اور دعوے اپنے ہی مسلمان بھائیوں پر شدید ترین تشدد کرنے سے باز نہ آئیں۔صرف امریکہ کو خوش کرنے کی خاطر ۵ سے ۸ ہزار مجاہدین کو ہاتھ پاؤں باندھ کر کنٹینروں میں بند کر کے صحرا میں چھوڑ دیا۔ ظاہر ہے وہ شدید تکالیف میں مبتلا تھے۔ تاہم ان کی آوازیں آ رہی تھیں۔کوئی ان میں سے کہتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آ رہے ہیں۔کوئی کہتا کہ ہم جنت کی طرف جا رہے ہیں۔

کبھی باقاعدہ جنگ ہوئی تو تم امریکیوں کے ساتھ تھے۔امریکی طیاروں نے بم باری کی، ان پر مارٹروں، توپوں اور میزائیلوں کی بارش کروائی۔اور جب کچھ لوگوں نے تہہ خانوں میں جا کر پناہ لی تو تم نے نیچے اترنے والی سیڑھیوں میں فائرنگ کر دی۔اور ان کمروں کو جانے والے پائپ اور کھڑکیوں میں تیل ڈال کر آگ لگا دی۔

پھر تہہ خانوں میں پانی چھوڑ دیا گیا۔ زخمیوں میں سے جو بچا اس نے بتایا کہ جب کمروں میں پانی بھر گیا تو اکثر زخمی ڈوب گئے جو تھوڑے بہت بچے تھے، انھوں نے زخمیوں کو کندھوں پر اُٹھایا اور کھڑے رہے۔ پھر بھی کئی ڈوب کر شہید ہو گئے۔تم نے نہ بے گناہ ضعیفوں کو بخشا، نہ عورتوں کو اور نہ بچوں کو۔ تاریخ گواہ ہے کہ تمہارا ٹولہ ہمیشہ مسلمانوں میں موجود رہا ہے اور دینِ اسلام کے جاں بازوں کو سب سے زیادہ نقصان تم نے ہی دیا۔

اللہ تمہیں بھی دونوں جہانوں میں شدید ترین عذاب دے۔ اس دنیا میں میں تمہیں تمہارے بچوں اور خاندان کو تباہ کرے اور تمہیں ایسی بدترین سزا دے، جس کا تم تصور بھی نہ کر سکو۔تمہارا اور رب العالمین کا مقابلہ ہے۔ کیونکہ جو اللہ کے ولی کا دشمن ہوتا ہے، اللہ خود اس کا دشمن ہوتا ہے اور تمہاری یہ جنگ دراصل خود اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور ان شاء اللہ دل کی گہرائیوں سے یہ دعا ہے کہ تم باؤلے ہو جاؤ، تمہاری چالیں اللہ تم پر ہی الٹ دے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنانِ دین مشرکین، منافقین کے لیے جتنی بددعائیں کیں، وہ تمہیں ایک ایک کر کے لگیں۔اور ضرور لگیں گی ، ماؤں کی دعائیں تو عرش ہلا دیتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: جہاد فی سبیل اللہ اور اس کا مقصد

''جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں ان کو '' مردہ '' نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم کو ان کی حیات محسوس نہیں ہوتی ''۔

گویا جو شخص راہ خدا میں جان دیتا ہے اس کو ابدی حیات کا پروانہ مل جاتا ہے، کہنے والے نے کہا:

؎ زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں حق کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

ایمان والے بزرگو اور دوستو! جہاد کی تعلیم ہمارے یہاں مردہ نہیں ہوئی ہے اور نہ اس کا حکم زائد المیعاد ہوا ہے۔دوسرے اسلامی احکامات کی طرح جہاد کا حکم بھی قیامت تک باقی رہنے والا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

الجهاد ماض الی یوم القیامة

☆☆☆☆☆

بقیہ: وہ حالتیں کہ جن میں کفار کے عام لوگوں کا قتل جائز ہوتا ہے

اہل علم سے نقل شدہ ان دلائل اور اس بیان کے بعد بالمثل سزا جو قرآنی آیات میں وارد ہوئی ہے یہ اُس مسئلہ کے ساتھ مخصوص نہیں کہ جو ان آیات میں سے کسی ایک کے نزول کا سبب تھا۔ بلکہ یہ قصاص، حدود، کفار اور مسلمانوں کے ظالم، فاسق لوگوں کے ساتھ معاملات کے لیے عام ہیں۔سو اگر کسی مسلمان سے اس کے جرم کے مانند قصاص لینا جائز ہے تو پھر محارب کافر کے ساتھ اسی قسم کا برتاؤ کرنا زیادہ مناسب اور جائز ہے کہ جس طرح کا اس نے مسلمانوں کے ساتھ کیا۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

27 جولائی: صوبہ میدان وردک............ضلع آغہ............بارودی سرنگ دھماکہ............افغان نیشنل آرمی کا ٹینک تباہ............7 فوجی ہلاک

معرکہ گیارہ ستمبر......اعداد سے تعارض تک

سید معاویہ حسین بخاری

اسلام کا اصل تصادم مغربی تہذیب سے ہے:

امت مسلمہ کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ گذشتہ کئی صدیوں میں اسلام کا اصل مقابلہ اپنی مد مقابل مغربی تہذیب سے رہا ہے۔مغرب اور اہل مغرب نے اسلام اور اہل اسلام پر ایک ہمہ جہتی یلغار کر رکھی ہے۔تقریباً پانچ سو سال سے علمی، ثقافتی، سیاسی، عسکری، اقتصادی غرض ہر شعبہ میں مغربی تہذیب کا اہل اسلام سے تصادم رہا اور مجموعی طور پر مسلمانوں کی کمزوریوں اور غفلت کے سبب مغرب کو اہل اسلام پر غلبہ حاصل رہا۔مغرب کے ہمہ گیر تسلط کو دیکھ کر مسلمان ان سے اتنے مرعوب ہوتے چلے گئے کہ یہ سوچنا بھی جرم تصور ہونے لگا کہ کسی میدان میں ان سے مقابلہ بھی کیا جاسکتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ انیسویں اور بیسویں صدی میں مغرب کو اہل اسلام پر سیاسی غلبہ پانا آسان ہوگیا تھا اور مسلمان کہیں بھی ان کے مقابلے میں اپنی سیاسی اور معاشی آزادی برقرار نہ رکھ سکے۔اس کے بعد جہاں مسلمانوں کو بظاہر سیاسی آزادی حاصل بھی ہوئی تو وہ ذہنی اور اخلاقی طور پر مغرب کے غلام ہی رہے۔ جہاں سیاسی یا ذہنی غلامی سے کام نہ چلتا وہاں مغرب نے مسلمانوں کا بے دریغ قتل عام بھی جاری رکھا۔اس مغربی تہذیب اور اسلامی تہذیب کے تصادم اور مسلمانوں پر مغرب کی غلامی کے اسباب بیان کرنے کے لیے ایک ضخیم کتاب کی وسعت درکار ہے۔میں نے یہ تذکرہ تمہید کے طور پر کیا ہے تاکہ معرکہ ۱۱ ستمبر کے اسباب اور اس کے اہداف ومقاصد کو سمجھنے میں آسانی ہوجائے۔

مغربی تہذیب امریکہ کے سہارے پر قائم ہے:

دوسری طرف ماوراء النہر اور وسط ایشیائی ریاستوں پر 'عظیم سوویت یونین' کی پروردہ کمیونسٹ حکومتیں مسلط تھیں، جو امریکہ کے بعد دوسری عظیم طاقت تصور کی جاتی تھی۔۱۹۸۸ء میں جہاد افغانستان کے خاتمہ پر جہاں عظیم سوویت یونین کا شیرازہ بکھرا اور وہ سمٹ کر روس رہ گیا وہیں افغانستان کے حالات میں بڑی تبدیلیاں رونما ہوئیں اور یہ تبدیلیاں عالمی منظرنامے پر بھی اثرات مرتب کرتی رہیں۔ یہاں تک کہ جب طالبان کی قیادت میں امارت اسلامیہ وجود میں آئی تو 'جدید مغربی تہذیب' یعنی 'عالمی کفریہ نظام' کو پہلی مرتبہ سنگین خطرات کا احساس ہوا اور اس نے کھل کر امارت اسلامیہ کے خلاف کارروائیوں کی منصوبہ بندی شروع کردی۔ یہ حقیقت یاد رہے کہ موجودہ عالمی کفریہ نظام اور اسلام کے مقابل مغربی تہذیب دنیا بھر میں امریکہ کے سہارے کھڑی ہوئی ہے۔ یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ جہاں بھی مسلمانوں کے خون کی ہولی کھیلی گئی امریکہ کی سرپرستی اس میں شامل رہی ہے۔امریکہ کو مجاہدین سے خطرہ اسی لیے لاحق ہوا تھا کیونکہ اس دوران فلپائن، ملایا، کشمیر، بوسنیا، شیشان، فلسطین، عراق، صومالیہ، الجزائر، سوڈان، مصر، انڈونیشیا سمیت دیگر بہت سے اسلامی خطوں میں مسلمانوں کے خلاف قتل و غارت گری بپا کی جاچکی تھی اور اس تمام ظلم وستم کے پیچھے امریکہ کا بلاواسطہ یا بالواسطہ ہاتھ ضرور تھا۔لیکن اس ظلم وبربریت کے سامنے امت پر خوف اور مایوسی کی ایسی فضا طاری تھی کہ عام مسلمانوں میں ان مظالم کا جواب دینے کی ہمت اور جرات نہ تھی۔

امریکہ کے خلاف اعلان جہاد [۱۹۹۶ء]:

چنانچہ محسن امت شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ نے ۱۹۹۶ء میں امریکہ کے خلاف جہاد کا اعلان نشر کیا۔اس اعلان میں واضح کیا گیا تھا کہ امریکہ کے خلاف جہاد پوری امت مسلمہ پر فرض عین ہو چکا ہے۔اس اعلان میں شیخ اسامہ نے امریکہ کو خبردار کیا کہ سرزمین مقدس حجاز سے اپنی فوجوں کو نکال لے ورنہ اس کے خلاف کارروائیوں کا آغاز کردیا جائے گا۔اس کے دو سال بعد ۱۹۹۸ء میں آپ کی جانب سے ایک اور اعلان جاری کیا گیا جس میں امریکہ کو اسرائیل کی پشت پناہی سے باز آنے اور فلسطین میں مسلمانوں کے قتل عام سے باز رہنے کا کہا۔اس بیان میں بھی شیخ اسامہ نے مسلمانوں کو امریکہ کے خلاف جہاد پر ابھارا اور اس کی فرضیت اور اہمیت یاد دلائی۔ان دونوں بیانات کے بعد بھی شیخ اور آپ کے ساتھیوں کی طرف سے جہاد کے لیے گھروں سے نکلنے کی دعوت مسلسل جاری رہی۔آپ کے ۱۹۹۶ء سے ۲۰۰۰ء تک کے اُن خطبات کو اکٹھا کیا جائے جو ریکارڈ پر موجود ہیں تو معلوم ہوگا کہ شیخ اسامہ نے امریکہ کے خلاف جہاد کی دو بنیادی وجوہات بیان کیں ایک یہ کہ دنیا بھر میں اور خصوصاً فلسطین میں مسلمانوں کے قتل عام میں امریکہ کی سرپرستی براہ راست شامل ہے اور دوسری یہ کہ مقدس سرزمین حجاز میں امریکی فوجی اڈوں کا مستقل قیام عمل میں لایا جاچکا ہے۔جو صریحاً شریعت کے اس حکم کے خلاف ہے جس میں جزیرۃ العرب میں دین اسلام کے پیروکاروں کے سوا کسی دوسرے دین کے ماننے والوں کا مستقل قیام ممنوع قرار دیا گیا ہے۔کجا یہ کہ پوری فوجی شان وشوکت کے ساتھ اسلام کی دشمن سپاہ کو اڈے فراہم کردیے جائیں۔اس حکم کی اہمیت ایک یہ بھی ہے کہ یہ حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وقت میں تاکیداً ارشاد فرمایا تھا۔شیخ اسامہؒ کی اس دردانگیز صدا نے بہت سے نوجوانوں میں قربانی اور مزاحمت کی نئی روح پھونک دی اور ان کے دلوں میں شہادت کی تڑپ پیدا کردی۔شیخ اسامہ نے اپنے ان خطبات میں امت کے

28 جولائی: صوبہ لوگر......صدر مقام پل عالم شہر......مجاہدین کے امریکی اور افغان فورسز پر حملے......2 رینجر گاڑیاں اور ایک ٹینک تباہ......21 امریکی اور افغان اہلکار ہلاک اور زخمی

حقیقی مسائل کی طرف توجہ مبذول کروائی اور مسلمانوں کو امریکہ اور مغرب کے خلاف فیصلہ کن جنگ کی ابتدا کرنے کی دعوت دی۔ مقدس مقامات کے دفاع کے حوالے سے شیخ اسامہ نے فرمایا: ''آخر کب تک مسلمان اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نصرت اور اس کے گھر کے دفاع سے غافل ہوکر بیٹھے رہیں گے؟ دنیا بھر کے اہل ایمان آخر کب اٹھیں گے؟ کب صلیبی وصہیونی فسادیوں کی نجاست سے اس مقدس زمین کو پاک کریں گے؟ یہ تو اللہ رب العالمین کا حکم ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلاَ يَقْرَبُواْ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَـذَا (التوبہ: ۲۸)

''اے ایمان والو! مشرک بالکل ہی ناپاک ہیں، پس وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس بھی نہ پھٹکنے پائیں''۔

اور کیا مسلمان بھول گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری بیماری میں ایسا ہی حکم صادر فرمایا تھا۔ ایک حدیث میں مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ہائے جمعرات کا دن، ہائے افسوس جمعرات کا دن''۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اتنا روئے کہ آپ کے آنسوؤں سے کنکریاں تر ہوگئی، آپؓ نے فرمایا کہ اس دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدت اختیار کرگئی تھی اور اس عالم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ وصیت فرمائی اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب ''مشرکین کو جزیرۃ العرب سے نکال دو'' (بخاری: کتاب الجہاد والسیر)۔ قیامت کے دن جب ان احکامات کے بارے میں پوچھا جائے گا تو ہم کیا جواب دیں گے؟ یوم حساب میں اللہ کا سامنا کرنے کے لیے ہم نے کیا تیاری کی ہے؟ کیا ہم یہ بہانہ بنائیں گے کہ ہم مستضعفین تھے؟ بے بس تھے؟ اللہ تو ہمارے دلوں تک کے احوال سے باخبر ہے۔ پس یہ امت آج تباہی اور بربادی کی تاریک اور گہری کھائی کے کنارے کھڑی ہے''۔

اسی طرح شیخ اسامہ نے ایک اور مقام پر جہاد کی طرف بلاتے ہوئے فرمایا:

''یہ ذلت جو آج ہم پر مسلط ہے اور کفر جو بلاد اسلامیہ پر قبضہ کرکے ہر سمت اپنے پنجے گاڑھ چکا ہے اس کی گرفت توڑنے کا کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہے سوائے جہاد کے، گولیوں کے، اور شہیدی حملوں کے۔۔۔ان کے بغیر ذلت کی جڑیں نہیں اکھیڑی جاسکتیں۔ غیرت مند لوگ کبھی ظالم نافرمان کے لیے قیادت نہیں چھوڑا کرتے، اور خون بہائے بغیر پیشانیوں سے ذلت کے داغ نہیں مٹائے جاسکتے''۔

اس بارے میں عالم اسلام کے چند نامور علما نے کلمہ حق بلند کرنا فرض سمجھ کر جہاد کی فرضیت پر فتاویٰ جاری کیے جن سے شیخ اسامہ کی دعوت کو بہت فائدہ پہنچا۔ ان نامور علما میں سے جزیرۃ العرب سے تعلق رکھنے والے عالم ربانی شیخ حمود بن عقلا الشعیبی رحمہ اللہ، مفتی نظام الدین شامزئی رحمہ اللہ، شیخ عبداللہ بن جبرین، شیخ سلمان العلوان، شیخ حسن ایوب، شیخ محمد بن محمد، شیخ سلمان ابوغیث اور شیخ سلمان التنیان حفظہم اللہ شامل ہیں۔ ان علما سے فتاویٰ لینے کے بعد بہت سے نوجوانوں نے فلک پوش چوٹیوں اور سنگلاخ پہاڑوں کی زمین افغانستان کا رخ کیا اور مجاہدین کے جھنڈے تلے جمع ہونے لگے تاکہ عراق، افغانستان اور دوسرے مسلم خطوں میں بہنے والے لہو کا بدلہ چکایا جائے۔

تنظیم القاعدہ میں جماعۃ الجہاد کا انضمام [۱۹۹۸ء]:

ادھر امارت اسلامیہ کے سائے میں افغانستان کی زمین، سرزمین ہجرت اور مرکز جہاد میں تبدیل ہوچکی تھی، اس سرزمین نے اپنی طرف لپک کر آنے والے فرزندان توحید کا آگے بڑھ کر استقبال کیا۔ ان کے لیے تربیتی مراکز کھولے، معسکرات قائم ہونے لگے اور امارت اسلامیہ نے ان کی ہر طرح حفاظت کی تاکہ یہ دشمن کے خلاف کھل کر تیاری کرسکیں۔ یہاں مجاہدین نے امریکہ اور اہل مغرب کے خلاف جنگ کی حکمت عملی تیار کی۔ فیصلہ کیا گیا کہ عالمی کفر کا مقابلہ عالمی جہاد سے ہی ممکن ہے چنانچہ عالمگیر جنگ کے خلاف عالمی جہادی تحریک کا آغاز کرنے کے لیے دو بڑی جہادی جماعتوں میں اتحاد عمل میں لایا گیا۔ اس وقت تک افغانستان میں دنیا بھر سے مجاہدین کی ایک قابل ذکر تعداد اکٹھی ہوچکی تھی چنانچہ دو بڑی جہادی تحریکوں کے درمیان اتحاد اور وحدت کی بنیاد رکھی گئی۔ علما اور قائدین کی مخلصانہ کوششوں کے نتیجے میں تنظیم القاعدہ اور جماعت الجہاد (مصر) کی وحدت ۱۹۹۸ء میں خوست کے مقام پر ہوئی اور ''عالمی اتحاد برائے قتال یہود ونصاریٰ'' کا قیام عمل میں لایا گیا۔ نئی جماعت کا نام ''تنظیم قاعدۃ الجہاد'' رکھا گیا اور اس کی امارت کی ذمہ داری شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ پر ڈال دی گئی۔ دراصل مجاہدین کو یہ یقین ہوگیا تھا کہ دنیا پر امریکہ کے یک قطبی تسلط کے خاتمے کے لیے مجاہدین کو بھی اپنی صفوں میں وحدت پیدا کرنی ہوگی۔ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے اس اتحاد پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

''عالمی اتحاد برائے قتال یہود ونصاریٰ کا قیام ہی مجاہدین کے خلاف کفار کی عالم گیر یلغار کا درست جواب تھا۔ کیونکہ مجاہدین کے خلاف یہ جنگ محض چند علاقوں تک محدود نہ رہی تھی بلکہ اب تو یہ ایک عالم گیر معرکہ بن گیا تھا جس کے ایک طرف مجاہدین تھے تو دوسری جانب ان کے بالمقابل امریکہ، اسرائیل اور مسلمانوں پر مسلط کٹھ پتلی حکمرانوں کا اتحاد تھا۔ چنانچہ مقابلے کی حکمت عملی تبدیل کرنا بھی ناگزیر ہوچکا تھا اور 'عالمی اتحاد برائے قتال یہود و نصاریٰ' کا قیام ہی ہماری نئی حکمت عملی تھی''۔

الحمدللہ القاعدہ نے یہ حکمت عملی آج بھی جاری رکھی ہوئی ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ بعض اسلامی خطوں میں مزاحمتی تحریکیں اب اسی نام کے ساتھ مصروف جہاد ہیں۔ اور

28 جولائی: صوبہ خوست..........ضلع علی شیر..........بارودی سرنگ دھماکہ..........امریکی فوج کا ٹینک تباہ..........6 امریکی فوجی جہنم واصل

جہاں دیگر تحریکیں بھی موجود ہیں وہاں شوریٰ اتحاد مجاہدین کے نام سے وحدت عمل میں لائی گئی ہے۔اس پر تفصیلی بحث ان شاءاللہ آئندہ کسی وقت کے لیے ادھار چھوڑتا ہوں۔

افریقہ اور جزیرۃ العرب میں واقع امریکی اڈوں پر حملے [۱۹۹۸ء]:

امریکہ خوب اچھی طرح سمجھ چکا تھا کہ یہ ستم رسیدہ قوم ہر قسم کے احساس وشعور سے عاری ہے، یہ نہ ہی اس سے قصاص لے گی اور نہ ہی ان مظالم کا جواب دے سکی گی۔لیکن عالمی کفر کو اصل خطرہ اس کے مجاہد بیٹوں سے تھا اور انہیں ختم کرنے کے لیے وہ اپنے پر تول رہا تھا۔لیکن اسے خود بھی یہ اندازہ نہیں تھا کہ فرزندان توحید اس کے ناپاک ارادوں سے پہلے ہی اس پر کسی بڑے حملے کے قابل ہو جائیں گے۔امریکہ کو ابتدائی ہزیمت اور نفسیاتی جھٹکے اس وقت لگے جب مجاہدین نے کینیا اور تنزانیہ میں واقع امریکی سفارت خانوں پر جو در پردہ اسرائیلی اور امریکی جاسوسی اداروں کے بڑے مراکز تھے یکے بعد دیگرے حملہ کر کے تباہ کر دیا۔اس موقع پر شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

''یہ نوجوان کل تک افغانستان کے کسی ایسے ہی معسکر میں زیر تربیت تھے پس جب اللہ نے ان کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے تو انہوں نے اٹھ کر اس نام نہاد 'سپر طاقت' کی شوکت وہیبت کو توڑ ڈالا۔ ہمارے لیے یہ بات اتنی اہمیّت کی حامل نہیں ہے کہ نیروبی اور دارالسلام میں امریکی سفارت خانوں میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد کتنی تھی۔ بلکہ اصل اہمیّت کا حامل تو وہ قوی پیغام ہے جو دھماکوں کی زوردار لہروں نے 'وائٹ ہاوس' اور پوری امریکی قوم تک پہنچایا ہے۔ یہ پیغام ہے کہ اہل ایمان اپنے دین کے معاملے میں مزید ذلت برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں''

اس کے کچھ عرصے بعد اللہ کی نصرت سے مجاہدین نے یمن میں موجود دنیا کے سب سے طاقت ور بحری بیڑے یو ایس ایس کول کو بھی نشانہ بنایا، جس نے امریکہ کو شدید نفسیاتی کوفت میں مبتلا کر دیا۔اسی طرح ریاض میں امریکی سفارت خانے پر ایک عظیم الشان فدائی حملہ ہوا جس میں سیکڑوں فوجی مردار ہوئے اور سفارت خانہ کی عمارت تباہ ہوگئی۔ ان چار پانچ سالوں میں امریکہ کے خلاف ہونے والے یہ چند بڑے حملے ہیں۔ یہ تمام حملے مادی اعتبار سے زیادہ معنوی اور نفسیاتی اعتبار سے اس کے لیے سنگین تھے۔لیکن اس سب کچھ کے باوجود اب تک امریکہ اپنی ہی سرزمین پر بڑی ہزیمت سے محفوظ رہا تھا۔

امریکہ پر ایک بڑے حملے کی منصوبہ بندی :

جو مجاہدین افغانستان میں جمع ہو چکے تھے انہیں امریکہ کے خلاف دعوت جہاد دی گئی تھی چنانچہ انہیں معسکرات میں ایک طویل اور صبر آزما جنگ کے لیے تیار کرنے کی تربیت دی جا رہی تھی۔ساتھ ساتھ امریکہ پر ایک بڑے حملے کی منصوبہ بندی بھی جاری تھی۔تاکہ اس کے ذریعے امریکہ کو معرکوں کے لیے موزوں میدان یعنی افغانستان میں دھکیلا جا سکے اور اس طرح اسے ایک طویل جنگ میں الجھا کر کمزور کر دیا جائے۔مجاہدین کے پیش نظر یہ بھی تھا کہ نوجوانوں میں جذبہ شہادت بیدار کرنے اور جہاد کے لیے گھروں سے نکالنے کے لیے بھی یہ ضروری ہے کہ امریکہ کے خلاف میدان جنگ سجایا جائے ورنہ یہ امت سوتی رہے گی اور عالم اسلام پر مغرب کا تسلط ہمیشہ برقرار رہے گا۔ یہ حالات بدلنے کی اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ امت میں جہادی بیداری عام ہو جائے، اور وہ ہر جگہ ظالموں سے بدلہ لینے کے لیے تیار ہو جائیں۔

خالد شیخ محمد [اللہ تعالیٰ انہیں جلد رہائی دلائے] جو ۱۱ ستمبر کے معرکہ کے اصل محرک سمجھے جاتے ہیں، انہوں نے ایسا ایک منصوبہ عمل ۱۹۹۶ء میں پہلی مرتبہ شیخ اسامہ کے سامنے پیش کیا تھا۔لیکن شیخ اسامہ اس وقت اپنے ساتھیوں کے ساتھ سوڈان سے نئے نئے سرزمین افغانستان دوبارہ منتقل ہوئے تھے۔اس لیے حالات کی ناموافقت کی وجہ سے اس وقت اس حملے پر عملدرآمد روک دیا گیا تھا۔ ۱۹۹۸ء میں افریقہ میں ہونے والے دھماکوں کے بعد حالات قدرے بہتر ہوگئے تو دوبارہ منصوبہ بندی شروع ہوئی۔ امریکی خفیہ اداروں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے دسمبر ۱۹۹۸ء میں صدر بل کلنٹن کو ایک رپورٹ پیش کی جس میں خدشہ ظاہر کر دیا گیا تھا کہ القاعدہ امریکہ پر بڑے حملے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے اور ممکنہ صورتوں میں سے امریکی طیاروں کے اغوا کا منصوبہ بھی شامل تھا۔

خالد شیخ محمد نے ۱۹۹۹ء کے اوائل میں شیخ اسامہ حفظہ اللہ اور اس وقت کے عسکری کماندان ابوحفص المصری شہید رحمہ اللہ سے دوبارہ ملاقاتیں کیں۔خالد شیخ محمد نے ابتدا میں تجویز دی تھی کہ جیٹ طیاروں کو اغوا کیا جائے اور امریکہ کے نیوکلیر پلانٹس پر حملہ کیا جائے۔لیکن شیخ اسامہ نے ان کی اس تجویز کو رد کر دیا، کیونکہ اس کی قابل عمل صورت نظر نہ آتی تھی اور اندازے غلط ہونے پر بہت بڑی تباہی پھیلنے کا خطرہ موجود تھا۔ اسی طرح بیک وقت ۱۲ جہازوں کو اغوا کر کے اپنے مطالبات منوانے کی تجویز بھی اپنی جگہ نہ بنا سکی۔ بالآخر چار کمرشل جہازوں کو اغوا کر کے امریکہ کی بعض خصوصی عمارتوں کو ہدف بنانے کی تجویز قبول کر لی گئی۔

غزوہ نیویارک و واشنگٹن :

اس حملے سے متعلّق شرعی فتاویٰ حاصل کرنے کا ابتدائی کام ابوحفص المصری نے مکمل کر کے شیخ اسامہ کے حوالے کیا۔جس میں امریکی عمارتوں کو نشانہ بنانے اور اس کے نتیجہ میں ہلاک ہونے والے امریکیوں کی ہلاکت کے متعلّق شرعی فتاویٰ شامل تھے۔ اس کام کے لیے بیس فداکاروں کی تجویز دی گئی تھی جنہوں نے منصوبے کے مطابق ۴

29جولائی:صوبہ پکتیا.........ضلع گردہ سیڑئی.........مجاہدین کا افغان نیشنل آرمی کے اہل کاروں پر حملہ.........12افغان فوجی ہلاک.........3زخمی

مختلف ہوائی جہازوں کو ایک ہی وقت میں اغوا کرنا تھا اور ۴ مختلف مقررہ اہداف سے ٹکرانا تھا۔ ہر جہاز میں پانچ شہیدی حملہ آوروں کو شامل ہونا تھا، جن میں سے ایک ہواباز اور بقیہ چار کو جہاز کے اغوا کیے جانے میں مدد دینی تھی اور اپنے فدائی ہواباز ساتھی کو اتنا موقع فراہم کرنا تھا کہ وہ طے شدہ وقت سے پہلے جہاز کو ہدف سے ٹکرا دیں۔

بیسویں فدائی حملہ آور رمزی الشیبہ (اللہ ان کو رہائی دے) آخری وقت میں اس مجموعے میں شامل نہ ہو سکے لہٰذا کارروائی میں کل انیس فداکاروں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر دیا۔ رمزی کو زیاد الجراح والے مجموعے میں شامل ہونا تھا، جسے امریکی صدر مقام واشنگٹن ڈی سی میں تباہی مچانی تھی لیکن یہ طیارہ ہدف تک نہ پہنچ سکا اور پنسلوانیا میں گر کر تباہ ہو گیا تھا۔ اس بات کا قوی امکان ہے کہ مسافروں اور عملے کے یرغمالیوں نے یہ جان کر کہ اس سے پہلے اغوا ہونے والے جہاز عمارتوں سے ٹکرا دیے گئے ہیں اور شہیدی نہتے ہیں اور ان کے پاس صرف پھل یا پیپر کاٹنے والے تیز دھار آلے موجود ہیں ان سے دست بدست لڑائی شروع کر دی ہو جس کے نتیجے میں جہاز کا انتظام واپس جاتا دیکھ کر زیاد الجراح نے جو اس مجموعے کے فدائی ہواباز تھے، جہاز کو گرا دینا بہتر سمجھا ہو۔ واللہ اعلم

جن انیس شہیدی مجاہدین نے اس حملے میں حصّہ لیا ان میں سے چار شہیدی ہوابازوں کے نام یہ ہیں:

انجنیئر محمد عطاء، زیاد الجراح، مروان الشحی اور ہانی ہنجور رحمہم اللہ

دیگر پندرہ شہیدی اغواکار جنہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس عظیم سعادت کے لیے منتخب کیا تھا وہ یہ ہیں:

احمد بن عبداللہ النعمی، سطام السقامی، ماجد بن موقد، خالد المحضار، فائز بن احمد، سالم الحازمی، نواف الحازمی، احمد الحزنوی الغامدی، حمزہ الغامدی، عکرمہ احمد الغامدی، معتز سعید الغامدی، وائل الشہری، ولید الشہری، مھند الشہری، ابو العباس عبدالعزیز الزہرانی رحمہم اللہ۔

ان انیس فدائین میں سے پندرہ کا تعلّق سعودی عرب سے تھا جب کہ دو عرب امارات، اور ایک ایک لبنان اور مصر سے تعلّق رکھتے تھے، جب کہ حملے کے ماسٹر مائنڈ خالد شیخ محمد (اللہ ان کو رہائی عطا فرمائے) ہیں جو بلوچی پاکستانی ہیں لیکن کویت میں پیدا ہوئے اور پلے بڑھے ہیں۔ خالد المحضار اور نواف الحازمی، شیخ اسامہ کے انتہائی قابل بھروسہ اور دیرینہ ساتھیوں میں سے تھے ابتدا میں شیخ اسامہ نے انہیں بھی ہوابازوں میں شامل رکھا تھا لیکن اگست ۲۰۰۰ء میں سان ڈیاگو میں ابتدائی فضائی تربیت ٹھیک طرح مکمل نہ کر سکنے کی وجہ سے انہیں اغواکاروں میں شامل کر لیا گیا۔

شیخ اسامہ ذاتی طور پر منصوبہ کے ہر ہر مرحلے کی نگرانی کرتے رہے۔ ہوا بازوں کے مجموعے کی تیاریوں پر نگاہ رکھنے کے لیے آپ حملوں کے منتظم شیخ ابو عبیدہ، شیخ رمزی بن الشیبہ اور لاجسٹک اعانت کے ذمہ دار شیخ طاہر زکریا الھوساوی سے مسلسل رابطے میں رہتے۔ شیخ اسامہ کی ترغیب پر فدائین کی ایک بڑی فہرست تیار ہو چکی تھی لیکن اس حملے کے لیے کل انیس فداکار منتخب کیے گئے جنہیں شیخ اسامہ نے خود منتخب کیا تھا۔ یہ شہیدی حملہ آور بلاشبہ آج کی امت کے معمار بن گئے ہیں۔ یہ وہ ابطال ہیں جنہوں نے تاریخ کے دھارے کا رخ بدل کر رکھ دیا۔ جب ساری امت بیٹھ کر کسی خوابی جنت کا نظارہ کر رہی تھی اس وقت یہ معمار امریکہ پر حملے کے لیے پر تول چکے تھے اور تیزی سے اپنے ہدف کی جانب بڑھ رہے تھے۔ جب شکوک وشبہات نے دلوں میں گھر کر لیا تھا اور جہاد کو ناقابل عمل قرار دیا جا چکا تھا یہ ابطال امریکہ کے اندر گھس کر اس پر حملہ کرنے کی تیاریوں میں مصروف تھے۔

دیوانے کی بڑ:

۱۹۹۶ء میں جب امریکہ کے خلاف اعلان جہاد کیا گیا تو اسباب کے پجاریوں نے اسے دیوانے کی بڑ قرار دیا تھا۔ مجاہدین نے افغانستان کے پہاڑوں میں ٹھکانہ بنا کر جب امریکہ کو ہدف بنانا شروع کیا تھا تو مادی اعتبار سے کوئی قابل ذکر کارروائی عمل میں نہ آ سکی تھی اگرچہ معنوی اعتبار سے چند قابل ذکر حملے ہوئے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ یہ حملے اسے پیغام دے چکے تھے کہ مجاہدین اسلام اس سے فیصلہ کن معرکہ کے لیے تیار ہو چکے ہیں۔ بالآخر ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کو مجاہدین اس کے گھر میں گھس کر اس کی ناک کو خاک آلود کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ گیارہ ستمبر کے مبارک حملے نے دنیا کی واحد سپر پاور کی چولیں ہلا کر رکھ دیں۔ اور مجاہدین دنیا بھر میں ان کی طرف سے ڈھائے جانے والے مظالم کا بدلہ لینے میں کسی حد تک کامیاب ہو گئے۔ اس حملے نے امریکہ کو عظیم مادی، اقتصادی، عسکری اور نفسیاتی شکست سے دوچار کر دیا۔

تیاری کہاں اور کیسے کی گئی:

یہاں ہم اس حملے کی تیاری اور اس میں شرکت کرنے والے مخلص مجاہدین کی کوششوں کا مختصر جائزہ لیں گے۔

عالمی ذرائع ابلاغ نے امریکہ کے جاسوسی اور حفاظتی نظام سے متعلّق ایک مافوق الفطرت نقشہ کھینچ رکھا تھا، لیکن یہ مجاہد بھائی اس سے قطعاً مرعوب نہ ہوئے۔ ان ہوابازوں نے پورے اطمینان اور سکون سے امریکہ کے اندر بیٹھ کر اپنی تیاریاں جاری رکھیں۔ امریکہ ہی میں فضائی ہواباز کمپنیوں کے تربیتی مراکز میں داخلہ لیا اور اپنی فضائی تربیت کئی ماہ میں اس طرح پوری کی کہیں بھی منصوبے کی بھنک نہ پڑ سکی۔ ادھر اغواکاروں کی عسکری تربیت قندھار کے معسکرات میں جاری تھی۔ ان کی تربیت شیخ ابو تراب اردنی نے کی تھی جو ہر قسم کے فنون سپہ گری میں ماہر تھے۔ ان فدائین کو مارشل آرٹ کے چند مفید گر سکھائے گئے جس میں تیز دھار چاقوؤں کی مدد سے سیکورٹی کی دستوں پر قابو پانے کی

29 جولائی: صوبہ قندھار......ضلع پنجوائی......بارودی سرنگ دھماکے......امریکی فوج کے 3 ٹینک تباہ......8 امریکی فوجی ہلاک......متعدد زخمی

۲۱ اگست کو بگرام ائیر بیس پر مجاہدین نے راکٹ عملیہ کیا جس میں افغانستان دورے پر آئے امریکی فوج کے سربراہ جنرل مارٹن ڈیمپسی کے طیارے کو شدید نقصان پہنچا۔ مجاہدین کی طرف سے داغے گئے ۲ راکٹ بگرام ائیر بیس پر کھڑے ڈیمپسی کے C17 طیارے کے قریب گرے جس سے طیارے اور ساتھ کھڑے اپاچی ہیلی کاپٹر کو نقصان پہنچا۔ بعد ازاں ڈیمپسی کو دوسرے طیارے میں واپس جانا پڑا۔ مجاہدین نے اس حملے کی ذمہ داری قبول کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا کہ اس حملے کا نشانہ ڈیمپسی کا طیارہ ہی تھا اور یہ کہ انہیں طیارے کی جگہ کی پوری معلومات تھیں

جولائی کے آخری دنوں سے لے کر اگست کے اواخر تک افغانستان میں مجاہدین نے ۷ صلیبی ہیلی کاپٹروں کو مار گرایا۔ صلیبیوں کی فضائی برتری کا پول بھی کھلتا جا رہا ہے اور روسیوں کی طرح اُن کے طیارے اور ہیلی کاپٹر بھی مجاہدین کے ٹھیک ٹھیک نشانے لگنے پر تسلسل سے تباہ ہو رہے ہیں۔ نیٹو افواج کی مجاہدین کے مقابلے میں فضائی قوت و برتری کے خاتمہ بھی اب قریب ہے، باذن اللہ۔

کنڑ میں تباہ ہونے والی امریکی ہموی گاڑی۔

امریکی فوجی مرکز پر فدائی حملے کے مناظر

افغانستان میں ہلاک ہونے والے کینیڈین فوجیوں کے تابوت وطن روانہ ہورہے ہیں۔

کابل میں سرکاری دفاتر پر مجاہدین کے حملوں کے بعد عمارت دھویں کی لپیٹ میں ہے۔

مجاہدین کا نشانہ بننے کے بعد جدید ترین امریکی بکتر بند گاڑی آگ کی لپیٹ میں ہے۔

۱۵ جولائی کو غزنی میں مجاہدین کی طرف سے جلائے گئے نیٹو آئل ٹینکر۔

مجاہدین کے میزائل کا نشانہ بننے کے بعد امریکی ہیلی کاپٹر زمین بوس ہے۔

پکتیکا میں امریکی مرکز پر مجاہدین میزائل فائر کرنے کی تیاریاں کررہے ہیں۔

۲ جولائی ۲۰۱۲ء کو قندھار میں تباہ ہونے والی افغان پولیس بس۔

۹ جولائی ۲۰۱۲ء کو قندھار میں پولیس ہیڈ کوارٹر پر حملے کے بعد عمارت میں آگ لگی ہوئی ہے۔

۱۶ جولائی کو قندوز میں مجاہدین کا نشانہ بننے والی پولیس چیف کی گاڑی۔

۱۸ جولائی کو سمنگان میں مجاہدین نے ۱۸ نیٹو آئل ٹینکر جلا دیے۔

16 جولائی 2012ء تا 15 اگست 2012ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	5 عملیات میں 6 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	194
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	237	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	469
ٹینک، بکتر بند تباہ:	244	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	119
کمین:	57	جاسوس طیارے تباہ:	1
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	87	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	4
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1897	صلیبی فوجی مردار:	756
سپلائی لائن پر حملے:	33		

خصوصی تربیت بھی شامل تھی۔اس کے علاوہ انہیں انگریزی زبان میں گفتگو کرنے کا ہنر بھی سکھایا گیا۔امریکہ میں سفر اور قیام کرنے کے لیے جعلی دستاویزات تیار کر لی گئی تھیں۔ جب یہ تیاری مکمل ہوگئی تو روانگی سے قبل بیشتر شہدا کی وصیتیں فلم بند کی گئیں جنہیں القاعدہ کے میڈیا ڈیپارٹمنٹ 'السحاب' نے پہلی مرتبہ دو سال بعد ۲۰۰۳ء میں پیش کیا۔

ان شہدا کو کچھ عرصے تک کراچی اور انڈونیشیا میں مغربی طرز زندگی کے مطابق رہنا سکھایا گیا۔ تاکہ امریکہ میں قیام کے دوران یہ مغربی طرز زندگی کے اندر گھل مل جائیں۔۲۰۰۶ میں القاعدہ کے میڈیا ڈیپارٹمنٹ 'السحاب' کی جانب سے ایک خصوصی دستاویزی فلم 'العلم للعمل' کے نام سے عربی اور انگریزی زبانوں میں جاری کی گئی جس میں پہلی مرتبہ ان تیاریوں کے مناظر کو پیش کیا گیا تھا۔اس سے پہلے ۲۰۰۳ء میں السحاب کی جانب سے ان فدائین کی وصیتوں کی وڈیوز جاری کی جا چکی تھیں۔لیکن اس تازہ وڈیو میں شیخ اسامہ کے اس وقت کے کلمات بھی پیش کیے گئے جو حملے کی تیاریوں کے وقت فلم بند کیے تھے لیکن اب تک پیش نہیں کیے گئے تھے۔

اگر ہم ان شہیدی جوانوں کے حالات زندگی کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ ان شہدا کی عظیم فدا کاری اُن جہلاء کے منہ بند کروانے کے لیے کافی ہے جو یہ خرافات پھیلاتے آرہے ہیں کہ شہیدی حملے زندگی سے تنگ، ناکام اور بے روزگار لوگ ہی کیا کرتے ہیں۔تقریباً ان تمام ابطال کو پرتعیش زندگی گزارنے کے سارے اسباب مہیا تھے، دنیا اپنے سارے دروازے ان پر کھول چکی تھی لیکن انہوں نے دنیا بیچ کر آخرت خریدنے کا فیصلہ کیا۔آدم یحییٰ غدن عزام امریکی حفظہ اللہ ان بھائیوں کے محاسن بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''امریکہ پر حملوں میں حصّہ لینے والے تمام ہی بھائی بہت پرعزم، بلند ہمت، دینی حمیت کے جذبے سے سرشار، اسلام اور اہل اسلام کے غم میں تڑپنے والے تھے ان میں یہ اعلیٰ اوصاف موجود تھے تب ہی تو وہ اس مشکل مہم کے لیے چنے گئے تھے۔بلاشبہ یہ ایسے لوگ نہ تھے جو ناکام زندگی گزارنے کے بعد کسی راہ فرار کی تلاش میں ہوں۔ذرا ان ہوا بازوں پر ایک نگاہ تو ڈالیے......شہید انجینئر محمد عطا، شہید مروان الشحی، شہید زیاد الجراح اور شہید ہانی ہنجور۔ یہ چاروں شہدا مغربی ممالک میں رہ چکے تھے۔ انہوں نے وہیں تعلیم حاصل کی تھی۔ دنیا ان کی پہنچ میں تھی، اگر یہ اس کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہتے۔لیکن ان کا ضمیر کیسے گوارا کر لیتا کہ یہ خود تو دنیا کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں جب کہ ان کی امت آگ میں جلتی رہے۔

گیارہ ستمبر کا حملہ دفاعی رد عمل تھا:

یہ تفصیلات جاننے سے واضح ہوجاتا ہے کہ مجاہدین کا اصل ہدف اسلام کے مدمقابل جدید مغربی کفر ہے جس کا سرخیل امریکہ ہے۔اور اس کو ہدف اس لیے بنایا گیا تاکہ دنیا بھر میں بہنے والے مسلمان لہو کا بدلہ لیا جائے۔اس کارروائی کے ذریعے امریکہ اور اہل اسلام کے مابین فیصلہ کن جنگ شروع کر دی جائے۔جو لوگ ان حملوں کو دہشت گردی کے واقعات قرار دیتے ہیں وہ درحقیقت ان اسباب سے صرف نظر کرتے ہیں جنہوں نے دنیا کو ۱۱ ستمبر کا دن دکھایا۔ یہاں ہم شیخ اسامہ کے چند کلمات پر اکتفا کرتے ہیں جس میں انہوں نے امریکہ کے خلاف اس جہادی اقدام کا جواز فراہم کرتے ہوئے کہا:

''اس حملے کو دہشت گردانہ کہنا کسی طور درست نہیں......حقیقت میں یہ ایک مدافعانہ کارروائی تھی۔ہمیں [امریکی سرپرستی میں] عراق، فلسطین، شیشان، فلپین، صومالیہ اور دنیا کے کونے کونے میں روندا جارہا تھا، لہٰذا یہ امت کے نوجوانوں کا امریکہ کے خلاف ایک قابل فہم ردعمل تھا''

ایک اور غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہوئے شیخ اسامہ نے کہا کہ:

''یہ کہنا درست نہیں کہ یہ جنگ امریکہ اور القاعدہ کے مابین ایک جنگ ہے، درحقیقت یہ جنگ عالمی کفر اور اہل اسلام کے مابین ہے، ایک طرف امریکہ اور اس کے حواری ہیں جو عالمی کفر کے نگہبان ہیں اور دوسری طرف اسلام کا دفاع کرنے والے مخلص مجاہدین اور ان کے ساتھی ہیں، خواہ وہ کسی قوم، قبیلے اور جماعت سے تعلّق رکھتے ہوں، اسلام کا دفاع ہم سب کے لیے یکساں طور پر سنگین مسئلہ ہے، القاعدہ تو محض ایک تنظیم ہے جو مسلمانوں کو اس فریضہ کی ادائیگی کے لیے تحریض دلاتی اور اس کی بجا آوری کے لیے ایک اجتماعی پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے''۔

☆☆☆☆☆

''حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے یہ بات لازم ہے کہ آپ اپنی جہادی ذمہ داریوں کی طرف بھرپور انداز میں متوجہ ہوں، آپ لوگوں کی کوششوں کی وجہ سے ملک کے بہت سارے علاقے دشمن کے ناپاک وجود سے پاک ہو چکے ہیں، اس بات کی مزید کوشش میں لگ جائیں کہ ملک کے دیگر علاقے بھی دشمن کے وجود سے پاک ہوجائیں، اپنے جہادی امور میں کسی بھی قسم کی غفلت نہ کریں، اپنی عسکری کارروائیوں میں عزم مصمم، اعلیٰ تدابیر اور منظّم منصوبوں کو بروئے کار لائیں، ہر کام میں اپنا نصب العین اللہ تعالیٰ کی رضا کو بنائیں''۔

(امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ)

30 جولائی: صوبہ لوگر..........صدر مقام پل عالم شہر..........مجاہدین نے امریکی فوجی ہیلی کاپٹر مار گرایا..........ہیلی کاپٹر میں سوار 17 امریکی فوجی ہلاک

گیارہ ستمبر کے نتیجے میں عالم اسلام اور عالمِ کفر پر مرتب ہونے والے اثرات

ڈاکٹر ولی محمد

ان مبارک حملوں کا فائدہ اسلام کو ہوا یا کفر کو؟

ان سطور میں ہم جاننے کی کوشش کریں گے کہ گیارہ ستمبر کے حملوں کے نتیجے میں عالم اسلام کو کیا کیا فائدے حاصل ہوئے اور امریکہ اور عالمی کفریہ نظام کو اس کے نتیجے میں کیسے کیسے عظیم نقصانات سے دوچار ہونا پڑا۔اس سے پہلے کہ ہم ان سوالات کے جواب تلاش کریں ضروری ہے کہ ہم نفع اور نقصان کے معیارات کا تعیّن کر لیں۔کیونکہ مسلمان کی حیثیت سے ہمارے لیے ہر معیار اور کسوٹی کا ماخذ کتاب مبین اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہے، نہ کہ وہ جسے مغرب مقرر کرے۔اللہ رب العزت قرآن مجید میں نفع و نقصان کی حقیقت اس طرح بیان کرتے ہیں:

فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَما الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ(آل عمران :۱۸۵)

’’جو کوئی دوزخ کی آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا پس حقیقت میں تو وہی کامیاب ہے اور دنیا کی زندگی دھوکہ کے سامان کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے‘‘۔

پس یہ طے ہے کہ مومنین کے لیے نفع اور’’فائدہ‘‘وہ ہے جس میں آخرت کی فلاح ہو۔جب کہ کفار کے نزدیک دنیا کی زندگی اور اس کا سازوسامان اور چکا چوند ’’فائدہ‘‘یا’’کامیابی‘‘کا معیار ہے۔اس کے برعکس دنیوی زندگی کا نقصان کافروں کے لیے’’خسارہ‘‘ہے اور مومنین کے لیے خسارہ یا’’نقصان‘‘وہ ہے جس میں آخرت برباد ہوتی ہو۔

اہل ایمان اور کفار دونوں کے لیے نفع اور نقصان کی تعریفیں متعین کرنے کے بعد اب ہم آتے ہیں زیر بحث سوال کی جانب یعنی گیارہ ستمبر کے حملوں کا فائدہ کس نے سمیٹا اسلام نے یا کفر نے؟

مجاہدین کا موقف:

اہل ایمان اور مجاہدین بالخصوص ان مبارک حملوں کو سرانجام دینے والے اور اس کی منصوبہ بندی سے تکمیل تک کے مراحل میں شریک مجاہدین کا اس سوال کے جواب میں نہایت دوٹوک اور غیر مبہم موقف یہ ہے۔ الحمدللہ یہ حملے مجاہدین اور اہل ایمان کے لیے،نہایت مبارک، ایمان میں اضافہ کا سبب اور دینی ،عسکری اور سیاسی اعتبار سے بہت فائدہ مند جب کہ کفار، بالخصوص امریکہ کے لیے معاشی ،سیاسی ،عسکری اور نفسیاتی حوالے سے سخت نقصان دہ ثابت ہوئے ہیں۔اسی طرح یہ حملے عرصہ سے مسلمانوں پر مسلط عالمی کفریہ نظام پر ایک کاری ضرب لگاتے ہوئے حق و باطل کی ایک فیصلہ کن جنگ کا پیش خیمہ بنے ہیں۔اگر اہل ایمان ثابت قدم رہیں اور صبر کا دامن نہ چھوڑیں تو اللہ کی نصرت سے بعید نہیں کہ اس جنگ کا فیصلہ اہل ایمان کے حق میں ہو۔یوں عالمی کفریہ نظام کی تباہی و بربادی کے ذریعے اس سے نجات حاصل ہو جائے اور عالم اسلام کو اسلامی خطوں میں شریعت اسلامی کی بہاریں دیکھنا نصیب ہو جائے۔جس کی ہلکی سی جھلک دس برس بعد ظاہر ہو چکی ہے۔

سرور جو حق و باطل کی کارگاہ میں ہے
تو حرب و ضرب سے بیگانہ ہو تو کیا کہیے

پس یہاں ہم نے مجاہدین کے موقف کے حق میں اعداد و شمار اور دیگر دلائل جمع کرنے کی کوشش کی ہے آیئے ان دلائل کا جائزہ لیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کوشش کو قبول فرمائے اور اسے متلاشیان حق کی راہ نمائی کا وسیلہ بنائے۔آمین۔

امریکہ کو پہنچنے والے مالی نقصانات:

آیئے سب سے پہلے ہم ان مبارک حملوں کے نتیجے میں امریکہ کو براہ راست پہنچنے والے مالی و اقتصادی نقصانات کا جائزہ لیں ، کیونکہ یہ وہ نقصانات ہیں جن کا اعتراف خود امریکی تجزیہ نگار اور حکومتی ادارے کر چکے ہیں:

اقتصادی منڈیوں کا خسارہ:

نیویارک اسٹاک ایکسچینج، امریکن اسٹاک ایکسچینج اور ناسڈاک اسٹاک مارکیٹ ۱۱ ستمبر سے لیکر ۱۶ ستمبر تک مکمل طور پر بندر ہیں۔جب یہ اسٹاک مارکیٹیں دوبارہ کھلیں تو اس وقت تک مجموعی طور پر وال سٹریٹ مارکیٹ کے حصص ۷.۱ فیصد گر چکے تھے۔جب کہ مزید ایک ہفتے میں’’ڈاؤ جونز انڈسٹریل ایوریج‘‘(Dow Jones Indutrial Average) میں ۱۴.۳ فیصد کی کمی کے ساتھ ۱۳۶۹ پوائنٹس کی کمی واقع ہو چکی تھی۔اسٹاک مارکیٹوں میں اس کمی سے صرف پندرہ دنوں میں امریکی معیشت کو ۱۴۰۰ ارب(۱.۴trillion) ڈالر کا نقصان پہنچ چکا تھا۔خود امریکی معاشی تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ یہ اسٹاک مارکیٹ کی ۲۳۰ سالہ تاریخ کا بدترین خسارہ تھا۔

یومیہ آمدنی کا خسارہ:

حملے کے بعد ایک ہفتے تک اس خوفناک تباہی اور خوف کے نتیجے میں کسی امریکی نے کوئی کام نہیں کیا اور تمام تجارتی اور کاروباری مراکز بند رہے بعد میں بھی ان کے

30 جولائی::صوبہ بادغیس..........ضلع بالا مرغاب..........مجاہدین کی امریکی اور افغان فورسز سے جھڑپ..........7 امریکی..........3 افغان فوجی ہلاک

کام کرنے کی کارکردگی متاثر رہی۔امریکی قوم کی یومیہ آمدنی ۲۰ ارب ڈالر ہے، اس طرح ان سات دنوں کا نقصان ۱۴۰ ارب ڈالر بنتا ہے

تباہ شدہ عمارتوں کا نقصان:

عمارتوں کی تعمیر پر مجموعی لاگت تقریباً تیس ارب ڈالر آئی تھی۔ جب کہ تباہ شدہ عمارتوں کے ملبے کے صفائی اور بحالی کا مجموعی خرچ بھی تیس ارب ڈالر تک پہنچتا ہے۔ یہ اعداد وشمار وہ ہیں جو نیویارک کے مشیر برائے معاشیات و بحران رینڈل بیل نے اپنی کتاب میں پیش کیے ہیں۔ رینڈل نے عمارتوں کے ان مالی نقصانات کا بھی ذکر کیا ہے جو دفاتر کے کرائے کی مد میں پہنچا ہے۔ ورلڈ ٹریڈ سینٹر میں تین کروڑ انیس لاکھ مربع فیٹ کا رقبہ دفاتر کے طور پر استعمال ہو رہا تھا۔اس کے علاوہ چار جہازوں کی قیمت اور پنٹاگون کی عمارت کو پہنچنے والا نقصان اس کے علاوہ ہے۔

ھوابازی کی صنعت اور سیاحت کی صنعت کی تباھی اور بے روزگاری:

ان مبارک حملوں کے نتیجے میں خوفزدہ امریکیوں نے فوری طور پر اپنے تمام ہوائی سفر منسوخ کر دیے، اور اگلے چند ماہ تک امریکی اکثریت نے ہوائی سفر کو متروک رکھا۔جس کی وجہ سے ایئر لائن کی صنعت کو بہت گہرے مالی نقصانات سے دوچار ہونا پڑا۔ صرف اگلے چند ہفتوں میں ایئر لائن کمپنیوں کے ایک لاکھ ستر ہزار ملازمین کو ملازمتوں سے ہاتھ دھونا پڑا۔ جب کہ ہوائی سفر کو ترک کر دینے کے وجہ سے سیاحت کی صنعت بھی بہت بری طرح متاثر ہوئی اور صرف انٹر کانٹی ناٹل ہوٹل نے اپنے بیس ہزار ملازمین فارغ کر دیے۔ نیویارک سٹی میں ۴۳۰۰۰۰ [چار لاکھ تیس ہزار] لوگ اپنی ملازمتوں سے برطرف کر دیے گئے۔اس کے علاوہ دہاڑی پر کام کرنے والے مزدور جن کی مجموعی کمائی تقریباً تین ارب ڈالر روزانہ تھی کسی بھی قسم کی کمائی سے اگلے چند ماہ تک محروم رہے۔

نفسیاتی بیمار:

امریکی تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ نیویارک اور واشنگٹن کے مبارک حملوں کے نتیجے میں ۷۰ فیصد امریکی نفسیاتی دباؤ اور دیگر بیماریوں کا شکار ہوئے ہیں۔اگر یہ تعداد صحیح ہے تو صرف ان نفسیاتی مریضوں کے علاج معالجے پر خرچ ہونے والے اخراجات کا صحیح اندازہ لگانا ممکن ہی نہیں ہے۔

ان نقصانات کی مزید تفصیل جاننے کے لیے وکی پیڈیا کی ویب سائٹ ملاحظہ کر سکتے ہیں:

http://en.wikipedia.org/wiki/Economic_effects_arising_from_the_September_11_attacks

یہ اعداد وشمار وہ ہیں جو معرکہ کے صرف چند ہفتوں بعد ہی ظاہر ہو گئے تھے۔اس مبارک معرکہ کے نتیجہ میں امریکہ کو پہنچنے والے مالی نقاصانات نہایت پیچیدہ اور سلسلہ در سلسلہ پھیلے ہوئے ہیں اور ان کا صحیح اندازہ لگانا اتنا آسان کام نہیں ہے۔پس حمد و شکر کے لائق وہ عظیم و برتر رب ہے جس نے یہ فتح اپنے مومن بندوں پر اتاری۔اگر محتاط اندازہ لگایا جائے تو صرف اگلے تین سے چار ماہ میں واقع ہونے والا خسارہ کسی بھی طرح ۱۸۰۰ ارب ڈالر سے کم نہیں تھا جو پاکستان جیسے ملک کے پچاس سال کے بجٹ سے زیادہ ہے۔اس طرح اقتصادی اعتبار سے ہی یہ انتہائی کامیاب اور شاندار حملے تھے جنھوں نے کفار پر گہرا زخم لگایا۔ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے ان انیس فدائی بھائیوں پر جنھوں نے اس شاندار معرکہ میں حصّہ لیا، رحمتیں نچھاور کرے اور انہیں زمرہ شہدا میں شامل کرے اور انہیں جنت کے بہترین درجات عطا فرمائے۔آمین

یاد رہے کہ یہ تمام نقصانات، اس اقتصادی بحران کے علاوہ ہیں جو عراق و افغانستان میں جاری نو سال کی جنگ کے نتیجے میں دنیا کی سب سے عظیم طاقت کو ماہ بہ ماہ اور سال بہ سال اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے۔اگر آپ تحقیقی جستجو رکھتے ہیں تو انٹرنیٹ پر امریکی معیشت کے خسارے کے موضوعات تلاش کیجیے، اور حیرت سے سر دھنیے۔وللّٰہ الحمد والمنہ۔ان طویل المدتی معاشی اثرات کو بیان کرنے کے لیے علیحدہ کتاب لکھی جاسکتی ہے، یہاں اجمالاً چند اشارے آپ کی خدمت میں پیش کیے دیتا ہوں تاکہ جو لوگ تحقیق سے گریز کرتے ہوں وہ بھی کلیجوں میں ٹھنڈک اتارنے سے محروم نہ رہیں۔

☆ امریکہ کی مجموعی قومی پیداوار GDP کی شرح نمو سال ۲۰۰۰ میں چار فیصد تھی جب کہ ۲۰۰۱ میں وہ کم ہو کر صرف ۱ فیصد تک آ گئی اور پھر ۲۰۰۲ میں ۲ فیصد رہی۔

☆ ۲۰۰۳ میں امریکہ کی قومی آمدنی میں کمی واقع ہوئی جس کا تخمینہ ۵۰۰ ارب ڈالر لگایا گیا تھا۔

☆ اسی طرح امریکی بجٹ نے خسارے کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ ڈالے جو ۲۰۰۲، ۲۰۰۳ اور ۲۰۰۴ میں بالترتیب ۱۵۷ ارب ڈالر، ۳۷۷ ارب ڈالر، اور ۴۵۵ ارب ڈالر رہے جب کہ ۲۰۰۸ کے صرف ابتدائی دس ماہ کے اختتام پر امریکہ بہادر کا خسارہ ۱۲۷۰ ارب ڈالر سے تجاوز کر چکا تھا۔

☆ امریکہ کا قومی قرض جو کہ ۲۰۰۱ میں صرف ۵۷۶۹ ارب ڈالر تھا، مالی سال ۲۰۰۹-۲۰۱۰ کے اختتام پر ۱۲۸۶۷ ارب ڈالر تک پہنچ چکا تھا۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ امریکی معیشت کے تجزیہ نگار بارہا اس حقیقت کا اعتراف کر چکے ہیں کہ اس اقتصادی بحران کا اصل سبب گیارہ ستمبر کے مبارک حملے اور اس کے بعد پیدا ہونے والے معاشی اثرات ہیں جنہیں وہ (Long Term Economic Effects) کا نام دیتے ہیں۔

دور رس نتائج اور اثرات:

یہ تو تھے امریکہ کو براہ راست پہنچنے والے مادی نقصانات۔اب ہم بات

30 جولائی: صوبہ قندھار...........ضلع شاہ ولی کوٹ...........بارودی سرنگ دھماکہ...........امریکی فوجی ٹینک تباہ...........5 امریکی فوجی اہل کار مردار

کرتے ہیں ان دوررس نتائج اور اثرات پر جو اس سے بھی کہیں زیادہ سنگین ہیں۔

امریکی ہیبت اور طاقت کا رعب زائل ہوگیا:

ان انیس فدا کاروں نے امریکی جڑواں میناروں پر جو ضرب کاری لگائی اس نے امریکہ کی عسکری طاقت اور ٹیکنالوجی کی ہیبت کا وہ بت گرا دیا جسے دنیا بھر میں پوجا جاتا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس قدر خوفناک ضرب کا امریکی قوم نے تصور تک نہ کیا تھا کیونکہ اس سے پہلے تک امریکہ کو ٹیکنالوجی اور عسکری طاقت کا ایک ناقابل تسخیر دیو سمجھا جاتا تھا۔ پس امت کے ان ابطال کا بے سروسامانی کے عالم میں اٹھنا اور اپنے مقابلے کی عظیم طاقت سے ٹکرا جانا اور اس کی اپنی سرزمین پر اس کو اتنی بڑی زک پہنچانا اس بات کی دلیل تھی کہ کلمہ توحید اور جذبہ جہاد کے سامنے ٹیکنالوجی کی مہارت اور عسکری ہیبت وعظمت کی کوئی اہمیّت نہیں ہوتی۔ اس حملے کا نتیجہ یہ نکلا کہ امت کے بے شمار نوجوانوں کے دلوں سے امریکہ اور اس کے حواریوں کی ہیبت اور عسکری طاقت کا خوف زائل ہوگیا۔ یہ خوف اور ہیبت راہ جہاد میں ان کے لیے ایک بہت بڑی رکاوٹ تھی جس کے دور ہونے کے بعد راہ جہاد اختیار کرنا ان کے لیے آسان ہوگیا۔

اور یہ وہ سب سے بڑی وجہ ہے جس کے باعث دل ودماغ کی جنگ لڑنے والوں کے ایک گروہ نے اذہان کو منتشر کرنے کے لیے سازشی نظریہ جنم دے کر اس مبارک حملہ کو امریکی یا یہودی سازش قرار دیا تاکہ مجاہدین سے یہ کریڈٹ چھین کر امت کو یہ باور کروایا جائے کہ یہ ساری کارروائی امریکی مدد کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ اور اس نظریہ کو فروغ دینے کے لیے جھوٹی کہانیاں گھڑی گئیں۔ حال یہ ہے کہ قائدین جہاد کے بار بار کے اعترافات کے باوجود نو سال گزر جانے پر بھی اب تک بہت سے اذہان اسی تشکیک میں مبتلا ہیں کہ یہ کارروائی مجاہدین کے بس کی بات نہیں تھی۔

اس سازشی نظریہ کا ابطال جہاں مجاہدین کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہیں بہت سے تحقیقی اداروں نے بھی اس کا خوب حق ادا کیا ہے۔ ملاحظہ کیجیے:

www.debunking911.com

امریکہ مجاہدین کے طے شدہ پلان کے مطابق جنگ کی دلدل میں پھنس کر اور غیر محفوظ ہو گیا:

یہ اللہ کی نصرت تھی کہ امریکہ نے جنگ کو دشمن کے علاقے میں لڑنے کا فیصلہ کیا تاکہ اس کا اپنا گھر محفوظ رہے۔ جب کہ یہ بعینہ وہی ردعمل تھا جس کی خواہش مجاہدین کر رہے تھے۔ شاید امریکی عظمت کے میناروں پر پڑنے والی ضرب کی شدت کا اثر اتنا تھا کہ زخم خوردہ سپر پاور یہ سوچنے ہی سے قاصر ہوگیا کہ اس جنگی کارروائی کے اثرات کیا ہوں گے؟ اب تک بیس ہزار امریکی فوجی عراق، افغانستان، یمن اور صومالیہ میں پھیلی جنگ کا ایندھن بن چکے ہیں، جب کہ زخمیوں، اپاہجوں اور ذہنی مریضوں کا کوئی شمار نہیں۔ پہاڑوں اور صحراؤں میں لڑی جانے والی اس جنگ میں امریکہ اب تک ۱۰ کھرب ڈالر جھونک چکا ہے، جس نے اس کو حالیہ معاشی بحران تک پہنچانے میں اصل کردار ادا کیا ہے۔ آج نو سال گزرنے پر بھی اسے اپنی فتح کی کوئی واضح صورت نظر نہیں آتی بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ جنگ کی تازہ صورتحال خصوصاً افغانستان میں اس کی یقینی شکست کی طرف نشاندہی کر رہی ہے جب کہ وہ اپنے آپ کو شکست کی ذلت سے بچانے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ دوسری طرف ''وار آن ٹیرر'' اور ''ہوم لینڈ سیکورٹی'' کے خدشات ظاہر کر کے دفاعی بجٹ مختص کرنے کے باوجود یہ سوال پہلے سے زیادہ سنجیدگی سے کیا جانے لگا ہے کہ کیا ریاست ہائے متحدہ امریکہ مجاہدین کے حملوں سے محفوظ ہوگئی؟ جب کہ سوال کا جواب یقیناً نفی میں ہے۔ مجاہدین کی جانب سے امریکہ اور اس کے حواریوں پر ہونے والے حملے اور حملوں کی متعدد کوششیں کرنا اس کا واضح اور بین ثبوت ہیں۔ آیئے ایسے بعض حملوں پر نظر ڈالتے چلیں:

۱۱ مارچ ۲۰۰۴ء کو سپین کے شہر میڈرڈ میں ریل گاڑیوں میں ہونے والے بم دھماکوں میں ۱۹۱ افراد ہلاک ہوئے۔ جس کی ذمہ داری 'ابوحفص المصری بریگیڈ' نے قبول کی۔ جب کہ ایک ماہ بعد ۳ اپریل کو سپینش سپیشل پولیس کے کئی اہلکار چند عرب مجاہدین کو گرفتار کرنے کی کوشش میں ایک فدائی حملے میں ہلاک ہوئے۔

۷ جولائی ۲۰۰۵ء کو برطانوی دارالحکومت لندن میں زیرزمین ریل گاڑیوں، اسٹیشنز اور ایک بس پر ۴ فدائی حملے ہوئے جن میں ۵۶ ہلاکتیں ہوئیں۔ ان حملوں کی ذمہ داری القاعدہ نے قبول کی اور حملوں میں شریک فدائین کی وڈیو وصیتیں السحاب میڈیا کی جانب سے نشر کی گئیں۔

اگست ۲۰۰۶ء میں برطانوی پولیس نے ۲۵ سے زائد افراد کو گرفتار کرنے کا دعوی کیا جو لندن کے ہیتھرو ائرپورٹ سے امریکہ اور کینیڈا جانے والی ۱۰ پروازوں کو دوران پرواز مائع بارودی مواد سے اڑانے کا منصوبہ بنا چکے تھے۔ اگر یہ منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچ جاتا تو امریکہ اور برطانیہ پر بیک وقت گہرے اثرات مرتب ہوتے۔

اس کے علاوہ امریکہ میں مقیم مسلمان شہریوں نے بھی مختلف واقعات میں امریکہ کے خلاف اپنے غم وغصہ کا اظہار اس طرح کیا کہ اپنی ذاتی پستول یا مشین گن سے امریکیوں کو نشانہ بنایا۔ ۲۰۰۷ء اور ۲۰۰۸ء میں ایسے دو مختلف واقعات رونما ہوئے، جن میں ایک بوسنیائی اور ایک افغان باشندہ نے فائرنگ کر کے متعدد امریکیوں کو ہلاک کر دیا۔ ٹرالی اسکوائر میں ہونے والی فائرنگ کے واقعہ کی تفصیلات وکی پیڈیا کے درج ذیل لنک پر ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

http://en.wikipedia.org/wiki/Trolley_Square_shooting

۱۷ ستمبر ۲۰۰۸ء کو پانچ فدائی مجاہدین کی ایک جماعت نے یمن کے شہر

31 جولائی: صوبہ ننگرھار.........علاقہ ہسکہ مائنہ.........مجاہدین کا ایک فوجی چوکی میزائلوں اور راکٹوں سے حملہ.........ایک کمانڈر سمیت 6 افغان فوجی ہلاک

صنعاء میں واقع امریکی سفارت خانے پر حملہ کیا اور سفارت خانے کی عمارت میں گھسنے کی کوشش کی جہاں مجاہدین اور مرتدین کے درمیان ایک خونریز معرکہ ہوا جس میں درجنوں اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے جب کہ پانچوں مجاہدین نے جام شہادت نوش کیا۔ یہ امریکی سفارت خانے پر ہونے والا اسی سال دوسرا حملہ تھا۔ اس سے چھ ماہ پہلے مارچ ۲۰۰۸ء میں مجاہدین نے اس سفارت خانے پر مارٹر برسا کر سے حملہ کیا تھا۔

۶ نومبر ۲۰۰۹ء کو میجر حسن نضال فک اللہ اسرہ نے امریکی بیس فورٹ ہڈ میں افغانستان روانگی کے لیے تیار امریکی فوجیوں پر دوران تربیت دو مشین گنوں سے فائرنگ کر دی جس سے ۱۳ فوجی ہلاک اور ۳۱ زخمی ہو گئے۔ یہ نائن الیون کے بعد امریکی سرزمین پر لگنے والا سب سے گہرا گھاؤ تھا۔ میجر حسن نضال کے مشہور یمنی مجاہد عالم دین شیخ انور العولقیؒ سے روابط تھے۔ جس کے بعد امریکہ نے شیخ انور کے سر کی قیمت مقرر کر دی۔ شیخ انور گزشتہ سال یمن میں ڈرون حملے میں جام شہادت نوش کر گئے۔

۲۰۰۹ء میں عین کرسمس کے موقع پر ایمسٹرڈیم سے امریکی شہر ڈیٹرائیٹ جانے والی ایک پرواز سے ایک نائیجیرین مجاہد عمر فاروق المطلب کو گرفتار کیا گیا۔ جنہوں نے جہاز کو بارود سے اڑانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن بارود کا کیمیکل ناقص ہونے کے سبب دھماکہ صحیح طرح نہ ہو سکا اور یہ کارروائی کامیاب نہ ہو سکی۔ لیکن اس نے گہرے اور دوررس اثرات مرتب کیے۔ یاد رہے کہ ایسے بارود فدائی مجاہد عموماً خود گھروں میں تیار کرتے ہیں جس میں بارود ناقص رہ جانے کا امکان بہت ہوتا ہے۔

۲ مئی ۲۰۱۰ کو امریکی شہر نیویارک کے معروف ترین علاقے ٹائم اسکوائر میں ایک مشکوک گاڑی دیکھے جانے کے بعد پولیس نے علاقے کو فوراً خالی کروا کر گاڑی کی تلاشی لی تو اس سے بھاری مقدار میں بارود برآمد ہوا جو پھٹنے کے قریب تھا۔ اگر وہ پھٹ جاتا تو بڑے پیمانے پر تباہی پھیلاتا۔ چند روز بعد ایک پاکستانی امریکی شہری فیصل شہزاد کو گرفتار کیا گیا جس نے اس کارروائی کو انجام دینے کی کوشش کی تھی۔ بعد ازاں تحریک طالبان پاکستان نے فیصل شہزاد کی ویڈیو بھی جاری کی جو انگریزی میں کہہ رہے تھے کہ ''میں ٹائم اسکوائر کا حملہ مظلوم مسلمانوں کو خوش کرنے کے لیے کر رہا ہوں، جہاد اسلام کا نمایاں رکن ہے اور جہاد ہی کے ذریعے مسلمانوں کو عزت مل سکتی ہے اور افغانستان کے جہاد نے مسلمانوں کو عزت کا یہ راستہ دکھایا ہے''۔

ان حملوں اور ان کوششوں سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ امریکہ کو ان کی سرزمین پر نشانہ بنانا آج بھی مجاہدین کی حکمت عملی کا حصہ ہے۔ اگرچہ بعض حملے بوجوہ پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکے لیکن اس تفصیل سے یہ حقیقت آشکار ہو جاتی ہے کہ مجاہدین کے پاس اب بھی دشمن کو اس کے گھر اور گھر کے باہر نشانہ بنانے کی صلاحیت موجود ہے اور مجاہدین مستقل اس کی کوششیں کرتے رہے ہیں۔ اگر اللہ کی نصرت ساتھ ہو تو امریکہ پر آج بھی ۹/۱۱ جیسے یا اس سے بھی تباہ کن حملے ہو سکتے ہیں۔

کفر اور اسلام کی تقسیم:

گیارہ ستمبر کے حملوں کے فوراً بعد بش نے جو تقریر کی اس میں پوری دنیا اور بالخصوص عالم اسلام کو مخاطب کر کے کہا کہ اب ہر کوئی اپنے بارے میں فیصلہ کر لے آیا وہ ''ہمارے ساتھ ہے'' یا ''دہشت گردوں کے ساتھ''۔ یعنی دوسرے الفاظ میں وہ عالم کفر کا ساتھ دے گا یا مجاہدین اسلام کا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ منافقین جو عرصے سے اپنے دل میں کفر چھپائے بیٹھے تھے اور دین اسلام سے زیادہ دنیا کی زندگی کو پسند کرتے تھے ان کا نفاق ظاہر ہو گیا۔ چنانچہ گیارہ ستمبر کے بعد دنیا واضح طور پر دو حصوں میں تقسیم ہو گئی اور اس تقسیم نے مسلم معاشروں میں حکمران طبقوں اور افواج کے کفر اور ارتداد کو واضح کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ مجاہدین کے حلقوں میں گیارہ ستمبر کو ''یوم تفریق'' کا نام دیا جانے لگا۔

مسند احمد، مستدرک حاکم اور ابی داود میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک طویل حدیث بیان ہوئی جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> ''لوگ دو خیموں میں بٹ جائیں گے، ایک خیمہ ایمان والوں کا جس میں بالکل نفاق نہیں ہوگا اور دوسرا خیمہ نفاق والوں کا جس میں ذرہ برابر ایمان نہیں ہوگا، جب یہ تقسیم ہو جائے تو بس دجال کا انتظار کرنا کہ آج آئے یا کل آئے''۔

اس معرکہ کے بعد حکمرانوں نے برملا کفریہ افعال کا ارتکاب کیا۔ نام نہاد مسلم افواج نے کفار کے اشاروں پر مسلمانوں کا قتل عام کر کے کھلم کھلا دین سے ارتداد اختیار کیا۔ ان مرتد افواج نے اس دس سالہ جنگ میں جو کارنامے انجام دیے اس نے انہیں زر پرستی، وطن پرستی اور نفس پرستی میں کمال درجہ پر پہنچا دیا۔ شریعت کی مخالفت میں یہ سب ایک ہو گئے اور ان سب کی گندگی اور غلاظت ابل کر باہر آ گئی۔ جب کہ دوسری طرف اسلام سے سچّی محبت کرنے والوں نے مجاہدین اسلام کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا۔ اور اللہ کی رضا کے طالب، جنت کے خریدار، اسلام اور اہل اسلام کے لیے قربانیاں دینے والے مجاہدین اوروں سے ممیّز ہو گئے اور جانیں بچا کر رکھنے والے ان سے الگ ہو گئے یہاں تک کہ مسلمانوں نے دیکھ لیا کہ کون ان میں سے ہے اور کون غیروں میں سے ہے۔ اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ کفر و اسلام کے درمیان یہ خط اسی معرکہ گیارہ ستمبر نے کھینچا تھا اور صرف چند برسوں میں ہمیں دوست اور دشمن کی پہچان کروا دی ورنہ یہ پہچان شاید مسلمانوں میں پیدا نہ ہو سکتی۔

مَّا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّى يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَاءُ فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَإِن تُؤْمِنُوا

31 جولائی: صوبہ غزنی.........ضلع دہ یک.........بارودی سرنگ دھماکہ.........6 افغان فوجی مردار

وَتَتَّقُواْ فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيْمٌ(آل عمران : ١٧٩)

''اللہ مسلمانوں کواس حالت پر رکھنا نہیں چاہتا جس پر اب تم ہو جب تک کہ ناپاک کو پاک سے جدا نہ کردے اور اللہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ تمہیں غیب پر مطلع کردے لیکن اللہ اپنے رسولوں میں جسے چاہے چن لیتا ہے سو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لیے بہت بڑا اجر ہے''۔

فائدہ:

یعنی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جماعت کو اس حال میں دیکھنا پسند نہیں کرتے کہ ان کے درمیان سچے اہل ایمان اور منافق خلط ملط رہیں۔ مومن اور منافق میں تمیز کرنے کے لیے اللہ کا یہ طریقہ نہیں کہ غیب سے مسلمانوں کو دلوں کا حال بتادے کہ فلاں مومن ہے اور فلاں منافق، بلکہ اللہ کے حکم سے امتحان کے ایسے مواقع پیش آتے ہیں جن کے تجربے سے مومن اور منافق کا حال کھل جاتا ہے۔

عالمی کفر کے مقابلے پر عالمی جہادی بیداری کی تحریک:

مجاہدین نے ان حملوں سے پہلے خصوصاً عرب دنیا میں خفیہ انداز سے مسلمانوں کی رائے عامہ معلوم کرنے کا انتظام کیا تھا تاکہ مخلص مسلمانوں میں جہادی بیداری کے آثار کا اندازہ لگایا جائے اور کسی مناسب موقع تک اس کارروائی کو ملتوی کیا جائے۔الحمدللہ اس اعتبار سے گیارہ ستمبر کے حملے کے نتائج مجاہدین کی توقع کے عین مطابق تھے۔ان حملوں نے امت پر یہ واضح کردیا کہ کفر کے غلبے سے نجات اور اللہ کی زمین پر اللہ کے دین کا نفاذ صرف جہاد فی سبیل اللہ ہی کے ذریعے ممکن ہے اور یہی رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔اس کے علاوہ تمام وہ طریقے جنہیں ''پرامن جمہوری جدوجہد'' کا نام دیا جائے یا بغیر جہاد کے دعوت وتبلیغ کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ اس حملہ نے مسلمانوں کو ''جہاد فی سبیل اللہ'' کی دین میں اہمیّت اور اس کا مقام یاد دلا دیا۔

یہ ان حملوں ہی کی برکات تھیں کہ اس کے بعد ہزار ہا نوجوان قافلہ جہاد میں شامل ہوئے۔کفر کے عالم گیر تسلط، سخت ترین رکاوٹوں اور حالات کی ناموافقت کے باوجود اتنی بڑی تعداد میں مجاہدین کا تیار ہونا اور ہزاروں شہادتوں اور ہزاروں گرفتاریوں کے بعد بھی مستقل شریک جہاد رہنا ایک انتہائی حیرت انگیز امر ہے جو اللہ کی نصرت کی واضح دلیل ہے۔اگرچہ یہ تعداد اب بھی عددی اعتبار سے عالمی کفر کے مقابلے میں کچھ نہیں، لیکن ان مجاہدین کی پیش قدمی دیکھ کر مخلص مسلمانوں کو یقین ہوتا جارہا ہے کہ صدیوں کی غلامی اور طاغوتی طاقتوں کے پنجے سے رہائی صرف جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے ہی ممکن ہے۔مسلمان دیکھ چکے ہیں کہ کفار کی عددی برتری، ان کا اسلحہ اور ٹیکنالوجی اور ان کی نام نہاد مادی اور اقتصادی برتری بھی مجاہدین کے بڑھتے قدم نہیں روک سکی ہے۔عالمی منظرنامہ پر اس صورتحال کو ہم ''عالمی جہادی تحریک'' یا ''عالمی جہادی بیداری'' کا عنوان دیتے ہیں۔آج تقریباً ہر اسلامی خطے میں عالمی جہادی تحریک کے اثرات نظر آتے ہیں جب کہ بعض خطوں میں یہ تحریکیں اپنی جڑیں مضبوط کرچکی ہیں اور بعض مقامات پر امارت اسلامیہ کی ابتدائی بنیادیں بھی رکھی جاچکی ہیں۔وللہ الحمد۔

جہاد کے شرعی مقاصد کی تکمیل :

ان حملوں کے منصوبہ ساز مجاہدین یہ مقصد خاص بھی رکھتے تھے کہ وہ جہادی تحریکیں جو طاغوت کے زیرسایہ قتال کررہی ہیں اور اس وقت تک کسی سرزمین جہاد پر قتال کے لیے تیار اور آمادہ نہیں ہوتیں جب تک کہ انہیں طاغوتی آلہ کاروں کی پشت پناہی یا اجازت حاصل نہ ہو ان کی غلطی کو واضح کیا جائے۔اسی طرح تمام عالم اسلام میں ایسے مجاہدین کو یہ سمجھایا جائے کہ وطنی عصبیت کی بنیاد پر اور طاغوت کے حواریوں کے زیرسایہ کیا جانے والا قتال اسلام اور مسلمانوں کے کسی کام کا نہیں۔ جہاد فی سبیل اللہ صرف وہی ہے جو خالصتاً اللہ کی رضا کے لیے اور دین اسلام کے غلبے کے لیے کیا جائے۔ان کی اس دعوت وفکر کو دیکھ کر طاغوت کے پجاریوں نے عالمی جہادی تحریک کو اغوا کرنے کی بہت کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان موحد مجاہدین کو ان کی سازشوں سے محفوظ رکھا۔ بلکہ اس ربانی دعوت کا اثر یہ نکلا کہ بہت سے نوجوانوں نے اُن کے زیرسایہ چلنے والی جہادی تحریکوں سے اپنا دامن چھڑا کر عالمی جہاد میں شمولیت اختیار کرلی۔

چنانچہ اس کے بعد جہاد کے مقاصد یعنی ''اعلائے کلمۃ اللہ'' اور ''خلافت علیٰ منہاج النبوۃ'' کے قیام کے موضوعات علمی مباحث کے عنوانات بن گئے اور لاکھوں مسلمانوں پر ان کے قیام کا نبوی منہج واضح ہوگیا۔مجاہدین ان حملوں سے پہلے ان موضوعات پر کلام کرتے آئے ہیں لیکن یہ مباحث اتنے بڑے پیمانے پر امت کے درمیان جگہ نہ بنا سکے تھے۔ان حملوں کے بعد جب دنیا کفر واسلام کے دو خیموں میں بٹ گئی اور منافقین نے کھلم کھلا کفر کا ساتھ دینا شروع کیا تو جہاد کے شرعی مقاصد کو سمجھنا مخلص اہل ایمان کے لیے آسان ہوگیا۔

☆☆☆☆☆

31 جولائی:صوبہ کنڑ..........افغان فوج کی چیک پوسٹوں میں مجاہدین کے حملے..........درجنوں افغان فوجی ہلاک اور زخمی

معرکۂ گیارہ ستمبر کی کہانی......شیخ اسامہؒ کی زبانی

معرکہ گیارہ ستمبر کے بعد شیخ اسامہؒ کے پہلے انٹرویو سے اقتباس۔ شیخ رحمہ اللہ نے یہ انٹرویو معروف عرب صحافی تیسیر علوانی کو دیا۔ اس انٹرویو میں شیخ رحمہ اللہ نے گیارہ ستمبر کے معرکے کے نتیجے میں ہونے والے امریکی نقصانات مفصل ذکر کیا اور مجاہدین کی اس کامیاب ترین کارروائی کے ہمہ جہت فوائد کو بیان کیا۔

میں سمجھتا ہوں کہ گیارہ ستمبر، بروز منگل نیویارک اور واشنگٹن میں جو واقعات رونما ہوئے' یہ ہر لحاظ سے کامیاب کارروائی ہے۔ اور اس کے نتیجے میں کفر کو پہنچنے والے نقصانات ابھی تک جاری ہیں۔ جڑواں برجوں (ٹوِن ٹاورز) کا گرنا از خود ایک انتہائی عظیم واقعہ ہے چہ جائیکہ اُس کے بعد رونما ہونے والے واقعات! ہم اقتصادی نقصانات کے بارے میں بات کرتے ہیں، جو ابھی تک مسلسل جاری ہیں'۔ اُن کے اپنے اعتراف کے مطابق وال اسٹریٹ مارکیٹ میں خسارے کی شرح ۱۶ فی صد تک بڑھ گئی ہے' اور اُنہی کے ذرائع کے مطابق یہ ایک ریکارڈ خسارہ ہے، جو اس سے پہلے مارکیٹ کی ۲۳۰ سالہ تاریخ میں کبھی بھی رونما نہیں ہوا۔ اِس مارکیٹ میں گردش کرنے والا اصل زر ۴ ٹریلین ڈالر تک پہنچا ہوا ہے۔ اگر ہم خسارے کا حجم معلوم کرنے کے لیے ۴ ٹریلین ڈالر کا ۱۶ فیصد نکالیں' تو یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل سے ۶۴۰ بلین ڈالر تک پہنچتا ہے۔ یہ رقم سوڈان جیسے ملک کے ۶۴۰ سال کے بجٹ کے مساوی ہے۔ امریکیوں نے اللہ کے فضل سے یہ نقصان اُس حملے کے نتیجے میں اُٹھایا جو اللہ کی توفیق سے ایک گھنٹے میں مکمل ہو گیا۔

امریکہ کی یومیہ قومی آمدن ۲۰ بلین ہے اور (حملے کے بعد) پہلے ہفتے اُنہوں نے نفسیاتی صدمے سے دوچار ہونے کی وجہ سے قطعاً کوئی کام نہ کیا۔ اُن میں سے ایسے بھی ہیں جو آج دن تک دہشت اور صدمے کی وجہ سے کام پر نہیں جا رہے۔ اگر آپ ۲۰ بلین ڈالر کو ایک ہفتے سے ضرب دیں تو ۱۴۰ بلین ڈالر بنتے ہیں۔ اصل میں یہ رقم اِس سے بھی زیادہ ہے، پھر اِسے ۶۴۰ بلین میں جمع کر دیں تو کتنے ہو گئے؟ ہم نے تقریباً ۸۰۰ بلین ڈالر مالیت کے خسارے سے امریکہ کو دوچار کیا۔ اس کے علاوہ تباہ ہونے والی عمارتوں اور تعمیرات کا خسارہ ۳۰ بلین ڈالر سے زیادہ ہے۔ مزید برآں امریکی ایئر لائن کمپنیوں نے اپنے ایک لاکھ ستر ہزار سے زائد ملازمین کو فارغ کیا۔ یہ کمپنیاں یہ سامان بردار (کارگو) اور مسافر بردار (کمرشل) دونوں اقسام پر مشتمل ہیں۔

امریکی تجزیہ نگار اپنی تحریروں میں یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہیں کہ...... اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل سے...... گیارہ ستمبر کے معرکے کے بعد امریکی عوام میں سے ۷۰ فی صد آج دن تک ڈپریشن اور نفسیاتی اضطراب سے دوچار ہیں۔ مشہور امریکی ہوٹل کمپنیوں میں سے ایک کمپنی انٹر کانٹی نینٹل نے بیس ہزار ملازمین کو برخاست کیا۔ اِن نقصانات کی بہتات اور کثرت کی وجہ سے اِن کا صحیح اور مکمل مالی تخمینہ لگانا کسی کے بس میں نہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل سے اِن نقصانات میں بتدریج اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ بس دیکھتے رہیے یہ رقم کم از کم ایک ٹریلین ڈالر سے اوپر جائے گی۔ ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ اِن مبارک اور کامیاب حملوں میں جان دینے والے بھائیوں کو شہدا میں قبول فرمائے اور اُنہیں فردوسِ اعلیٰ عطا فرمائے۔

اِس کارروائی کے اور بھی بہت سے انتہائی اہم اثرات مرتب ہوئے ہیں' جو ٹاورز کے گرنے سے بھی زیادہ اہم ہیں۔ اور وہ یہ مغربی تہذیب ......امریکہ جس کا سردار ہے......کی اقدار منہدم ہو گئی ہیں اور وہ بلند و بانگ اخلاقی بُرج زمین بوس ہو گئے ہیں جو آزادی، انسانی حقوق اور انسانیت کی باتیں کرتے ہیں......سب خاک بن کر بکھر گئے ہیں۔ یہ حقیقت اُس وقت پوری طرح منکشف ہوئی جب امریکہ نے میڈیا ایجنسیوں کو ہمارا چند منٹ پر مبنی موقف نشر کرنے سے منع کر دیا۔ اُنہیں خطرہ تھا کہ اب امریکی عوام کے سامنے حقیقت واضح ہونا شروع ہو گئی ہے اور ہم درحقیقت اُن معنوں میں دہشت گرد نہیں ہیں جن معنوں میں وہ ہمیں ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم پر فلسطین، عراق، لبنان، سوڈان، صومالیہ، کشمیر، فلپائن، اور ہر جگہ ظلم ڈھایا جا رہا ہے' تو یہ امت کے بیٹوں کی طرف سے امریکی حکومت کی اس جارحیت کا ردِ عمل ہے۔

لہٰذا امریکیوں نے ذرائع ابلاغ پر پابندی کا جو اعلان کیا اُس وقت اُن کی آزادیِ اظہار رائے اور اِن جیسے تمام امور پر مبنی دعووں کی قلعی کھل گئی۔ امریکہ میں آزادی اور انسانی حقوق کے علم بردار چکی کے دو پاٹوں کے درمیان آ چکے ہیں۔ امریکی حکومت اپنی عوام کو دہکتی ہوئی جہنم میں دھکیل دے گی اور مغرب بھی گھٹن زدہ زندگی میں داخل ہو جائے گا' کیونکہ ان کی قیادتیں آپس میں گہرے روابط اور تعلقات رکھتی ہیں اور وہ صیہونی لابی کے اثر و نفوذ کے تحت اسرائیل ......جو ہمارے بیٹوں اور بچوں کو ناحق قتل کر رہا ہے......کے مفادات کی حفاظت پر مامور ہیں تا کہ وہ اپنے اقتدار کو طول دے سکیں۔

ان واقعات نے دنیا بھر میں جاری امریکی دہشت گردی کو بھی پوری طرح واضح کر دیا ہے۔ اسی لیے بش نے واضح طور پر کہہ دیا کہ دنیا میں صرف دو ہی قسم کے لوگ ہو سکتے ہیں: ایک جو بُش اور اُس کا ساتھ دینے والے ہیں اور دوسرے جو بُش حکومت کے

کیم اگست: صوبہ قندھار......نادا میں............بارودی سرنگ دھماکہ............7 صلیبی فوجی ہلاک اور زخمی

ساتھ عالمی صلیبیت کا ساتھ نہیں دیتے ......یہی لوگ لامحالہ دہشت گردوں کے ساتھ ہیں۔تو اِس امریکی دہشت گردی سے زیادہ واضح اور کون سی دہشت گردی ہے؟ لہٰذا ایسے بہت سے کمزور ممالک امریکی دہشت گردی میں اُس کا ساتھ دینے پر مجبور ہو گئے۔اُنہوں نے بش کی چاپلوسی کرنے میں ہی عافیت جانی اور یہ کہنے پر بھی مجبور ہو گئے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔یہ ممالک خوب اچھی طرح جانتے تھے کہ مجاہدین اپنے مظلوم بھائیوں اور مقدس مقامات کا دفاع کر رہے ہیں۔دنیا بھر کے تمام حکمران......چاہے مغربی ہوں یا مشرقی......اعلانات کر رہے ہیں کہ دہشت گردی کی بنیادی جڑوں اور مشکلات کا حل ہونا بہت ضروری ہے۔یہ مشکلات ہیں کیا؟ سب سے پہلے تو فلسطین کا مسئلہ۔اِس کا مطلب ہے کہ اُن کے نزدیک بھی ہم صحیح موقف اختیار کیے ہوئے ہیں۔لیکن امریکہ کے خوف سے وہ حکمران یہ نہ کہہ سکے کہ صحیح موقف رکھنے والے لوگ ہیں۔اب ہمارے بارے میں کہتے ہیں کہ ہم دہشت گرد ہیں لیکن ساتھ ہی کہتے ہیں کہ مسئلہ فلسطین حل کرو۔

اِن حملوں اور اِن کے بعد کے اثرات کی بنیاد پر بُش اور بلیئر متحرک ہوئے اور اُنہوں نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ فلسطین کے لیے ایک مستقل ریاست قائم کی جائے......سبحان اللہ!......اتنے عشروں سے یہ وقت نہ آیا اور اب اِن حملوں کے بعد آ گیا؟ بس وہ حملے کی زبان اور قتل کی زبان کے علاوہ کوئی زبان نہیں سمجھتے۔جس طرح وہ ہمیں قتل کرتے ہیں تو ہمیں بھی اُنہیں قتل کرنا چاہیے حتیٰ کہ طاقت کا ایک توازن قائم ہو جائے۔یہ پہلی بار ہوا ہے کہ مسلمانوں اور امریکیوں کے مابین طاقت کا پیمانہ توازن کے قریب پہنچا ہے......امریکی حکمران ہمارے ساتھ جو جی چاہتا تھا کرتے تھے اور اُن کے ستم پر شور کرنے اور رونے کی بھی اجازت نہیں ہوتی۔مسلمانوں کے لیے تباہی برپا کی جاتی تھی اور پھر قانا (لبنان، ۱۹۹۶ء) کی خوں ریزی کے بعد کلنٹن نے پوری ڈھٹائی سے کہا کہ یہ ’اسرائیل‘ کا حق ہے کہ وہ اپنا دفاع کرے اور حتیٰ کہ اسرائیل کو زبانی طور پر بھی ملامت نہیں کی گئی۔جب نئے صدر بُش اور وزیر خارجہ کولن پاول نے حکومت سنبھالتے ہی اسرائیل کا دورہ کیا تو اُنہوں نے کہا کہ ہم اپنا سفارت خانہ تل ابیب سے قدس (یروشلم) منتقل کر دیں گے اور قدس ہمیشہ کے لیے ’اسرائیل‘ کا دارالحکومت رہے گا، کانگرس اور سینیٹ اراکین نے اس موقع پر تالیاں بجائیں۔یہ ایسی منافقت ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی منافقت نہیں ہے، یہ واضح اور صریح ظلم ہے۔یہ اُس وقت تک نہیں سمجھتے جب تک تلوار آ کر اُن کے سروں پر نہ آ جائے۔اب الحمدللہ یہ جنگ امریکہ کے اندر منتقل ہو گئی ہے اور ہم باذن اللہ اِس کو جاری رکھنے کی کوشش کریں گے تاوقتیکہ کامیابی حاصل ہو جائے یا پھر ہم اس راستے میں اپنی جان اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کر دیں۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: عیدالفطر کے موقع پر حضرت امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد (نصرہ اللہ) کا پیغام

۳۶۔اسی طرح امارتِ اسلامیہ عالمی برادری، انسانی حقوق کی تنظیموں، دنیا بھر کی عوام، انصاف پسند سیاستدانوں، لکھاریوں اور ذرائع ابلاغ کے نمائندوں سے توقع رکھتی ہے کہ انسانی ہمدردی کے ناطے افغان عوام کی آزادی وخودمختاری کی اس جدوجہد میں امارت اسلامیہ کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعاون کرنے میں بخل سے کام نہیں لیں گے۔

حقوقِ انسانی کے بین الاقوامی اداروں سے ہمارا مطالبہ:

۳۷۔ہم انسانی حقوق کے تحفظ کے نام پر قائم بین الاقوامی اداروں سے کہتے ہیں کہ صرف غیرملکی قوتوں کی بیان بازیوں اور مغربی ذرائع ابلاغ کی رپورٹوں پر اکتفا نہ کریں۔ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ زمینی حقائق کا ادراک کریں۔ہماری خواہش ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔اندھا دھند امریکی بم باریوں سے ہونے والے عام شہریوں کا قتل عام، رات کی تاریکی میں گھروں پر دھاوے بولنا،، بچوں اور عورتوں پر خوں خوار کتے چھوڑنا، مردہ اجسام پر پیشاب کرنا، جیلوں اور قید خانوں میں بندقیدیوں کو تشدد کا نشانہ بنانا اور فوج، پولیس اور مقامی ملیشیا کی جانب سے عورتوں کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا جانا اور عام لوگوں کے اموال و اثاثہ جات کو درپیش خطرات، کیا ان سب جرائم کا وقوع اور ارتکاب کسی سے ڈھکا چھپا ہے؟

آخر میں ایک مرتبہ پھر میں اپنی ایمان والی افغان قوم اور ساری دنیا کے مسلمانوں کو عیدالفطر کے ان خوش کن لحات میں مبارک باد پیش کرتا ہوں۔اور میری اللہ کے حضور دعا ہے کہ مسلمانوں کو سعادتِ دارین اور دشمنوں پر فتح نصیب فرمائے۔

اور میں مال دار اور خوش حال مسلمانوں سے امید رکھتا ہوں کہ وہ عید کی خوشیوں میں شہدا کے اہل خانہ اور ان کی آل اولاد کو ہرگز نہیں بھولیں گے جو اپنے والدین کے سایے سے محروم ہو گئے ہیں۔اور ان کے لیے (خوشیوں کا) ویسا ہی اہتمام کریں گے جیسا کہ اپنے بچوں کے لیے کرتے ہیں۔اور اپنے مالی اور اخلاقی تعاون سے ان کا اکرام کریں گے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خادم اسلام

(امیر المومنین) ملا محمد عمر مجاہد

۲۸/۹/۱۴۳۳ھ

۱۶/۸/۲۰۱۲م

☆☆☆☆☆

یکم اگست: صوبہ قندھار............ضلع ظہاری............بارودی سرنگ دھماکہ............2 صلیبی فوج ہلاک اور متعدد زخمی

معرکہ گیارہ ستمبر......مغرب میں بڑھتی ہوئی قبولیتِ اسلام کا اہم سبب

سلسبیل مجاہد

گیارہ ستمبر کے مبارک حملوں نے امریکہ میں جو تباہی مچائی اس نے امریکیوں کے دلوں میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت اور غصہ بھر دیا۔لیکن سبحان اللہ یہی وہ گھڑی تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دل اسلام کے لیے کھول دیے۔ لاکھوں امریکیوں میں اسلام اور اہل اسلام کے متعلّق حقیقت جاننے کے لیے تحقیقی رجحان پیدا ہوا۔ قرآن مجید کے انگریزی تراجم کو گیارہ ستمبر کے بعد سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتابوں میں سرفہرست شمار کیا گیا۔لوگوں نے تحقیقی ذہن کے ساتھ اسلام اور قرآن مجید کا مطالعہ کیا جس کے بعد ایک محتاط اندازے کے مطابق سال ۲۰۰۱ء کے آخری تین ماہ یعنی اکتوبر،نومبر اور دسمبر میں چونتیس ہزار امریکیوں نے اسلام قبول کیا۔ یہ کسی ایک سال میں امریکہ میں اسلام قبول کرنے والوں کی سب سے بڑی تعداد تھی جس کی مثال اس سے پہلے کی تاریخ میں کبھی نہیں ملتی۔ سال ۲۰۰۱ء کے بعد بھی امریکہ اور یورپ میں اسلام قبول کرنے والوں کی سالانہ تعداد گیارہ ستمبر کے مبارک معرکوں سے پہلے کی تعداد سے کئی گنا زیادہ ہے۔

اس حوالے سے بعض مفید معلومات درج ذیل لنک میں پڑھی جا سکتی ہیں :

http://www.riseofislam.com/islam_in_america_02.html

اگر آپ گوگل پر گیارہ ستمبر کے بعد اسلام لانے والے نومسلموں کے واقعات اور انٹرویو تلاش کریں تو معلوم ہوگا کہ امریکہ میں نومسلموں کی اکثریت اس بات کا برملا اعتراف کرتی ہے کہ انہیں اسلام کی ہدایت معرکہ گیارہ ستمبر کے بعد ملی ہے۔

اینجیلا کولنس، جو حملے کے وقت فوکس نیوز کی رپورٹر تھیں کہتی ہیں کہ

’’میرے خاندان کے بہت سے لوگ اس حملے میں مارے گئے۔لیکن میرا دل اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا۔ کیونکہ حملے کے بعد میں نے اسلام کا مطالعہ یہ سوچ کر شروع کیا تا کہ جان سکوں کہ میڈیا میں پیش کیے جانے والے اسلام اور حقیقی اسلام میں کیا فرق ہے؟ اس مطالعہ کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ میں پوری زندگی کی سچ کی تلاش میں بھٹکتی رہی ہوں،اور جس سچ کی مجھے پیاس تھی وہ مجھے مل گیا ہے۔اسلام کی ہدایت نے میری پیاسی روح تک کو سیراب کر دیا‘‘۔

ایرن نکولس کہتے ہیں کہ

’’اس وقت میری عمر صرف ۷ا سال تھی اور اسلام کے خلاف نفرت اور تشدد کی جو لہر نائن الیون سے میرے دل میں پیدا ہوئی اس نے مجھے مجبُور کیا کہ میں اسلام کا مطالعہ کروں۔اور اس مطالعہ کے بعد میں اسلام لانے پر مجبُور ہو گیا‘‘۔

http://canadianmuhaajir.wordpress.com/2007/08/04/convert-finds-peace-in-islam-after-911

امریکہ میں مختلف مساجد کے ائمہ کہتے ہیں کہ ۱۱ ستمبر کے بعد امریکی اسلام کے بارے میں جاننے کے لیے جوق در جوق مسجدوں کا رخ کرتے اور ہم سے ملاقاتیں کرتے رہے۔بعض اوقات لوگوں کی تعداد اتنی بڑھ جاتی کہ ہمیں بڑی بڑی کانفرنسیں بھی منعقد کرنی پڑتیں۔

پینٹا گون کی جانب سے ریلیز کی گئی ایک ویڈیو ٹیپ کے مطابق صرف ہالینڈ میں ۱۱ ستمبر کے بعد اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد اتنی ہے کہ جو گزشتہ ۱۱ سالوں کے مقابلے میں بھی دگنی ہے۔وہاں کے اسلامک سینٹرز کا کہنا ہے کہ ہم اسلامی کتابوں کے حوالے سے لوگوں کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں کیونکہ ساری کتابیں کثیر تعداد میں ہاتھوں ہاتھ بِک گئیں۔‘‘

ٹی فینی اور مس پورٹ مین نامی خواتین کا کہنا ہے کہ’’ بجائے اس کے کہ ہم اسلام سے دور بھاگتے ہمیں محسوس ہوتا تھا کہ ہمارے دل اسلام کی طرف کھنچے چلے جا رہے ہیں‘‘۔تاریخ میں ہمیشہ ہی ایسا ہوا ہے کہ جتنا اسلام کو دبایا گیا اللہ نے اس کے رتبے کو اتنا ہی بلند کیا۔ایسا ہی اس وقت بھی ہوا تھا جب کہ بوسنیا میں سرب درندوں نے مسلمانوں کی لاشوں کے ڈھیر لگا دیے تھے تو لاکھوں کی تعداد میں عیسائی اسلام کی تعلیمات کی طرف راغب ہوئے اور کثیر تعداد نے اسلام کو بطور دین اختیار کیا۔

اسلام قبول کرنے والوں کی یہ تعداد اور اسلام کی مقبولیت اتنی قابل ذکر تھی کہ امریکی میڈیا باوجود اپنی اسلام دشمنی اور اسلام کے حوالے سے منفی رپورٹیں نشر کرنے کے اس بات کا ذکر اپنی خبروں اور اخبارات میں کرنے پر مجبُور ہو گیا۔سی این این کی رپورٹ کے مطابق ۱۱ ستمبر کے مبارک حملوں کے بعد ۵.۱ ملین افراد نے اسلام قبول کیا۔حال ہی میں کیے گئے ایک سروے مطابق ۱۱ ستمبر کے بعد امریکہ میں ۶۷ فیصد مسلمانوں کا اضافہ ہوا ہے۔اعداد وشمار کے مطابق گذشتہ دس سالوں کے دوران ۲ ملین سے ۶.۲ ملین تک مسلمانوں کا اضافہ ہوا ہے۔

احساس کمتری کے مارے وہ افراد جو کافروں اور مشرکوں سے متاثر ہوتے ہیں ان کی زبانیں ۱۱ ستمبر کے مبارک حملوں کے خلاف زہر اگلتے نہیں رکتی ان ناقص العقل لوگوں کی رائے کے برعکس حقیقت یہ ہے کہ اسلام ان مبارک حملوں کے بعد زیادہ (بقیہ صفحہ ۵۰ پر)

2اگست :صوبہ پکتیکا............ضلع سروبی............مجاہدین کا افغان فوجی قافلے پر حملہ............9 افغان فوجی ہلاک

خالد شیخ محمد......امت مسلمہ کا بطلِ عظیم

عبید الرحمٰن زبیر

خالد شیخ محمد(فک اللہ اسرہ) کا شماراُن ابطال امت میں ہوتا ہے جن پر امت کو واقعتاً فخر کرنے کا حق ہے۔دنیا بھر کی طاغوتی قوتوں کے سردار امریکہ پر پے در پے ضربیں لگانے اور اُسے ناکوں چنے چبوانے کا جو کام اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے اِس بندے سے لیا' وہ تاریخ کا حصّہ ہے۔یہ خالد شیخ محمد کا ہی خاصہ ہے کہ اُنہوں نے اللہ کی توفیق سے طاغوتِ اکبر امریکہ کے سرِ غرور کو اُس کی اپنی سرزمین میں بھی خاک آلود کیا اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے اُس کے اہداف کو بھی کامیابی سے نشانہ بنا کر اُس کی شکست و ریخت کی بنیاد ڈالنے میں اہم کردار ادا کیا۔امت کا ایک ایسا قابل قدر سپوت کہ جس نے ناز و نعم میں آنکھ کھولی،لڑکپن اور جوانی کے ایام انتہائی آسودگی میں بسر کیے،مروجہ تعلیمی میدان میں نمایاں مقام حاصل کیا لیکن اُس کی فطرتِ سلیم اوائل عمری ہی سے شیطانی تہذیب کی تباہ کاریوں سے محفوظ و مامون رہی اور وہ شعوری زندگی کی ابتدا ہی سے امت کے عروج وسربلندی کے خوابوں کو اپنی آنکھوں میں بسائے راہ جہاد کا راہی بنا۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومن کو عطا کی جانے والی فراست میں سے اُنہیں وافر حصّہ عطا ہوا۔اسی ایمانی فراست نے اُن کے سامنے امریکہ اور مغرب کی دجالی تہذیب کی چکا چوند کے پیچھے کارفرما رحمٰن سے باغی اور شیطان سے راضی نظام کی حقیقت کو کھول دیا اور وہ اس نظام باطل کی تباہی کا استعارہ بن کر کفار کی آنکھوں میں کھٹکنے لگے۔

خالد شیخ محمد یکم مارچ ۱۹۶۴ء کو کویت میں پیدا ہوئے۔اُن کے آباؤ اجداد کا تعلّق بلوچستان کی سرزمین سے ہے۔گویا کوہستانی وصحرائی صفات اللہ رب العزت کی طرف سے اُنہیں فطری طور پر ودیعت کی گئیں۔۱۶ سال کی عمر میں ہی آپ نے دعوتی و جہادی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا تھا۔۱۹۸۶ء میں آپ نے کیلی فورنیا ایگریکلچرل اینڈ ٹیکنیکل سٹیٹ یونیورسٹی سے مکینیکل انجینئرنگ کی ڈگری مکمل کی۔اسی سال آپ اپنے تین دیگر بھائیوں (زاہد،عابد اور عارف) کے ہمراہ افغانستان پہنچے اور سوویت روس کے خلاف جہاد میں مصروف ہوگئے۔

افغانستان سے روس کے بھاگنے کے بعد ایک طرف روس اندرونی خلفشار کا شکار تھا اور ٹوٹ پھوٹ کے مراحل سے گزر رہا تھا تو دوسری جانب امریکہ'' واحد سپر پاور'' کی صورت میں سامنے آیا۔اب مجاہدین کا ہدف بھی یہی'' واحد سپر پاور'' تھی اور مجاہدین نے روس کی مانند امریکہ کی خدائی کے خاتمہ کے لیے منصوبہ بندی کرنا شروع کی۔اسی سلسلے میں ۲۶ فروری ۱۹۹۳ء کو امریکہ پر بھرپور ضرب لگی جب ورلڈ ٹریڈ سنٹر کو بارود سے بھرے ٹرک کی مدد سے تباہ کرنے کی کوشش کی گئی۔اس کارروائی میں بیسیوں امریکی جہنّم واصل ہوئے۔یہ مجاہدین کی جانب سے امریکہ پر پہلی زبردست چوٹ تھی اور اس کارروائی کی تکمیل میں خالد شیخ محمد اور اُن کے بھانجے شیخ رمزی یوسف کا بنیادی کردار تھا۔

۱۹۹۴ء کے اختتام پر آپ نے شیخ رمزی یوسف کے ساتھ مل کر فلپائن میں مشرقی ایشیا اور جنوب مشرقی ایشیا جانے والے امریکی ایئر لائنز کے ۱۲ ہوائی جہازوں کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنایا لیکن بوجوہ اس میں کامیابی حاصل نہ کر سکے۔امریکی تحقیقاتی ادارے خالد شیخ محمد کو ۱۲/اکتوبر ۲۰۰۲ء کو انڈونیشیا کے شہر بالی میں ہونے والے بم دھماکوں کی منصوبہ بندی کا بنیادی کردار قرار دیتے ہیں۔اس کارروائی میں سیکڑوں صلیبی مردار ہوئے تھے۔۱۲ نومبر ۲۰۰۱ء کو نیویارک کے جان ایف کینیڈی ایئر پورٹ سے اڑان بھرنے والا جہاز فضا میں تباہ کر دیا گیا۔اس کارروائی میں ۲۶۵ امریکی ہلاک ہوئے۔امریکی حکام خالد شیخ محمد کو اس کارروائی کا ذمہ دار قرار دیتے ہیں۔یکم فروری ۲۰۰۲ کو آپ نے صحافی کے روپ میں سی آئی اے کے آپریشنل آفیسر' امریکی یہودی ڈینیل پرل کو کراچی میں ذبح کیا۔

خالد شیخ محمد کے کارہائے نمایاں میں معرکہ ۱۱ ستمبر سب سے اہم اور نتائج کے اعتبار سے عظیم ترین کارروائی ہے۔آپ کو نائن الیون کا ماسٹر مائنڈ قرار دیا جاتا ہے۔اس کارروائی کے لیے وسائل کی فراہمی سے لے کر فدائین کی فراہمی تک میں آپ پیش پیش رہے۔کارروائی کی تیکنیکی جزئیات سے لے کر آخری مراحل تک آپ شریکِ سفر رہے۔بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ سے وہ کام لیا جو کئی ممالک باہم مل کر بھی نہیں کر سکتے تھے۔اللہ تعالیٰ آپ کی ان تمام کاوشوں کو قبول فرمائے۔آمین

امت مسلمہ کے لیے اپنی تمام صلاحیتوں کو صرف کرنے والا یہ فرد' جس نے دشمنانِ اسلام کو ایسے زخم لگائے کہ وہ بلبلانے پر مجبور ہوگئے' پاکستان کی ایمان سے عاری سیکورٹی ایجنسیوں اور امریکی ایجنسی سی آئی اے کی مشترکہ کارروائی میں یکم مارچ ۲۰۰۳ء کو راول پنڈی سے گرفتار ہوئے۔۱۲/اکتوبر ۲۰۰۴ء کو ہیومن رائٹس واچ نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ خالد شیخ محمد اردن کے خفیہ قید خانے میں سی آئی اے کی قید میں ہیں۔جون ۲۰۰۸ء میں نیویارک ٹائمز نے خبر دی کہ خالد شیخ محمد کو پولینڈ میں بھی سی آئی اے کے خفیہ عقوبت خانوں میں رکھا گیا۔

آپ نا صرف میدان جہاد وقتال کے جری شاہ سوار ہیں بلکہ آپ نے قید کے

2 اگست:صوبہ پکتیکا..........ضلع اومنا..........افغان فوجی قافلے پر مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ..........8 فوجی ہلاک..........متعدد زخمی

دوران میں بھی یہودونصاریٰ کے ظلم وستم کے مقابلے میں بے انتہا صبر،عزیمت اور استقامت کا مظاہرہ کیا۔سی آئی اے کی طرف سے ایسے مظالم کے ہتھکنڈے آپ پر آزمائے گئے کہ الامان والحفیظ......لیکن آپ کے پایۂ استقلال میں ذرہ برابر لغزش نہ آئی۔آخر عزم و ہمت کے کوہِ گراں کو کیونکر جھکایا جا سکتا ہے جب کہ اُس کی پشت پر وہ ذات اپنی تمام تر نصرتوں اور غیبی امداد کے ساتھ موجود ہو جو اپنا تعارف ہی یوں کرواتی ہے الَّذِیْ لَہُ مُلْکُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ''جس کی آسمانوں اور زمین میں بادشاہت ہے اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے''۔اِنہی صاحب عزیمت مومنین کے اجر و مقام کا ذکر اقبال نے ان الفاظ میں کیا

جس کا عمل ہے بے غرض،اُس کی جزا کچھ اور ہے
حور و خیام سے گزر، بادہ و جام سے گزر

جن اذیتوں سے ان اولیاء اللہ کو گزارا گیا اُن کے ذکر سے ہی جسم پر جھرجھری آنے لگتی ہے۔ذرا سنیے!'' تابوت جیسے صندوق میں بند کر کے تالے لگا دیے گئے۔گلے کو پھندے سے کس کر ان کا سر بار بار دیوار سے ٹکرایا گیا۔یخ بستہ تفتیشی کمروں میں برہنہ کر کے سر پر ٹھنڈے برفیلے پانی کی بوچھاڑ ڈالی گئی۔کئی کئی گھنٹے انتہائی تکلیف دہ حالات میں بیٹھنے،کھڑا رہنے یا لیٹنے پر مجبور کیا گیا۔شدید حاجت کے باوجود بیت الخلا کے استعمال سے روک دیا گیا اور کئی کئی دن تک سونے نہ دیا گیا۔واٹر بورڈنگ اذیت دینے کی صدیوں پرانی ٹیکنیک ہے۔''واٹر بورڈنگ'' کرتے وقت قیدی کو ایک تختے پر لٹا کر تختی سے باندھ دیا جاتا ہے۔یہ تختہ پاؤں کی طرف سے اوپر کو اٹھا ہوتا ہے اور سر کی طرف سے جھکا ہوا۔قیدی کے ہاتھ اور پاؤں بھی مضبوطی سے باندھ دیے جاتے ہیں۔بعض اوقات حلق میں کوئی چیز ٹھونس دی جاتی ہے یا کوئی چیز پھنسا کر جبڑا کھول دیا جاتا ہے۔اس کے بعد فوارے کے ذریعے پانی کی انتہائی تیز بوچھاڑ چہرے پر ڈالی جاتی ہے۔چند لمحوں کے اندر قیدی کا دم گھٹنے لگتا ہے۔سانس لینا محال ہو جاتا ہے اور وہ محسوس کرتا ہے جیسے گہرے پانیوں میں ڈوبتا چلا جا رہا ہے۔وہ تڑپتا ہے لیکن تڑپ نہیں سکتا۔چیخنا چاہتا ہے لیکن چیخ نہیں سکتا۔ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ ٹارچر کی انتہائی تکلیف دہ اور بے حد اذیت ناک ٹیکنیک ہے جس کی کوئی اخلاقی و قانونی حیثیت نہیں۔اگست ۲۰۰۲ء کے صرف ایک ماہ میں شیخ ابو زبیدہ کو ۸۳ مرتبہ اور مارچ ۲۰۰۳ء کو صرف ایک ماہ میں خالد شیخ محمد کو ۱۸۳ مرتبہ واٹر بورڈنگ کا نشانہ بنایا گیا''۔

(روزنامہ جنگ،۲۷ اپریل ۲۰۰۹)

۲۹ ستمبر ۲۰۰۶ء کو جارج بش نے اعلان کیا کہ ''ابوزبیدہ،رمزی الشیبہ اور خالد شیخ محمد سی آئی اے کی حراست میں ہیں اور اُنہیں جلد ہی گوانتانامو بے منتقل کر دیا جائے گا''۔مارچ ۲۰۰۷ء میں آپ نے امریکی تفتیش کاروں کے سامنے گیارہ ستمبر کے معرکہ کی ذمہ داری قبول کرنے کا برملا اعتراف ان الفاظ میں کیا I was responsible for the 9/11 operation, from A to Z. ''میں ۹/۱۱ کی کارروائی کا اول تا آخر ذمہ دار ہوں!!!''۔آپ نے مزید کہا کہ ''میں جامِ شہادت نوش کرنے کے لیے بے تاب ہوں''۔آپ کے ساتھ قید دیگر دو ساتھیوں ولید بن اتاش اور رمزی بن الشیبہ نے بھی شہادت کی آرزو اور تمنا کا اظہار کیا۔

شیخ اسامہ بن لادن نے خالد شیخ محمد کے حوالے سے اپنے ایک پیغام میں امریکہ کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ

''اگر ہمارے بھائی خالد شیخ محمد کو سزائے موت دی گئی تو امریکہ کو بہت سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا،ہم تمام یرغمالی امریکیوں کو قتل کر دیں گے اور مستقبل میں بھی امریکی قیدیوں کے ساتھ یہی سلوک کیا جائے گا۔اوباما بھی اپنے پیش رو بش کے نقشِ قدم پر چل رہا ہے۔وائٹ ہاؤس میں بیٹھے سیاست دان ابھی تک فلسطین پر اسرائیل کے قبضے کی حمایت کر رہے ہیں اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ سات سمندر پار بیٹھا امریکہ ظلم کر کے محفوظ رہے گا جب کہ ہم نے اللہ کی مدد سے گیارہ ستمبر کی صورت میں اپنا ردعمل ظاہر کیا تھا اور اگر اب بھی وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہماری پہنچ سے دور ہیں تو یہ اُن کی خام خیالی ہے،وہ نائن الیون کو ہماری وارننگ کا دھماکہ سن چکے ہیں''۔

کفار و مرتدین کی قید میں موجود ہمارے بھائیوں اور قائدین کا ہم پر حق ہے کہ ہم اُنہیں اپنی ہر دعا میں یاد رکھیں۔وہ جو امت کے درد میں ڈوبے اپنی زندگیوں کو تنگ و تاریک کوٹھریوں اور پنجروں میں گزار رہے ہیں،اُنہیں نالۂ نیم شب میں کبھی نہ بھولیں اور رب کائنات کے حضور اُن کی رہائی اور بازیابی کے لیے گڑگڑا کر دعائیں کریں کہ وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی شہ رگ سے زیادہ قریب ہے اور خود فرماتا ہے کہ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ''میں دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے''۔پس اُس ذات کے حضور اپنے بھائیوں اور محسنین امت کے لیے دعا کریں......

اللھم فک اسرانا واسر المسلمین اللھم فک عبادک المومنین

☆☆☆☆☆

''قتال فی سبیل اللہ ایک عبادت ہے اور اس عبادت کی بنیاد ہی جانیں قربان کرنے پر کھڑی ہے۔اس راہ میں مسلمانوں کو دین کی حفاظت کی خاطر اپنا خون تو پیش کرنا ہی پڑتا ہے۔اس دین کی حفاظت کی خاطر جو ہم تک بھی تبھی پہنچ پایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت شہید ہوئے،آپ کا سر زخمی ہوا اور آپ کا چہرہ مبارک خون سے تر ہو گیا۔اور دنیا کے بہترین لوگوں،یعنی حضرت حمزہؓ،حضرت مصعبؓ،حضرت زیدؓ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہم جیسوں کے لہو بہے۔پس یہی اصل رستہ ہے سو اسی کی پیروی کرو''۔(شیخ اسامہ بن لادنؒ)

2اگست:صوبہ اورزگان............ضلع ڈیرہ وڈ............بارودی سرنگ دھماکہ............ایساف ٹینک تباہ............8فوجی ہلاک

القاعدہ......نائن الیون کے دس سال بعد

سلیم صافی

''میرا نام خلیل محمد ابو بلال ہے۔ پیشے کے لحاظ سے ڈاکٹر ہوں اور میری عمر بتیس سال ہے۔عراق پر امریکی حملے کے بعد وہاں جا کر جہاد میں شرکت کی کوشش کی لیکن میدان جنگ تک پہنچنے میں کامیاب نہ ہوسکا۔ چنانچہ القاعدہ کے مشن کی تبلیغ کے لیے قائم ویب سائٹ کو چلانے لگ گیا۔ غزہ میں مسلمانوں پر اسرائیلی بربریت دیکھنے کے بعد میرے دل میں شہادت کی خواہش مزید شدت اختیار کرگئی اور ''کب میرے لفظوں کی گواہی میرا خون دے گا'' کے زیرعنوان کالم اسی وقت تحریر کیا۔ ایک رات میں نے خواب میں ابومصعب الزرقاوی کو دیکھا اور اگلے دن اردن کے سیکورٹی کے اہلکاروں نے گھر پر چھاپہ مار کر مجھے ممنوعہ مواد (القاعدہ کا لٹریچر) رکھنے کے جرم کی پاداش میں گرفتار کیا۔ اسیری کے دوران میری ایک ہی کوشش رہی کہ میں مجاہدین کا کوئی راز افشا نہ کروں اور ساتھ ہی ساتھ اللہ سے دعا کرتا رہا کہ وہ مجھے مجاہدین کے پاس پہنچا دے۔ اللہ نے میری دعا قبول کرلی اور ایک دن اردنی انٹیلی جنس کے افسر ابوفیصل نے مجھے مجاہدین کی جاسوسی کرنے اور اس کے بدلے رہائی اور بے تحاشہ انعام و اکرام کی پیشکش کردی۔ میں نے اس پیشکش کو غنیمت جانا لیکن انہیں یقین دلانے کے لیے انکار کرکے ان کو یہ تاثر دیتا رہا کہ جیسے میں موت سے ڈرتا ہوں۔ ابوفیصل نے اور انٹیلی جنس کے دیگر افسروں نے میری برین واشنگ شروع کی۔ وہ مجھے کہتے رہے کہ اردن کے شاہ اہل بیت میں سے ہیں۔

دوسری طرف وہ دولت اور مراعات کا لالچ دیتے رہے۔ انٹیلی جنس آفیسر ابوزید مجھے اسٹور پر لے جا کر مہنگی چیزیں خرید کردیتے۔ علی برجاق کی مثال دے کر وہ مجھے باور کراتے رہے کہ القاعدہ کی جاسوسی کرنے کے بعد وہ کس طرح اہم پوزیشن پر فائز ہوگیا ہے۔ میں نے آمادگی ظاہر کی تو اردن کے خفیہ ادارے نے ہی میرے لیے پاکستانی ویزے اور سفر کے دیگر لوازمات کا انتظام کیا۔ میں پشاور ایئرپورٹ پر اتر کر وزیرستان پہنچا یہاں بھی مجھے اردنی انٹیلی جنس کی طرف سے ہزاروں ڈالر ملتے رہے۔ وہاں جا کر میں نے مجاہدین کو سارا قصہ سنایا تو انہوں نے بھی حسب سابق اردنی انٹیلی جنس سے رابطہ برقرار رکھنے کا مشورہ دیا۔ میں نے جب ان کو اپنے ارادے کے بارے میں بتایا تو میرے ذریعے بڑے سے بڑے ہدف کو نشانہ بنانے کے لیے شوریٰ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مجھے رقم تو مل رہی تھی لیکن چار ماہ تک میں نے اردنی انٹیلی جنس کے ساتھ رابطہ نہیں کیا۔ چار ماہ بعد میں نے پہلا رابطہ کیا اور ان کو مجاہدین کے ساتھ بنائی گئی اپنی تصاویر بھجوادیں تاکہ انہیں یقین ہوجائے کہ میں نے مجاہدین کی قربت حاصل کرلی ہے اور یہ کہ گزشتہ چار ماہ میں ان کی جاسوسی کی خاطر غائب رہا۔ میں نے ان کو کچھ مجاہدین کی موجودگی کے بارے میں بعض غلط اہداف بتائے جنہیں پھر امریکیوں نے نشانہ بنایا۔ اسی طرح جب مجاہدین کسی ایک جگہ کارروائی کا ارادہ کرتے تو میں دوسری جگہ ابوزید کے ذریعے امریکیوں کے نوٹس میں لاتا۔

میں نے ابوزید کو اطلاع دی کہ القاعدہ کے اہم رہنماؤں کے ٹھکانوں کا میں نے سراغ لگالیا ہے چنانچہ انہوں نے خود علاقے میں آنے کا فیصلہ کیا۔ ابوزید نے مجھے بتایا کہ وہ پشاور آرہا ہے چنانچہ ہم نے انہیں پشاور میں گرفتار یا قتل کرنے کا منصوبہ بنایا لیکن ایک روز انہوں نے اطلاع دی کہ وہ افغانستان کے راستے خوست کے علاقے غلام خان آرہا ہے جب کہ سی آئی اے کی پوری ٹیم بھی وہاں آکر مجھ سے ملنا چاہتی ہے۔ ان کی یہ اطلاع ہمارے لیے بے انتہا خوشی کا موجب بنی۔ ہم سوچ رہے تھے کہ پہلے تو ہدف صرف ابوزید تھا لیکن اب تو اس سے کئی گنا بڑا شکار ہاتھ آرہا ہے۔ ابوزید کے ساتھ اصل دشمن یعنی سی آئی اے کے بڑے بڑے افسر بھی ہاتھ آجائیں تو اس سے بڑی خوشی اور کیا ہوسکتی ہے۔ اب ان شاء اللہ میں ابوزید کے ساتھ ساتھ سی آئی اے کے کئی اہلکاروں کو بھی موت کے گھاٹ اتاردوں گا''۔

یہ اس اردنی نوجوان ڈاکٹر کے خیالات ہیں جنہیں ابودجانہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور جنہوں نے سال ۲۰۱۰ء میں افغانستان کے صوبہ خوست کے سی آئی اے سینٹر کے اندر سی آئی اے کے نصف درجن سے زائد اہم اہلکاروں اور اردنی خفیہ ایجنسی کے افسر ابوزید (جو اردن کے شاہ کا کزن بھی تھا) کو ایک خودکش حملے میں اڑادیا۔ اپنے اور اپنے مشن کے بارے میں یہ تفصیلات انہوں نے اس مشن پر جانے سے قبل ایک ویڈیو میں بتائیں جب کہ جانے سے قبل انہوں نے تحریک طالبان پاکستان کے سربراہ حکیم اللہ محسود کے ساتھ بھی ایک ویڈیو پیغام ریکارڈ کرایا تھا۔

(بقیہ صفحہ ۵۴ پر)

3اگست: صوبہ لغمان............صدر مقام............مجاہدین کے حملے............10افغان فوجی ہلاک

شمالی وزیرستان آپریشن......پسپائی نہ کہ چڑھائی

کاشف علی الخیری

وزیرستان کا خطہ' تاریخ میں آج کے پرفتن اورآزمائشوں بھرے دور میں مجاہدین کی نصرت کے حوالے سے یاد کیا جائے گا......موجودہ صلیبی جنگ کے دوران میں وزیر،محسوداورداوڑ قبائل نے نصرت جہاد کے فریضہ کی ادائیگی میں کسی بھی موقع پر تساہل کوقریب نہ پھٹکنے دیا۔مہاجرین کوپناہ کی فراہمی،قائدینِ جہاد کی حفاظت،ایک دوسرے سے بڑھ کر دین کی نصرت وتائید'ایسی بھاری بھلائیاں اورنیکیاں ان آزاد قبائل کے غیوروجسورافراد کے نامہ ہائے اعمال میں پائی جاتی ہیں۔ان انصارانِ دین وجہاد کوان بھلائیوں اورنیکیوں کےعوض بدلے اور صلے کی امید صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات سے ہی ہے۔حقیقت بھی یہی ہے کہ دین کی راہ میں ایسی لازوال قربانیوں کی جزائے حقیقی اورصلۂ اصلی کی توقع رب کائنات کےعلاوہ اورکسی سے کی بھی نہیں جاسکتی۔

وزیرستان کے مجاہد مسلمانوں کاتحریک جہاد کی پشت پناہی کرنا اورعرب وعجم کے مجاہدین کی نصرت وحمایت کرنا ہی اُن کا ایسا''جرم'' ہے جو عالمی کفر کی آنکھوں میں بُری طرح کھٹک رہا ہے۔یہی وجہ ہے کہ یہ دنیا کا واحد خطہ ہے جہاں ڈرون طیارے ہمہ وقت محوِ پرواز رہتے ہیں......جہاں جاسوس طیاروں سے داغے گئے میزائل چند ساعتوں میں بستیوں کوویران کھنڈر میں تبدیل کردیتے ہیں......جہاں مقیم مہاجروانصار مجاہدین افغانستان میں صلیبی افواج کے لیے کی شکست اور ہزیمت میں اہم ترین کردار ادا کررہے ہیں۔اس بنا پروزیرستان کا ایک حصّہ(علاقہ محسود)ساڑھے تین سالوں سے امریکی غلاموں کے جابرانہ فوجی آپریشن کی زد میں ہے......اوردوسرے حصّے(شمالی وزیرستان)میں مجاہدین کے خلاف فوجی آپریشن کےامریکی احکامات سننے کے بعدغلامانِ صلیب کامل فرماں برداری کے ساتھ بھاری بوٹ زمین پر مارکراورسرجھکا کر'اوکے سر' کہتے ہیں لیکن جب''زمینی حقائق'' کی طرف اُن کی نظرجاتی ہےتو کہیں اُنہیں کامرہ میں تباہ شدہ اربوں روپے مالیت کے ساب طیارے نظرآتے ہیں اورکہیں پرعزم مجاہدین کے یہ اعلانات کہ''ہرشہرکوکامرہ بنانے میں زیادہ دیرنہیں لگائی جائے گی''۔اس پران کی کپکپاتی ٹانگیں اُن کے وجود کوسہارا دینے سے انکارکردیتی ہیں اوروہ چکراتے سرکوتھامے،خودکودھڑام سے گرنے سے بچاتے ہوئے کسمساتے ہیں کہ''آپریشن نہیں کریں گے،ترقیاتی کام کریں گے''......

شمالی وزیرستان میں فوجی آپریشن کی حالیہ تکرار اگست کے ابتدا میں آئی ایس آئی کے سربراہ جنرل ظہیر کے دورہ امریکہ اورافغانستان میں ایساف کے کمانڈر جنرل ایلن کے دورہ پاکستان سے شروع ہوئی۔اسی دورے کے دوران میں جنرل ظہیر'ایک اوردور کی کوڑی لایا اوراپنے''بگ باس'' کومشورہ دیا کہ وہ ڈرون حملوں کو بند کرکے مجاہدین پر جیٹ طیاروں کے ذریعے بم باری کرے۔ظہیر کی اس تجویز کے پیچھے جو جہاد دشمنی،اللہ کے پاک باز بندوں سے عداوت اورصلیب کی حد سے بڑھی ہوئی چاکری والی ذہنیت موجود ہے وہ پاکستانی فوج کا فطری خاصہ ہے۔پاکستانی فوج''ایمان،تقویٰ،جہاد'' کی نمائش توکرتی ہے لیکن اپنی اصل میں یہ دین سے بدترین بَیر رکھتے اور یہودونصاریٰ کی تلوے چاٹنے کوفخراوراعزاز گردانتے ہیں۔امریکہ یاترا کے دوران میں ظہیر کی ملاقات سی آئی اے کے سربراہ ڈیوڈ پٹریاس سے ہوئی توامریکی اخبار'وال سٹریٹ جرنل' نے اپنی ۴ اگست کی اشاعت میں دعویٰ کیا کہ''شمالی وزیرستان میں حقانی نیٹ ورک کے خلاف پاکستان امریکہ مشترکہ کارروائی پراتفاق ہوا ہے۔حقانی نیٹ ورک کے خلاف کیے جانے والے مشترکہ آپریشن کو''آپریشن نائٹ اسکرو'' کا نام دیا گیا ہے جب کہ امریکہ افغانستان میں موجود طالبان شدت پسندوں کوسرحد پارکرکے پاکستان میں حملوں سے روکے گا''۔

ظہیرکےاس دورے کے بعدتو یوں لگ رہا تھا جیسے اُس کے امریکی آقاؤں کی ساری مرادیں برآنے والی ہیں......۱۴اگست کوامریکی وزیردفاع لیون پینٹا نے امریکی خبر رساں ایجنسی اے پی کو انٹرویو دیتے ہوئے صاف الفاظ میں کہا کہ''جنرل کیانی نے وزیرستان میں آپریشن کا منصوبہ تیار کرلیاہے''۔اُس نے مزید کہا کہ''پاکستان،افغان سرحد کےقریب قبائلی علاقے میں طالبان جنگ جوؤں کےخلاف فوجی کارروائی شروع کرنے کی منصوبہ بندی کررہا ہے۔امید ہے شمالی وزیرستان میں آپریشن جلد ہوگا لیکن کارروائی کب ہوگی اس کے بارے میں نہیں بتاسکتا،ہدف صرف حقانی نیٹ ورک کی بجائے تمام طالبان خصوصی طورپر پاکستانی طالبان ہوں گے،ہم نے توامید ہی چھوڑ دی تھی لیکن حالیہ پیش رفت اورنئے ہونے والے فیصلے کا خیرمقدم کرتا ہوں۔جنرل کیانی نے اس منصوبے کے بارے میں افغانستان میں تعینات ایساف افواج کےکمانڈر جنرل ایلن سے حالیہ گفت وشنید میں بھی تبادلہ خیال کیا تھا''۔۱۵اگست کوامریکی محکمہ خارجہ کی ترجمان وکٹوریہ نولینڈ نے کہا کہ''امریکہ حقانی نیٹ ورک کے خلاف پاکستان،افغانستان اورایساف کی مربوط کارروائی کا خواہش مند ہے''۔اس سے قبل ۲۲ جولائی کو جنرل ایلن نے پاکستانی فوج کو''سنہری پیش کش'' کرتے ہوئے کہا تھا کہ''پاکستان شمالی وزیرستان میں آپریشن کرے،ہم سرحد پار سے حملے روکیں گے''۔پاکستان میں امریکہ کی طرف سے نامزد کردہ نئے سفیر(یعنی وائسرائے)رچرڈ اولسن نے بھی اپنے ابتدائی بھاشن میں کہہ دیا کہ''حقانی نیٹ ورک کے

3اگست:صوبہ لوگر......صدرمقام پل عالم شہر......بارودی سرنگ دھماکہ......صلیبی فوج کا ایک ٹینک تباہ......5 صلیبی مردار

خلاف گھیرا تنگ کرنے کے لیے پاکستان کے ساتھ مل کر کام کرنا اولین ترجیح ہوگی''۔

''جس کا کھاؤ، اُسی کے گُن گاؤ'' کے اصول کی پاکستانی نظام کو چلانے والوں نے ہمیشہ ''پاس داری'' کی ہے۔اسی لیے اپنے آقاؤں کی 'خوشی' کو دوبالا کرنے کے لیے نوکر چاکر بھی اپنی اپنی اوقات کے مطابق فوجی آپریشن کے بارے میں ہانک لگانے لگے۔ ۱۷ اگست کو شیطان ملک نے کہا'' جنوبی اور شمالی وزیرستان پورے ملک کے لیے وبال جان بن گیا ہے۔وہاں آپریشن سے متعلّق سنجیدگی سے سوچنا پڑے گا، وزیرستان دہشت گردوں کا گڑھ بن چکا ہے''۔ ۲۰ اگست کو خیبر پختون خواہ کے گورنر مسعود کوثر نے کہا '' شمالی وزیرستان میں آپریشن کے لیے افواج پاکستان کی تیاریاں مکمل ہیں، ہم کسی کے کہنے پر نہیں بلکہ ملک کی سلامتی کے لیے آپریشن کرتے ہیں''۔

۱۰ اگست کو جی ایچ کیو میں ہونے والی کور کمانڈر کانفرنس' جو روایات سے ہٹ کر رات کو طلب کی گئی' میں بھی یہی طے ہوا کہ '' عیدالفطر کے بعد شمالی وزیرستان میں عسکریت پسندوں کے ٹھکانوں کے خلاف ٹارگٹڈ آپریشن شروع کیا جائے گا جو کہ قبائلی علاقوں میں ایک بڑا آپریشن کلین اپ ہوگا۔اس آپریشن کے دو مراحل ہوں گے، پہلے مرحلہ میں فوج وہاں گھسنے کی حکمت عملی طے کرے گی جس میں شدت پسندوں کے حملوں کی سمت کا تعیّن کیا جائے گا۔دوسرے مرحلے میں ایساف کی انٹیلی جنس شیئرنگ کے ساتھ فضائی بمباری کی جائے گی''۔

تحریک طالبان پاکستان کے ترجمان احسان اللہ احسان نے پاکستانی افواج کے حلقوں کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ '' اگر پاکستانی فوج نے شمالی وزیرستان میں کوئی آپریشن شروع کیا تو پہلے سے ہی ترتیب دیے گئے فدائی حملہ آور جتھوں کے ذریعے انہیں نشانہ بنایا جائے گا''۔ایک ای میل پیغام میں انہوں نے کہا کہ مجاہدین نے آرمی ہیڈ کوارٹر (جی ایچ کیو) میں موجود اپنے ذرائع سے ایک خاص انٹیلی جنس رپورٹ حاصل کی ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شمالی وزیرستان میں آپریشن کا منصوبہ بنایا جارہا ہے، جسے ۲۶ اگست کو شروع کیا جانا تھا۔متذکرہ ای میل میں اُن یونٹس، رجمنٹس اور ان کے ممکنہ کمانڈرز کا بھی ذکر کیا گیا جنہوں نے اس آپریشن میں حصّہ لینا تھا۔

کفار اور اُن کے 'فرنٹ لائن اتحادی' مجاہدین کے خلاف کارروائی کی منصوبہ بندی اور انتظامات میں مصروف تھے لیکن اللہ نے اُن کے سارے منصوبے اور سازشیں ناکام بنا دیں۔جب ۱۸ اگست کو کامرہ ایئر بیس پر مجاہدین نے تاریخی فدائی عملیات سرانجام دیں۔پھر ہوا یوں کہ جو مجاہدین کو دھمکاتے تھے اور '' آپریشن آپریشن'' کی گردان لگا کر طالبان کا ناطقہ بند کرنے کے دعوے کرتے تھے، ان عملیات کے نتیجے میں اُن پر سکوتِ مرگ طاری ہوگیا۔مجاہدین نے اپنے عمل و کردار سے پاکستانی نظام کو یہ حقیقت واشگاف انداز میں سمجھائی کہ تم جب آؤ گے سو آؤ گے، اپنی تیاریاں بھی کرو، منصوبہ بندی بھی کرو اور تمام وسائل بھی بروئے کار لاؤ.....لیکن دیکھو ہم تو آچکے! ہمیں اپنے مقابل پر فتح حاصل کرنے اور اُس پر کاری ضربیں لگانے کے لیے لمبی چوڑی پلاننگ اور بے تحاشا وسائل کی ضرورت نہیں ہوتی.....بس استطاعت بھر تیاری اور اعداد اور پھر اللہ رب العزت کی ذات پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے ہم کسی بھی وقت اور کہیں بھی تمہیں ایسا نشانہ بنا سکتے ہیں کہ جس کے بعد تم اپنے نقصان اور تباہی کو بھی چھپاتے پھروگے اور ہونق چہروں کے ساتھ ایسے اعلانات کرنے پر بھی خود کو مجبور پاؤ گے۔جیسا کہ کیانی نے کہا کہ '' شمالی وزیرستان میں آپریشن یا مشترکہ کارروائی کا کوئی ارادہ نہیں!!!''۔

اگرچہ پاکستانی فوج نے فی الحال اپنا پینترا بدل لیا ہے اور مجاہدین کے پراثر، زوردار اور مسکت جواب نے اُسے 'تھوک کر چاٹنے' پر مجبور کیا ہے لیکن اس فوج کے حوالے سے مجاہدین کسی قسم کی خوش فہمی میں مبتلا ہونے والے نہیں.....وہ بخوبی جانتے ہیں کہ اس فوج کی سرشت میں اللہ احکم الحاکمین کے دین سے غداری اور کفار سے وفاداری بھری ہوئی ہے.....اور یہ اپنی اسی سرشت اور فطرت کے ہاتھوں مجبوری کی بنا پر مجاہدین کے خلاف نہ کبھی اپنی سازشیں چھوڑیں گے اور نہ ہی مجاہدین کو زک پہنچانے کو کوئی موقع گنوائیں گے۔ ان کے شیطانی مکروفریب کے مقابلے میں مجاہدین کے پاس صرف ایک سہارا اور آسرا ہے اور وہ ہے خالق کائنات کا سہارا.....یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے راستے میں جانیں کھپانے اور گردنیں کٹوانے والوں کو ذلیل ورسوا نہیں فرماتے اور نہ ہی کسی خائن، شقی، بدبخت، غدار، اسلام دشمن اور کفار کے حواریوں کے لیے لقمۂ تر بننے کے لیے چھوڑتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: معرکہ گیارہ ستمبر.....مغرب میں بڑھتی ہوئی قبولیتِ اسلام کا اہم سبب

لوگوں تک پہنچا۔ایک طرف کفر کے حربے ہیں جو اسلام کے خلاف منظّم ومربوط مہم چلا رہے ہیں اور ۱۱ ستمبر کے بعد صلیبیوں کا بغض وعناد اور زہریلا پروپیگنڈہ عروج پر تھا ایسے میں اسلام قبول کرنے والے افراد میں اضافہ کافروں کے لیے نہ صرف حیرت واستعجاب کا باعث بنا۔ جس طرح ۱۹ مجاہدین نے اللہ کی نصرت سے 'فول پروف سیکورٹی' رکھنے والے طاغوتی نظام کے پرخچے اڑادیے اور ساری دنیا میں کفر کی طاقت کو مذاق بنادیا۔اسی طرح شدید ترین نفرت بھری مہم بھی اسلام کے پیغام کے پھیلنے میں کوئی روک اور رکاوٹ پیدا نہ کرپائی۔کلیسا اور اہل مغرب مل کر اربوں ڈالر اسلام کے خلاف خرچ کررہے ہیں لیکن اسلام کا پیغام حق دلوں کو روشن کررہا ہے۔ان اعداد وشمار اور دلائل کو دیکھنے کے بعد ہمیں اپنے اس سوال کا جواب واضح طور پر مل جاتا ہے کہ ان معرکوں کا فائدہ اسلام کو ہوا یا کفر کو؟ اہل ایمان کا دوٹوک موقف یہ ہے کہ گیارہ ستمبر کا معرکہ اسلام اور اہل اسلام کے حق میں نہایت مبارک اور ایمان واسلام میں اضافے کا سبب بنے ہیں۔اور اس کا انکار علمی وعقلی شہادت کی بنیاد پر ممکن نہیں۔

☆☆☆☆☆

3 اگست: صوبہ بادغیس............ضلع مرغاب.........ایساف کے قافلے پر بارودی سرنگ دھماکے..........2 ٹینک تباہ..........7 فوجی ہلاک..........متعدد زخمی

چین میں اسلام اور مسلمانوں کی سرگزشت

استاذ خلیل احمد حامدیؒ

مسجدوں میں ماؤ کے نظریات کی تعلیم:

انڈونیشیا کے روزنامہ ''دوتاماشہرکات'' کے ایڈیٹر مسٹر آسابا قناع نے ۱۹۵۶ء میں چین کا دورہ کیا تھا۔ اُس نے وہاں کے حالات اپنے اخبار میں بتفصیل بیان کیے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب انڈونیشیا میں چین کے اثرات تیزی سے پھیل رہے تھے۔ مسٹر آسابا قناع لکھتا ہے:

''مذہبی تعلیم صرف چند مخصوص مسجدوں کے اندر دی جاتی ہے۔ مسلمان بچوں کے اندر روزانہ مادی نظریات کا بیج بویا جاتا ہے۔ ہم نے مسجد قانق سیز کو دیکھا، مردوں کے کئی گروہ کونوں میں بیٹھے پڑھائی میں منہمک تھے۔ پہلی نظر میں ہم نے خیال کیا کہ یہ لوگ دین کی تعلیم میں مشغول ہیں، بعد میں یہ بات کھلی کہ انہیں اشتراکیت کے نظریات، اشتراکی اقتصادیات کے اصول اور ماؤ کی تعلیمات پڑھائی جارہی ہیں''۔

اسلامک اکیڈمی کی حقیقت؟

اسی وفد کے ہمراہ انڈونیشیا کے ایک اور مشہور سیاسی لیڈر صالح سویدی بھی تھا۔ اُس نے چین کے کلاسیکل اسلامک انسٹی ٹیوٹ کے بارے میں لکھا:

''بیجنگ میں ایک اسلامی اکیڈمی ہے جس کے اساتذہ چینی مسلمان ہیں۔ ان میں بیشتر وہ اساتذہ ہیں جنہوں نے مصر اور چین میں تعلیم پائی ہے۔ سنا ہے کہ یہ لوگ اسلامی عقائد اور عربی زبان کی تعلیم دیتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اسلامی عقائد کی تعلیم کس انداز سے دی جاتی ہے؟ ہم نے اکیڈمی کا نصاب دیکھنے کا مطالبہ کیا لیکن اکیڈمی کے کارپرداز ہمارے سوال پر خاموش رہے۔ نیز ہمیں یہ اجازت بھی نہ دی گئی کہ ہم کسی ایک استاذ کو کلاس کے اندر لیکچر دیتا ہوا دیکھیں۔ بیجنگ یونی ورسٹی میں عربی زبان کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اسلام کی تعلیم کا انتظام نہیں۔ عربی زبان کی تدریس بھی اُنہی خطوط پر ہوتی ہے جو حکومت طے کرتی ہے''۔

''دوسری عالمی جنگ سے پہلے چین کے اندر اسلامی اخبارات اور تنظیمیں موجود تھیں۔ اب یہ تنظیمیں اور اخبارات بند ہو چکے ہیں۔ واحد اسلامی تنظیم ''جمعیت اسلامیہ چین'' باقی ہے۔ اس کا سربراہ نور محمد تابوسونگ ہے جو بیجنگ کا رہنے والا ہے۔ اس تنظیم کا کوئی آرگن نہیں ہے اور نہ آج چین کے اندر کوئی اسلامی رسالہ نکلتا ہے''۔

''عوامی معاشرہ'' کے خدوخال:

ایک مسلمان چینی مصنف نے ٦ سال چین کے کمیونسٹ نظام کے اندر گزارے ہیں۔ ۱۹۵۸ء میں اُس نے ''سابقہ کارڈ سے خبردار رہیں'' کے عنوان سے ایک کتاب شائع کی۔ اس میں وہ دلائل کے ساتھ لکھتا ہے کہ چین کے اندر بڑے بڑے شہروں میں کوئی امام اور خطیب نہیں ہے۔ بیرونی زائرین کے لیے حکومت نے چند امام رکھے ہوئے ہیں۔ ''عوامی معاشرہ'' کے نام سے جو نیا نظام بروئے کار لایا جارہا ہے اُس میں مسلمان بہت بری طرح سے پس رہے ہیں۔ (بحوالہ ہفت روزہ ''الدعوۃ'' ریاض، ۵ جون ۱۹٦۸ء) الدعوۃ ۵ ستمبر ۱۹٦٦ء کے شمارے میں ترکستانی مہاجر اپنے چشم دید حالات بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''۱۹۴۹ء میں چینیوں نے ترکستان پر غلبہ پاتے ہی لوگوں کا مال چھیننا شروع کردیا۔ خوش حال گھرانوں سے ایک ہزار کلوگرام فی گھر آٹا وصول کیا جاتا۔ اور نادار گھروں سے ۵۰ کلوگرام۔ بہت سے مسلمانوں کو ملک سے بھگا دیا گیا اور اُن کی جائیدادیں ضبط کر لی گئیں۔ چینی کمیونسٹ ترک مسلمانوں کو مجبور کرتے کہ وہ اپنی لڑکیاں چینیوں کے حوالے کریں۔ کمیونسٹ حکومت نے مسلمانوں کو تکفین اور تدفین سے منع کر رکھا ہے۔ انہیں کہا جاتا ہے کہ کفن کے لیے کپڑا نہیں ہے۔ مُردے جلاؤ اور ان کی کھاد بناؤ''۔

ظلم و ستم:

ترکستان کے ایک عالمِ دین ابراہیم شیونگ نے اپنی تازہ کتاب ''کمیونسٹ چین کے مسلمانوں پر کیا گزری؟'' میں ایک ترکستانی مسلمان کا خط نقل کیا ہے جو اُس نے اپنی مہاجر خالہ کو لکھا، خط کا اقتباس ملاحظہ ہو:

''میری پیاری خالہ! میں شدید تنہائی محسوس کر رہا ہوں۔ بدقسمتی نے گھیر رکھا ہے، شب و روز تکالیف میں رہتا ہوں، میں مٹی ڈھونے کا کام کرتا ہوں، کوئلے صاف کرنے کی ڈیوٹی بھی مل جاتی ہے۔ میرا ایک ہاتھ ناکارہ ہو چکا ہے۔ یہاں ایک تحریک برپا ہے جس کا نام ہے کمیون۔ ہمارے گھر اور ہماری اولاد ریاست کی مِلک ہیں۔ لوگوں کو دور دراز مقامات پر کام کے لیے بھیج دیا جاتا ہے۔ مقصد لوگوں کے اندر تفریق پیدا کرنا ہے۔ تمام اثاثہ حکومت کی تحویل میں ہے کمیون کے نام سے اجتماعی کمرے بنادیے گئے

4 اگست: صوبہ قندھار.........افغان فوج کی 3 چیک پوسٹوں پر مجاہدین کے حملے.........11 افغان فوجی ہلاک.........6 زخمی

ہیں۔ایک ایک کمرے میں سوسوافراد بھر دیے جاتے ہیں۔گھنٹی بجنے پر کھانا ملتا ہے،بہت خوف ناک حالات ہیں۔مقررہ وقت کے علاوہ جب بھوک لگتی ہے تو کھانے کو کچھ نہیں ملتا۔ ہر بستی کمیون میں تبدیل ہو چکی ہے۔سب لوگ زندگی سے بےزار ہیں،مردوں کو عورتوں سے جدا رکھا جاتا ہے،خاوند کے لیے بیوی کو دیکھنا محال ہے''۔(بحوالہ الدعوۃ،ریاض ۵ ستمبر ۱۹۶۶ء)

انڈونیشیا کا اخبار''ابراسی'' لکھتا ہے:

''اب تک ہزار ہا مسلمان ریڈ گارڈز کے ہاتھوں قتل و غارت اور زدوکوب کا نشانہ بن چکے ہیں۔مسجدیں توڑ دی گئی ہیں،مذہبی کتابیں جلا دی گئی ہیں۔دسمبر ۱۹۶۶ء کے وسط میں ترکستان کے اندر ۷۵ ہزار مسلمان شہید کیے گئے۔یہ رمضان شریف کا مہینہ تھا۔کمیونسٹ حکام نے ان خبروں کو چھپانے کی بہت کوشش کی ہے مگر اس کے باوجود خبریں باہر نکل رہی ہیں۔یہ اُسی نوعیت کا المیہ ہے جو روسی مسلمانوں کے ساتھ پیش آیا تھا۔روس میں جب سرخ انقلاب آیا تو ۵۰ لاکھ مسلمان آناً فاناً مارے گئے۔۱۹۲۱ء میں خود کمیونسٹ پارٹی کی رپورٹ یہ تھی کہ اب تک ۷ لاکھ مسلمانوں کی اجتماعی نسل کشی کی جا چکی ہے''۔(بحوالہ ندوۃ مکہ،۲۶ اپریل ۱۹۶۷ء)

چین کے تین بڑے مذاہب:

چین کی کمیونسٹ پارٹی کو ملک کے اندر تین بڑے مذاہب سے سابقہ پیش تھا۔ایک بدھ مت ، دوسرے کیتھولک اور تیسرے مسلمان۔بدھ مذہب نے ایک مصالحت پسند اور گوشہ گیر مذہب ہونے کی وجہ سے کیمونزم کی مزاحمت نہیں کی۔البتہ عیسائیت اور اسلام دونوں کیمونزم کے خلاف پوری طاقت کے ساتھ برسر پیکار ہیں۔چینی کمیونسٹوں نے بھی ان دونوں مذاہب کو اپنے تند و تیز حملوں کا ہدف بنایا۔چنانچہ چینی کمیونسٹوں نے کیتھولک چرچ کے پیروکاروں سے مطالبہ کیا کہ وہ ویٹی کن سے اپنا رابطہ ختم کر کے اپنا الگ قومی چرچ قائم کریں جس کا پوپ پیکنگ میں رہتا ہو۔اس مطالبے سے ان کا مقصد کیتھولک چرچ کو چین کی کمیونسٹ پارٹی کی تحویل میں دینا تھا،چینی اب تک اپنے اس مطالبے میں کامیاب نہیں ہوئے۔

اصل مقابلہ اسلام سے ہے:

چینی کمیونسٹوں کے راستے میں اصل رکاوٹ اسلام تھا اور ہے۔اس مذہب کو ختم کرنے کے لیے انہیں شدید دشواریوں کا سامنا ہے۔اس کی متعدد وجوہ میں سے ایک اہم وجہ یہ ہے کہ کیتھولک عیسائیوں کی آبادی یک جا نہیں ہے بلکہ پورے ملک میں بکھری ہوئی ہے جب کہ چین میں چار کروڑ مسلمان سرحدی علاقوں میں یک جا آباد ہیں۔چینی اخبارات کے بیانات کے مطابق وہاں کے مسلمان برابر اپنی مذہبی آزادی کے لیے لڑ رہے ہیں۔چنانچہ چینی اخبارات مسلسل مذہب پرستی اور نسلی اور ملی رجحانات کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔پیکنگ کا مجلّہ''فلاسوفیکل ریسرچ'' لکھتا ہے:

''تمام مذہب پرستوں کو سوشلزم قبول کرنا ہوگا۔ہر وہ شخص جو وطن کی غیرت رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ سوشلزم کو پسند کرے اور کمیونسٹ پارٹی کے زیر قیادت نئے چین کو قبول کرے۔جو مذہب پرست ہمارے اس مطالبے کو قبول نہیں کرتا وہ انقلاب کا دشمن ہے۔اُسے کسی ہمدردی کی توقع نہیں رکھنی چاہیے۔وہ آج نہیں تو کل عوام کے غضب کا نشانہ بن جائے گا''۔(فلاسو فیکل ریسرچ میگزین،۱۵ فروری ۱۹۵۸ء مطبوعہ پیکنگ)۔

اس طرح کی دھمکیوں سے مسلمانوں کو اندازہ ہو گیا کہ چین جس مذہبی رواداری کا ڈھنڈورا پیٹتا رہا ہے وہ نام نہاد رواداری بھی ختم ہونے والی ہے۔مذہب کے خلاف مسلسل پروپیگنڈے اور مذہبی عناصر کی متواتر گرفتاریوں نے اس خیال کو یقین سے بدل دیا۔چنانچہ مسلمانوں نے مذہب کے خاتمہ کو ٹھنڈے دل سے قبول کرنے کے بجائے کمیونسٹوں کا سرفروشانہ مقابلہ کیا اور آج تک کرتے چلے آرہے ہیں۔چینی اخبارات میں گاہے بگاہے ایسی خبریں چھپتی رہتی ہیں جن سے مسلمانوں کی تڑپ اور بے چینی کا اندازہ ہو جاتا ہے۔چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

مسلمانوں کی شورشیں اور ان کی سر کوبی:

مسٹر سیف الدین گورنر سنکیانگ نے ۲۶ جولائی ۱۹۵۵ء کو نیشنل پیپلز کونسل میں تقریر کرتے ہوئے کہا:''باغیانہ تحریکوں کی سرکوبی کی شدید ضرورت ہے۔ان تحریکوں کے لیڈر ختن (جو کاشغر یعنی شولی سے چار سو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے) میں مخالفانہ انقلاب برپا کرنے کی کوشش کر رہے تھے''۔چین کا روزنامہ ہسین چیانگ یہ باؤ اپنی ۲۳ ستمبر ۱۹۵۶ء کی اشاعت میں ایسے سرکش عناصر کی نشان دہی کرتے ہوئے لکھتا ہے''یہ عناصر ختن کے اندر مخالفانہ انقلاب کے لیے کوشش کر رہے تھے۔بلکہ ہر صوبے میں اُن کے اثرات موجود تھے او رلوگوں کے اندر مذہبی اور قومی تعلیمات کا پرچار کر رہے تھے۔مارچ ۵۶ء کے فسادات میں انہی عناصر کا ہاتھ تھا''۔چین کے ایک اور اخبار''من چوہوان'' نے تن بن یاؤ نامی ایک مسلمان کی گرفتاری کی خبر شائع کی اور اس کے بارے میں بتایا کہ یہ دائیں بازو کا مسلمان ہے اور شانتونگ کا رہنے والا ہے اور یہ افواہیں پھیلا رہا ہے کہ کیمونسٹ پارٹی مذہب ختم کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ایسے عناصر کی تطہیر کے لیے وسیع پیمانے پر پروگرام منظم کیا جا چکا ہے۔کچھ لوگوں کی صفائی آنے والے موسم سرما میں ہو جائے گی اور باقی موسم خزاں میں صاف کر دیے جائیں گے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

4 اگست :صوبہ ہلمند ....ضلع مرجاہ..........مجاہدین کا 2 چیک پوسٹوں پر حملہ..........4 فوجی ہلاک..........3 زخمی

مجاہدین کی اسرائیلی صیہونیوں کے خلاف کارروائیاں

خباب اسماعیل

یہودِ بے بہبود کی شر پر فطرت اور مکروہ سازشوں نے اللہ کی زمین کو فساد سے بھر دیا ہے۔اسرائیل کی صورت میں ایک شیطانی ریاست' یہود کی پشت پر ہے اوراس ریاست کواپنے قیام سے لے کر انتظام وانصرام چلانے تک تمام معاملات میں عالمی کفر کے سردار امریکہ کا بھر پور تعاون حاصل رہا ہے۔امریکہ اور اسرائیل ہی مسلم امہ کے خلاف صلیبی و صیہونی یلغار میں پیش پیش ہیں۔ایسے میں 'حرم کے بیٹے' بھی الہ العالمین کی ذات پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے یہود ونصاریٰ کے اِن ائمہ اور اُن کے مفادات کو دنیا بھر میں ہدف بنا رہے ہیں۔اس معرکہ کے نتیجے میں ہر محاذ پر چھڑنے والی جنگ حق وباطل کی واضح پہچان اورانصارانِ طاغوت کے چہروں کو پوری طرح عیاں کر رہی ہے۔آج دنیا بھر میں مجاہدین حقیقی معنوں میں چومکھی لڑائی لڑ رہے ہیں......امریکہ، اسرائیل کی قیادت میں عالمی کفر کے تمام چھوٹے بڑے لشکر بھی مجاہدین کے مقابل ہیں اوران لشکروں کی معاونت کے لیے ہر جگہ پر 'کلمہ گوفرنٹ لائن اتحادی' بھی شیاطین کی افواج کے شانہ بشانہ کھڑے مجاہدینِ اسلام سے برسرِ جنگ ہیں۔ایسے میں 'ہوا ہے گوتند وتیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے' کے مصداق اللہ کا لشکر اپنے رب کی مدد اور رحمت سے ان تمام ابلیسی طاقتوں کی بیخ کنی کرنے میں سرگرم عمل ہے۔مجاہدین دنیا کے ہر خطے میں موجود بھی ہیں اوراللہ تعالیٰ کی غیبی نصرت کے ذریعے اپنے اوراللہ کے دشمنوں کو کاری سے کاری ضربیں لگا رہے ہیں۔

اسی سلسلے میں ۱۸ جولائی ۲۰۱۲ء کو بلغاریہ کے ساحلی شہر برگس میں اسرائیلی سیاحوں سے بھری بس پر القاعدہ سے تعلّق رکھنے والے مجاہد کے شہیدی حملے میں ۷ صیہونی ہلاک اور ۳۳ سے زائد زخمی ہوئے۔یہ کارروائی اس وقت عمل میں لائی گئی جب بس برگس کے ہوائی اڈے کے باہر بس اڈے سوفووو(Srfovo) پر کھڑی تھی کہ فدائی مجاہد اس میں سوار ہوا اوراس نے یہودیوں پر بارودی جیکٹ کو اڑا کر شہیدی حملہ کر دیا،جس سے بس مکمل طور پر تباہ ہوگئی جب کہ پاس کھڑی دواوراسرائیلی سیاحوں کی بسوں کو بھی شدید نقصان پہنچا۔

اس کارروائی کوانجام دینے والے مجاہد بھائی کا نام مہدی غزالی اورکنیت ابو صہیب الجزائری تھی۔مغربی میڈیا میں یہ مجاہد سویڈی کوبا(Swede-Cuba) کے نام سے معروف تھے۔مہدی غزالی رحمہ اللہ سویڈن کے باشندے تھے جو ۵ جولائی ۱۹۷۹ء کو پیدا ہوئے۔اُنہوں نے افغانستان میں امریکہ کے خلاف جہاد کیا اور تورابورا کے معرکے میں گرفتار ہوکر جنوری ۲۰۰۲ء سے جولائی ۲۰۰۴ء تک بدنام زمانہ امریکی عقوبت خانہ گوانتاناموجیل میں قید رہے۔مہدی غزالیؒ اُسی قافلہ کے راہی تھے جس قافلہ کا ہر فرد صلیبی وصیہونی فساد کے تدارک اورامت کی حفاظت کے لیے مختلف مورچوں میں موجود ہیں۔امت توحید کے یہ فرزند اپنی پیاری امت کواندھیروں سے نور کی طرف لانے اورسر بلندی اورعزت ووقار کا راستہ دکھانے کے لیے اپنے کاسۂ سرکو چراغ بنائے اسے اپنے لہو سے روشن کیے ہوئے ہیں۔جب کہ دوسری جانب اس امت کی گردنوں پر اولیائے شیطان مسلط ہیں......جن کی تمام تر ہمدردیاں، ہر طرح کا تعاون اور ہر قسم کی مدد یہود ونصاریٰ کے لیے ہے۔چاروں طرف سے مسلمان ممالک کے درمیان گھرا ہوا چھوٹا سا اسرائیل اپنی تمام فتنہ انگیزیوں اوراسلام دشمنی کے باوجود اِنہی مسلمان ممالک کی ''جود وسخا'' کی بدولت اپنے وجود کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔مصر سے اسرائیل کو ملنے والی قدرتی گیس (جو تاریخی صحرائے سینا سے ہوتے ہوئے اسرائیلی حدود میں داخل ہوتی ہے) سے اسرائیلی ریاست اپنی کل توانائی کی ۴۰ فی صد سے زائد ضروریات پوری کرتی ہے۔

صحرائے سینا کا علاقہ ساٹھ ہزار مربع کلومیٹر پر محیط ہے۔مجاہدین نے صحرائے سینا کے وسیع وعریض علاقے میں اپنی قوت کو مجتمع کیا اورگزشتہ سوا سال کے دوران میں اسرائیل کو گیس فراہم کرنے والی پائپ لائن کو ۱۵ مرتبہ تباہ کیا۔جس کی وجہ سے اسرائیلی معیشت کو شدید نقصان پہنچا اوراسرائیل کو اربوں ڈالرز کا نقصان اٹھانا پڑا ہے جب کہ اسرائیل کی تاریخ میں پہلی مرتبہ گیس اور بجلی انتہائی مہنگی ہوئی ہیں۔مجاہدین کی گیس پائپ لائن کو تباہ کرنے والی کارروائیوں کے بعد اسرائیل کوایک سال تک گیس کی سپلائی بند رہی۔مجاہدین کی ان کارروائیوں کا ہی نتیجہ تھا کہ اسرائیل میں بسنے والے یہودیوں کے لیے حکومت نے بجلی ۲۰ فی صد تک مہنگی کر دی۔'چمڑی جائے پر دمڑی نہ جائے' کی خصلتِ بد رکھنے والے یہودیوں کے لیے یقیناً یہ بہت بڑا نقصان اورصدمہ ہے۔مجاہدین کی طرف سے اب تک کیے گئے ۱۵ حملوں میں سے آخری حملہ ۲۲ جولائی ۲۰۱۲ء کو کیا گیا۔جب کہ ۲۲ جولائی ۲۰۱۲ء ہی کو مجاہدین نے صحرائے سینا میں اسرائیلی فوجیوں کی ایک بس پر بھی گھات لگا کر حملہ کیا،جس کے نتیجے میں متعدد اسرائیلی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔۸ مارچ ۲۰۱۲ء کواس گیس پائپ لائن کو مجاہدین نے تیرہویں مرتبہ اپنی کارروائی نشانہ بنا کر تباہ کیا تو اس موقع پر شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے اپنے ایک بیان میں کہا ''القاعدہ ان مجاہدین کو مبارک باد پیش کرتی ہے جوظلم وذلت پر راضی نہیں ہوتے ہیں اور انہوں نے تیرہویں مرتبہ گیس پائپ لائن کو تباہ کیا ہے''۔

مصر میں 'اسلام پسند' حکومت کے لیے بھی یہ امر نا قابلِ برداشت ٹھہرا اور

4اگست:صوبہ اُورزگان......ترین کوٹ............بارودی سرنگ دھماکہ............پولیس کی ایک گاڑی تباہ............ایک کمانڈر سمیت 11 پولیس اہل کار ہلاک

اسرائیل کا ناطقہ بند کرنے کے لیے گیس پائپ لائن کو تباہ کرنے والے مجاہدین کی کارروائیوں میں رخنے ڈالے جانے لگے۔جس کے نتیجے میں مجاہدین نے ۶ اگست کو مصر اسرائیل سرحد پر قائم مصری چیک پوسٹ پر حملہ کر کے ۱۵ مصری فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ یہ چیک پوسٹ مجاہدین کی آمد و رفت اور اسرائیل کے خلاف اُن کی عملیات کو روکنے کے غرض سے بنائی گئی تھی۔اسرائیلی فوج نے دعویٰ کیا کہ مذکورہ چیک پوسٹ پر حملہ کرنے والے ''دہشت گرد'' ۲ گاڑیوں پر سوار تھے جنہیں اسرائیلی فضائیہ نے نشانہ بنا کر تباہ کر دیا۔

۸ اگست کو مصری فضائیہ کے جیٹ طیاروں نے سینا میں موجود مجاہدین کے ٹھکانوں پر بم باری کی جس میں ۲۰ مجاہدین کو شہید کرنے کا دعویٰ کیا گیا۔مصری چیک پوسٹ پر مجاہدین کا حملہ روکنے پر ناکام رہنے کی پاداش میں ۱۳ اگست کو مصر کے نو منتخب صدر محمد مرسی نے مصری آرمی چیف حسین طنطاوی (جو کہ ملک کا وزیر دفاع بھی تھا)، چیف آف سٹاف جنرل سمیع عدنان اور دیگر کئی جرنیلوں کو برطرف کر دیا۔مرسی نے اپنے اس اقدام کے ذریعے'ایک پنتھ دو کاج' کے مصداق ایک جانب مجاہدین کے ساتھ مزید سختی سے نمٹنے کا پیغام دیا جب کہ دوسری جانب اپنے اس اقدام کو اقتدار پر''اسلام پسندوں'' کی مضبوط گرفت کے طور پر پیش کیا۔ ۲۱ اگست کو مصری حکومت نے اسرائیل کے لیے دردِ سر بن جانے والے مجاہدین کے خلاف آپریشن کے غرض سے صحرائے سینا میں جنگی جہاز اور ٹینک بھیجنے کا فیصلہ کیا۔یاد رہے کہ ۱۹۷۳ء کی عرب اسرائیل جنگ کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ اس علاقے میں مصری فوج کی طرف سے جنگی جہاز اور ٹینک بھیجے جا رہے ہیں۔

یہ بھی طُرفہ تماشا ہے کہ مجاہدین جو ہر جگہ یہود و نصاریٰ کی اسلام کے خلاف جنگ میں دفاعِ دین اور امت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں......اُن کے خلاف 'کلمہ گو افواج' کی جانب سے آپریشن در آپریشن کا سلسلۂ دراز تھمنے کا نام نہیں لیتا۔مصر، صومالیہ، الجزائر، یمن، پاکستان، عراق، افغانستان اور نائیجیریا سمیت جس خطے میں بھی دیکھیں آپ کو کفر کی 'فرنٹ لائن اتحادی' افواج مجاہدین کے خلاف کارروائیوں میں مصروف نظر آئیں گی۔ایک جانب فرزندانِ اسلام' اللہ کے دشمنوں کے حملوں کو اپنے سینوں پر روک رہے ہیں تو دوسری طرف متحدہ کفر کی رکھوالی کرنے اور اُن کے مفادات کے تحفظ کی خاطر ایمان و اسلام سے قطعی بے زاری کا عملی کردار پیش کرنے والے اِن مجاہدین کی راہ کو کھوٹا کرنے نکلے ہیں......لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے اُس کے دین کی خاطر آزمائشوں، تکالیف اور کلفتوں کو جھیلنے والوں کی راہ کھوٹی نہ پہلے کبھی ہوئی نہ آئندہ کبھی ہوگی......البتہ کفر، گمراہی اور ضلالت کے گڑھوں کے لیے 'حفاظتی حصار' کا کام کرنے والی 'کلمہ گو' افواج کے مقدر میں بھلائی، فتح اور آبرومندی کا اللہ کے اذن سے کوئی نام و نشان نہیں......صرف ذلت، رسوائی اور دنیا و آخرت کی بربادی ہی ان کا مقدر ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: القاعدہ......نائن الیون کے دس سال بعد

یہ دونوں ویڈیوز میرے پاس ہیں اور دونوں میں ان کا اطمینان قابل دید ہے۔

میرے نزدیک یہی اصل القاعدہ ہے جو ہنوز دنیا کے لیے خطرہ ہے۔اس کارروائی سے قبل کسی نے ابو دجانہ کا نام سنا تھا اور نہ ان کے آس پاس کے لوگوں کو کوئی اندازہ تھا کہ یہ ڈاکٹر اسی طرح کی کوئی کارروائی کر سکتا ہے۔نہ جانے ابو دجانہ کی طرح کتنے اور نوجوان مختلف ملکوں کے اندر، مختلف شکلوں میں اسی طرح کی کارروائیوں کی تیاریاں کر رہے ہوں گے۔گزشتہ روز نائن الیون کی برسی کے موقع پر تقریبات کے دوران صدر اوبامہ اور مختلف امریکی عہدیدار یہ دعوے کرتے رہے کہ انہوں نے القاعدہ کی کمر توڑ دی ہے اور یقیناً نہ صرف ایبٹ آباد میں اسامہ بن لادن کو مارا گیا بلکہ اس تنظیم کے درجنوں اہم رہنما ڈرون حملوں میں بھی مارے گئے ہیں۔

اسی طرح پاکستان نے سیکڑوں کی تعداد میں گرفتار بھی کیے۔اس حوالے سے دیکھا جائے تو امریکہ نے القاعدہ کو بہت کمزور کر دیا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ القاعدہ کی اصل قوت یعنی ابو دجانہ جیسے لوگوں کے ساتھ کیا کیا جائے۔نائن الیون ۲۰۰۱ء کو ابو دجانہ القاعدہ سے واقف تھے اور نہ اس کا حصّہ۔عراق اور فلسطین کی صورت حال کی وجہ سے اس راستے پر گامزن ہوئے۔جب تک امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی غیر منصفانہ پالیسیاں برقرار ہیں تب تک اگر القاعدہ کی موجودہ پوری قیادت کو ختم کیا جائے، تب بھی یہی خود رو القاعدہ موجود رہے گی۔تب بھی ابو دجانہ جیسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے اور جب تک ابو دجانہ جیسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے تب تک دنیا کو محفوظ سمجھنا بے وقوفی اور اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔

☆☆☆☆☆

''ہمیں لڑنا ہے حتّی کہ ہم تمام مسلمان سرزمینوں کو قابض افواج سے پاک کر دیں اور مسلمان ممالک سے ظالم و فاسد حکمرانوں کو بے دخل کر کے ایک ایسی شرعی حکومت قائم کریں جو فساد کو ختم کر کے عدل کو عام کرے۔ہمارے لیے عسکری قتال، دعوتی جدوجہد، سیاسی نظام کی تبدیلی اور اجتماعی اصلاح کی شکل میں جہاد کے متنوع محاذ کھلے ہوئے ہیں اور ہم پر لازم ہے کہ ہم امت کے ساتھ مل کر اس کے دفاع اور دشمن کی تباہی کی جنگ لڑیں۔بلاشبہ مجاہدین اگر دشمنانِ اسلام کے خلاف قتال کی صفِ اوّل میں کھڑے ہیں اور اسلام اور مسلمین کے دفاع کے لیے جانیں قربان کر رہے ہیں اس کے باوجود وہ امتِ مسلمہ کا ہی ایک جزو ہیں اور اس سے جدا نہیں ہیں۔وہ نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں معاون و مددگار رہیں، نصیحت کرتے اور مشورہ قبول کرتے ہیں حق اور ہدایت کے ہر کام میں ہر مسلمان کے ساتھ تعاون کرتے ہیں اور اختلافی معاملات میں باہم اصلاح کے لیے کوشاں ہیں''۔

(شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ)

5 اگست: صوبہ بامیان............مجاہدین کے گھات لگا کر حملے............4 صلیبی فوجی اور اُن کے 4 ایجنٹ ہلاک............10 فوجی زخمی

شام، مالی، چیچنیا کے محاذ

علی حمزہ

سرزمین شام:

شام کے بیش تر قصبے اور شہر ''شام غریباں'' کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ حمص، ادلب، ریف، دمشق، حماہ، درعا، حلب، دیرالزور کے گلی کوچوں میں ہر طرف لاشیں، زخمی اور خون ہی خون نظر آ رہا ہے۔ خوف اور دہشت کے مناظر ہیں اور لوگ جائے پناہ کی تلاش میں شہر کے ایک حصّے سے دوسرے حصّے اور ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف بھاگ رہے ہیں جب کہ بڑی تعداد ہمسایہ ممالک میں نقل مکانی کر چکی ہے۔

تیونس اور مصر کے بعد مارچ ۲۰۱۱ء میں شام میں ''عرب بہار'' پہنچی تو خیال یہی تھا کہ عوامی احتجاج کے سامنے بشارالاسد حکومت ہتھیار ڈال دے گی لیکن اس نے احتجاجی تحریک کو بزورقوت دبانے کی پالیسی اپنا لی۔ جس کے نتیجے میں روزانہ بیسیوں لاشیں گرنے لگیں۔ ارکان پارلیمنٹ کی بڑی تعداد نے احتجاجاً استعفے دے دیے، حکمران پارٹی کے ارکان کی بھی بڑی تعداد مستعفی ہوگئی لیکن بشارالاسد حکومت پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ ایران، روس اور چین کھل کر اسد حکومت کی حمایت میں آ گئے اور انہوں نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے شام کے خلاف کوئی سخت قرارداد پاس نہ ہونے دی۔

شام میں دن بدن ریاستی تشدد بڑھتا گیا۔ جسرالشغور پر ہونے والے حملے اور سفاکانہ قتل عام نے اسد حکومت کے لیے اسلامی برادری کی کسی قسم کی ہمدردی کو بھی ختم کر دیا۔ جو اسد حکومت کے مظالم پر مبنی جو تصاویر اور داستانیں سوشل میڈیا پر جاری ہوئیں، ان سے پوری دنیا میں اسد حکومت کے خلاف نفرت پھیل گئی۔ برطانیہ میں قائم ابزرویٹری فار ہیومن رائٹس کے مطابق اب تک ۱۹۱۰۶ افراد شام کی خانہ جنگی میں مارے جا چکے ہیں۔ ان میں ۱۳۲۹۶ عام شہری، ۴۸۶۱ سیکورٹی اہل کار اور ۹۴۹ منحرف فوجی شامل ہیں۔ جب کہ شامی حکومت کے مطابق جون تک کل ۷۶۹۴ اموات ہوئیں، جس میں ۳۲۱۱ شہری اور ۲۵۶۶ سیکورٹی اہل کار شامل ہیں۔ اپوزیشن کی ویب سائٹ کے مطابق ۲۳ جولائی تک ۲۱۳۶۹ اموات ہوئیں۔ ان میں ۱۶۱۲ عورتیں ہیں، ۱۶۳۶ بچے بھی مارے گئے جن میں ۴۲۹ لڑکیاں ہیں۔

عالمی میڈیا میں آنے والی ایک رپورٹ کے مطابق شام کے مختلف علاقوں میں ۲۷ تشدد خانے قائم ہیں جہاں قیدیوں کو تفتیش کے نام پر بدترین تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ شام کے تفتیش کار جن کا تعلق ملٹری انٹیلی جنس، پولیٹیکل سیکورٹی ڈائریکٹوریٹ، جنرل انٹیلی جنس ڈائریکٹوریٹ اور ایئر فورس انٹیلی جنس ڈائریکٹوریٹ سے ہے، روس کی کے جی بی کے تربیت یافتہ ہیں۔ یہ کے جی بی ہی کے سکھائے ہوئے تشدد کے ۲۰ طریقے استعمال کرتے ہیں جن میں قیدیوں کو بے رحمی سے پیٹا جاتا ہے، گرفتاری کے فوراً بعد کپڑے اتار کر برہنہ کر دیا جاتا ہے، انگلیوں، سینے اور کانوں میں کیل ٹھونکے جاتے ہیں، نازک اعضا کو برقی جھٹکے دیے جاتے ہیں۔

۱۸ جولائی کے حملے نے شامی حکومت کو ہلا کر رکھ دیا۔ اس حملے میں وزیر دفاع داؤد راجحہ، نائب وزیر دفاع جنرل آصف شوکت، کرائسس مینجمنٹ سیل کا سربراہ جنرل حسن ترکمانی، وزیر داخلہ محمد ابراہیم اور نیشنل سیکورٹی آفس کا سربراہ ہشام بختیار دیگر کئی اہم فوجی اور حکومتی اہل کاروں سمیت ہلاک ہوگئے۔ دن بدن بگڑتے حالات اور اقتدار پر کمزور ہوتی گرفت کے باعث بشار کی بیوی نے روس میں پناہ لے لی ہے جب کہ خود بشار بھی روپوش ہے۔

امارت اسلامی مالی:

شمالی افریقہ میں واقع مالی کے شمالی حصّے میں قائم 'امارت اسلامی مالی' جو ''انصار الدین'' کے زیر اقتدار ہے، سے امریکہ، یورپ بالخصوص فرانس اور مغربی افریقہ کے ممالک سخت خوفزدہ ہیں اور اس پر حملہ کر کے قبضہ کے لیے سازشوں میں مصروف ہیں۔ گزشتہ اپریل میں انصار الدین نے شمالی مالی کے کئی اہم شہروں پر قبضہ کر کے شریعت اسلامیہ کے نفاذ کا اعلان کیا تھا۔ ۱۵ افریقی ممالک پر مشتمل ''اکنامک کمیونٹی آف ویسٹ افریقن سٹیٹس (Ecowas)''، نائیجر اور فرانس اس خطے میں شریعت کا نفاذ برداشت کرنے کو تیار نہیں۔ فرانس ماضی کے تلخ تجربات کے باعث براہ راست فوجی مداخلت سے گریزاں ہے اور اس کے خیال میں فوجی مداخلت کے نتیجے میں مجاہدین مقبولیت حاصل کریں گے۔ وہ امریکہ اور افریقی ممالک کے ذریعے مالی کے شمالی حصّے سے مجاہدین کے اقتدار کو ختم کرنا چاہتا ہے۔

۲۸ جون کو مغربی افریقہ کے ممالک کے رہنما Yamoussoukro میں اکٹھے ہوئے اور سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا کہ وہ شمالی مالی میں غیر ملکی مداخلت کے حق میں جلد از جلد قرارداد پاس کرے۔ امریکہ اور فرانس اس کے لیے نقل و حمل کے ذرائع فراہم کریں۔ ۱۱ جولائی کو موریطانیہ، الجیریا، مالی اور نائیجر کے لیڈر ایک بار پھر اکٹھے ہوئے اور ''جہادی خطرہ'' سے نمٹنے کے لیے تبادلۂ خیال کیا۔ مجاہدین کے زیر اقتدار شمالی مالی کا رقبہ فرانس سے زیادہ ہے اور یہ ممالک خوف زدہ ہیں کہ مجاہدین پورے مالی پر قبضہ کر سکتے ہیں

5 اگست: صوبہ کنڑ.........ضلع سرخانی.........مجاہدین نے پے در پے حملے.........درجنوں صلیبی ہلاک.........زخمی

کیونکہ مالی کی فوج ان کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔اور اس طرح مجاہدین مغربی افریقہ کے تمام ممالک کے لیے ''خطرہ'' بن سکتے ہیں۔

اپنے ان مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے اس شیطانی اتحاد نے ''نیشنل موومنٹ فار لبریشن آف ازواد (NMLA)'' کو اپنا آلۂ کار بنایا۔NMLA ایک سیکولر اور لبرل نظریات کی حامل پارٹی ہے اور یہ شمالی مالی میں ''ازواد'' کے نام سے علیحدہ ریاست قائم کرنا چاہتی ہے لیکن عوام میں زیادہ مقبول نہیں۔اپنی محدود قوت کو دیکھتے ہوئے اس نے انصار الدین کے ساتھ شرکت اقتدار کا معاہدہ کر لیا تھا اور اس بات پر اتفاق کیا تھا کہ شمالی مالی 'امارت اسلامی' ہوگی اور اس میں اسلامی شریعت کا نفاذ ہوگا۔جب اسے فرانس اور اردگرد کے افریقی ممالک سے حمایت کی یقین دہانی مل گئی تو اس نے معاہدہ توڑ دیا۔اس پر دونوں فریقوں میں جنگ شروع ہوگئی۔مجاہدین نے NMLA کے ہیڈ کوارٹر کا محاصرہ کر لیا۔مغرب الاسلامی میں القاعدہ کے اہم کمانڈر خالد ابوالعباس نے حملے کی قیادت کی ۔NMLA کو شہر بدر کرنے کے بعد مجاہدین نے ایئر پورٹ پر بھی قبضہ کر لیا۔

اس کے بعد ایک دوسرے شہر ٹمبکٹو میں لڑائی شروع ہوگئی۔یہاں بھی بغیر کسی بڑی مزاحمت کے مجاہدین نے تمام سرکاری عمارتوں اور دفاتر پر قبضہ کر لیا۔اس کے بعد کیدال قصبے اور ایئر پورٹ پر انصار الدین کا کنٹرول ہو گیا۔NMLA کی آخری کمین گاہ گاؤ سے ۱۰۰ کلومیٹر دور آن سوگو شہر تھا۔اس پر قبضے کے بعد مجاہدین نے اعلان کیا : ''جنگ ختم ہوگئی، سیکولر قوم پرست بھاگ گئے۔اب سارا علاقہ اہل ایمان کے ہاتھوں میں ہے''۔نیوز ایجنسی اے ایف پی نے بھی تصدیق کی ہے کہ'' قوم پرستوں کے ہاتھ میں اب شمالی مالی کا کوئی قصبہ نہیں''۔شمالی مالی کے مکمل طور پر مجاہدین کے ہاتھوں میں چلے جانے کے بعد تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ NMLA کے پاس اب بیرونی طاقتوں کا آلۂ کار بننے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں، جو شمالی مالی پر حملے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔

القاعدہ مغرب الاسلامی کی قیادت نے اس صورت حال میں خبردار کرتے ہوئے کہا:'' شمالی مالی میں مداخلت کا پروگرام بنانے والے سن لیں کہ شریعت اسلامیہ کو کسی صورت ختم کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ہم ہتھیار اٹھائے انتظار نہیں کرتے رہیں گے بلکہ صورت حال کے مطابق ٹھوس اور سخت قدم اٹھائیں گے۔اکنامک کمیونٹی آف ویسٹ افریقن سٹیٹس کے ممالک میں ہمارے یونٹس کارروائیوں کے لیے حکم کے منتظر ہیں، شمالی مالی پر حملے سے سب ممالک جنگ کی لپیٹ میں آجائیں گے''۔

شمالی مالی میں مجاہدین نے بت خانوں اور مجسموں کی مسماری بھی شروع کر دی ہے۔اس پر بھی ایک شور برپا ہے کہ'' ثقافت خطرے میں پڑ گئی ہے'' لیکن مجاہدین کا کہنا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مقابلے میں ہمیں لوگوں کی مخالفت کی پروا نہیں۔ہم ہر حالت میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور سنت پر عمل کریں گے۔ہمارے لیے ریفرنس یونیسکو نہیں بلکہ شریعت ہے۔اس حوالے سے سکائی نیوز کے ساتھ القاعدہ کمانڈر کا نہایت ایمان افروز انٹرویو بھی میڈیا میں آیا ہے مگر اسے یہاں نقل کرنے کی گنجائش نہیں۔اس انٹرویو کا آخری فقرہ قرآن کے اس فرمان پر ختم ہوتا ہے کہ ''یہودی تم سے خوش ہوں گے نہ نصاریٰ یہاں تک کہ تم ان کے مذہب کی پیروی کرنے لگو''۔

قفقاز:

شمالی قفقاز میں مجاہدین کی کارروائیاں حسب معمول جاری ہے۔امہ نیوز کے مطابق رجب میں قفقاز کے مختلف علاقوں میں کل ۵۲ کارروائیاں ہوئیں جن میں ۱۵ روسی فوجی مارے گئے اور ۲۹ زخمی ہوئے جب کہ ۸ مجاہدین نے شہادت پائی۔مجاہدین نے ۱۶ گاڑیوں اور ۹ عمارتوں کو نقصان پہنچایا۔روسی فورسز نے ۱۷ مسلمان شہریوں کو شہید اور دو کو زخمی کیا جب کہ ۵ خواتین اور ۲۲ مردوں کو اغوا کیا۔

۱۹ اگست کو قفقاز کے شمالی میں واقع ملگو بک ڈسٹرکٹ میں ایک فدائی مجاہد کی استشہادی کارروائی میں ۸ روسی پولیس اہل کاروں کو ہلاک اور ۱۵ شدید زخمی ہوگئے۔اس حملے میں پولیس کی ۴ گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔سی این این نے اس فدائی کارروائی کے بعد اپنے تبصرے میں کہا کہ چیچنیا میں روسی سیکورٹی فورسز کے خلاف مجاہدین کی کارروائیاں اب روزانہ کا معمول ہیں۔

روسی ظلم وسفا کی کا بدترین واقعہ قفقاز کے قصبے KRYMSK میں پیش آیا۔شدید بارش کے بعد ۷ جولائی کو پیوٹن کے حکم پر قصبے کے قریب ڈیم کے ان گیٹوں کو کھول دیا جن سے نکلنے والا پانی قصبے کو ڈبو سکتا تھا۔ان گیٹوں کو نہ کھولنے کی صورت مں سرکاری محل اور آئل ٹرمینل تباہ ہو سکتا تھا۔پیوٹن نے سرکاری محل اور آئل ٹرمینل کو بچانے کا حکم دیا اور یوں جب سات میٹر بلند پانی کا ریلا ڈیم سے نکلا تو پورے قصبے کو بہا لے گیا۔قفقاز سنٹر کے مطابق ۱۳ جولائی کو گلیوں اور درختوں پر ۶۴۰۰ لاشیں تیرتی ہوئی پائی گئیں۔کتنی لاشیں عمارتوں کے ملبے کے نیچے دب گئیں اور کتنی بہہ کر دور چلی گئیں، اس کا کوئی اندازہ نہیں۔حکومت نے صرف ایک سو بہتر اموات کی تصدیق کی۔سوال یہ ہے کہ پھر پورا قصبہ اور اس کے رہائشی کہاں چلے گئے؟

قفقاز میں روس کی خفیہ ایجنسی کے جی بی نے سائبر جنگ بھی شروع کر رکھی ہے۔وہ قفقاز سنٹر کی ویب سائٹ کو مسلسل نشانہ بنائے ہوئے ہے۔جولائی میں اس کے DDos حملوں کی تعداد ۴.۷۹ ملین فی سیکنڈ تک پہنچ گئی۔سائبر وار کی تاریخ میں یہ شدید ترین حملہ شمار ہوتا ہے۔حیرت کی بات یہ ہے کہ روسی میڈیا کے کذاب صحافیوں نے اس حملے پر خوشی کا اظہار کیا ہے کیونکہ قفقاز سنٹر ان کی کذب بیانیوں کو ننگا کرتا رہتا ہے۔

☆☆☆☆☆

5 اگست: صوبہ قندھار..........علاقے خاکریز..........بارودی سرنگ دھماکہ..........ایک امریکی ٹینک تباہ..........3 امریکی ہلاک..........ایک زخمی

جن سے وعدہ ہے مرکر بھی جو نہ مریں......

احسن عزیز شہیدؒ......عشق کا وعدہ ہم نے پورا اے ربِ غفار کیا

رب نواز فاروقی

مکتبِ عزامؒ اور مکتبِ اسامہؒ کے اہم تلمیذ بھائی احسن عزیز ۲۹ رمضان المبارک کو اپنے رب سے کیا وعدہ پورا کر کے خطۂ خراسان میں امریکہ کی غلام پاکستانی مرتد فوج کی بم باری سے رفیقۂ حیات سمیت اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔ احسن بھائی نے تینتالیس سالہ حیاتِ عارضی، حیاتِ جاودانی کی جستجو اور تیاری میں گزاری۔ اُن کی زندگی کا ہر لمحہ اور ہر کاوش اپنے مالک کو خوش کرنے کے لیے تھی۔ ان کی تحریر، تقریر، شاعری، ہجرت اور قتال سبھی اس لیے تھی کہ اللہ کی رضا مل جائے، جنت کی ابدی نعمتیں ہمارا مقدر بن جائیں۔

نوے کی دہائی میں جہادِ افغانستان (اول) سے وابستہ ہوئے اور پھر کشمیری مجاہدین کے استاد اور مربی رہے۔ تجوید اور سیرت النبی علیہ السلام سبقاً سبقاً پڑھاتے رہے اور ہر ممکن یہ کوشش کرتے رہے کہ کشمیر میں جہاد جیسی عظیم عبادت 'غیر اللہ' کے تسلط اور سرپرستی سے پاک رہے لیکن جہاد کو طاغوتی سرپرستی میں بدنام ہوتا دیکھ کر ان کا دل ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ بالآخر اُنہوں نے طاغوتی سرپرستی میں چلنے والی تنظیمات کو خیر باد کہہ کر فی سبیل اللہ جہاد سے اپنا رشتہ جوڑ لیا۔

نائن الیون کے عظیم اور مبارک واقعے نے، جسے احسن بھائی 'یوم تفریق' کا نام دیا کرتے تھے، انہیں بہت متاثر کیا۔ ان دنوں وہ اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ عرب مجاہدین اور شیخ اسامہؒ کی قیادت نے نائن الیون کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اللہ کی نصرت ان کے ساتھ ہے اور اب جہادی افق پر ان ہی کی قیادت چلے گی۔

یوم تفریق کے بعد احسن بھائی نے تن، من، دھن صلیبیوں اور ان کے حواریوں کے خلاف جہاد فی سبیل اللہ کے لیے وقف کر دیا اور سقوطِ امارتِ اسلامیہ کے دوران میں مہاجرین عرب و عجم کی میزبانی اور نگہبانی میں جُتے رہے اور انہیں راحت و آرام پہنچانے کا ہر ممکن اہتمام کیا۔ ان کی دینِ اسلام کی خدمات بھلا مقامی طاغوت کو کیسے برداشت ہو سکتی تھیں۔ آئی ایس آئی نے ۲۰۰۳ء میں انہیں 'لاپتہ' کر دیا گویا وہ لاپتہ ہونے والے اللہ کے بندوں کے ہراول دستے میں تھے۔ چھ ماہ کی گمشدگی کے بعد جب وہ رہا ہوئے تو مکمل یکسوئی کے ساتھ یہ فیصلہ کر چکے تھے کہ اب اُسی دنیا کا مسافر بننا ہے جس دنیا میں 'اجنبی' لوگ بستے ہیں۔ پہلے چاولوں کی امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار کیا کرتے تھے لیکن اب صرف 'نفع بخش تجارت' ہی کا ہمہ وقت پروگرام بنانے لگے۔

قید سے واپسی پر وہاں لکھی گئی نظم 'بہاروں سے پہلے جو آنکھوں پہ بیتی.....' اپنی مترنم آواز سے سناتے تو سننے اور سنانے والے سب اشک بار ہو جاتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی شاعری کو اس قدر قبولیت اور مقبولیت سے نوازا ہے کہ آج مجاہدین کے ہاں جو ترانے زبان زدِ عام ہیں وہ سبھی احسن بھائی ہی کی شاعری ہے۔ پھر بھائی محمد غوری (اللہ انہیں رہائی عطا فرمائے) کی پُرسوز اور دردِ دل رکھنے والی آواز نے اس شاعری کو دو آتشہ بنا دیا ہے۔ سچّی بات تو یہ ہے کہ جو بھی ان کے کلام کو تنہائی میں پڑھے یا سنے تو اس کی کیفیاتِ قلب عجیب ہو جاتی ہیں، وہ شہادت اور جنت کا مشتاق اور دنیا سے بے زار ہو جاتا ہے۔

احسن بھائی نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی وہ ماڈرن اور جدید تعلیم یافتہ ہے۔ وہ بھی بچپن میں فوجی سکولوں میں پڑھتے رہے، ان کے والد سمیت دو بھائی فوج ہی میں افسر رہے لیکن احسن بھائی کو اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر چُنا۔ وہ دھوپ میں بھی چھتری لے کر چلنے والا، اعلیٰ پینٹ شرٹ میں ملبوس رہنے والا نوجوان، اب جہاد کے راستوں پر گامزن ہونے کے بعد میلے کچیلے کپڑوں اور گرد آلود پاؤں لیے خطہ خراسان میں رہتا تو مجھے سیدنا مصعب بن عمیرؓ سے اپنے احسن بھائی کی مشابہت نظر آتی کہ ناز و نعم میں پلے احسن بھائی اب سخت کوش وادیوں میں یوں رہ رہے ہیں گویا کہ قدیم قبائلی ہوں۔ سر پر اُسی طرح کا سیاہ عمامہ اور وجیہہ چہرے پر گھنی داڑھی جو مہندی سے اچھی طرح رنگی گئی ہو، انہیں ایک سچّا 'خراسانی' ثابت کرنے کے لیے کافی تھی۔

احسن بھائی کا نوے کی دہائی میں ہی قرآن مجید سے خصوصی تعلّق اور شغف بن گیا تھا۔ اُسی زمانے میں انہوں نے قاری صاحب کے پاس باقاعدہ زانوئے تلمذ تہہ کر کے تجوید کے اسباق پڑھے اور پھر اُس کے بعد ہر دور میں قرآن مجید کو پڑھنے، پڑھانے میں کوشاں رہتے۔ تجوید کے اسباق پر مشتمل مختصر دورانیے کے دورے بھی تیار کیے اور کروائے اور ان کے ساتھ مراکز میں وقت گزارنے والے ساتھی اس نعمت سے ضرور بہرہ ور ہوتے رہے کہ اُن کے مخارج اور تلفظ کی اصلاح ہو جاتی۔ اُنہوں نے دورانِ قید پندرہ پارے حفظ بھی کیے۔

۲۰۰۵ء کے اواخر میں خراسان ہجرت کی اور پہلے پہل جس مرکز میں رہے اُس کے امیر شہید ابوتراب رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اس دوران میں احسن بھائی کا ایک نیا روپ دیکھنے کو ملا کہ ساتھیوں کی بے حد خدمت کرتے، صبح ناشتے میں اور تشکیل پر جانے والے ساتھیوں کو میٹھی روٹیاں بنا کر دیتے اور کچھ ہی دنوں میں 'میٹھی روٹی' ان کا امتیازی نشان بن گیا، اس وقت یہ راز کھلا کہ ہمارے بھائی کھانا پکانے کے بھی بہت ماہر ہیں۔

6 اگست: صوبہ قندھار.........ضلع ظہاری.........بارودی سرنگ دھماکہ.........ایساف کا ایک ٹینک تباہ.........6 فوجی ہلاک.........متعدد زخمی

احسن بھائی نے مغرب کے فلسفے، تاریخ اور اُس کے باطل عقائد وشعائر کو خوب اچھی طرح سمجھا اور اس کی اصطلاحات وشعائر' جمہوریت، انسانی حقوق، آزادی اور ویلفیئر' کا بہت عمدگی سے پوسٹ مارٹم کرتے۔ اُن کا کہنا تھا کہ '' جو مسلمان جتنا زیادہ دقیانوس اور قدامت پسند ہوگا اُسی قدر مغرب کے اثرات سے اپنے آپ کو بچا سکتا ہے''۔

احسن بھائی' شیخ عزام شہیدؒ اور شیخ اسامہ شہیدؒ سے بہت والہانہ محبت کرتے تھے۔ اُن کے تذکرے جب شروع ہو جاتے تو یہ خیال ہی نہ رہتا کہ کس عنوان اور موضوع پر بات کرنے کے لیے جمع ہوئے تھے۔ موسوعہ عبداللہ عزام شہیدؒ (چھ جلدیں) جواب تقریباً ناپید ہیں' کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر پشاور اور کوئٹہ سے منگواتے اور صاحبِ علم ساتھیوں کو تحفے میں دیتے۔ تکنیکی ذوق کے حامل تھے اور ساتھیوں کو جنگی تربیت کے حوالے سے گہرا سوچ بچار کرتے رہتے۔ الیکٹرانکس اور متفجرات ان کی دلچسپی کے خصوصی میدان تھے، جن کے ماہر اساتذہ سے وہ رابطے میں رہتے اور نئی چیزیں بنانے اور ڈھونڈنے میں بہت دلچسپی لیتے اور تحریض دیتے۔

احسن بھائی کی شخصیت کا ایک اہم امتیازی وصف یہ تھا کہ وہ امنیت کا غیر معمولی حد تک اہتمام کرتے۔ چونکہ بہت ہی زیادہ حساس تھے، ہر علاقے اور مرکز میں نیا رمزی نام رکھتے لیکن اس کے باوجود انصار انہیں چہرے مُہرے اور خدوخال سے پہچان لیتے۔ بعض اوقات ان کی امنیت کے حوالے سے ان سے مذاقاً کہا جاتا کہ اگر سبھی لوگ اس طرح امنیت کرنے لگیں تو کام کرنا مشکل ہو جائے تو ہنس کر کہتے کہ یہ تدبیر کا حصّہ ہے اور ہونا تو وہی ہے جو مقدر ہے لیکن تدبیر کرنا واجب ہے۔

احسن بھائی 'علم دین' کی تحصیل کے لیے ذاتی طور پر بھی کوشاں رہتے اور ساتھیوں کو بھی ترغیب دلاتے رہتے کہ قرآن حکیم، سیرت طیبہ علی صاحبھا السلام اور حیاۃ الصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عُمق کے ساتھ مطالعہ کریں اور ان کی شرح کے لیے حکیم الامت حضرت تھانویؒ، حکیم الاسلام حضرت قاری طیبؒ، مولانا مناظر احسن گیلانیؒ اور مولانا ابوالحسن علی ندویؒ کی کتب کا بالاستیعاب مطالعہ کرتے اور کرواتے۔ احسن بھائی اکثر یہ کہتے کہ دین سے تمسک کے لیے علمائے دین سے وابستگی بہت ضروری ہے۔ دینی معاملات میں آزاد رائے اور غیر محتاط گفتگو کی بہت زیادہ حوصلہ شکنی کرتے اور کہتے کہ فتنوں سے محفوظ رہنے کے لیے اہل حق علما کا دامن تھامے رکھنا بہت ضروری ہے۔

مادی اسباب پر روحانیت کو ترجیح دیتے، ہجرت کے بعد کئی سالوں تک انہیں مثانے میں سخت انفکیشن کا مرض رہا کہ پیشاب سے خون بھی آتا تھا۔ آپ نے سورۃ فاتحہ فجر کی سنتوں کے بعد پانی پر دم کرنے کے معمول کو اپنایا تو اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمائی۔ آپ دوسرے بھائیوں کو بھی اس کی تلقین کرتے۔ بیماری کی صورت میں شہد استعمال کرتے اور کرواتے، اکثر مریض ساتھیوں کو شہد تحفتاً بھجواتے۔

احسن بھائی ہر کام کو اتمام اور اکمال سے کرنے کے عادی تھے۔ اس لیے ان کی کتب اور افلام کئی کئی ماہ تک تیاری کے بعد بھی 'پروف خوانی' کے مراحل سے گزرتی رہتیں۔ انہوں نے اعلام کا کام کرنے کے لیے ایک باصلاحیت ٹیم تیار کی۔

اپنے دور کے تحریکوں کے قائدین سے سخت شاکی تھے کہ انہوں نے امت کو الولاء والبراء کے عقیدے سے دور رکھا ہے اور امت کو سُلانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ جیسا کہ کہتے ہیں

عجب اک تصور امیر حرم نے، بتوں سے عداوت کا کل شب دیا ہے
کہ خود بتکدے میں چراغاں ہے کل سے، حرم کی فضاؤں میں لیکن دھواں ہے

اور یہ کہ

قائدِ محترم تجھ کو کیا ہو گیا؟ پیشِ سلطان جابر کہاں کھو گیا؟
صرف اتنا تقاضا تھا پیشِ بتاں، معنیٔ لا الہ کا تُو اظہار کر

آخرت، جنت، دنیا سے بے رغبتی کے ساتھ ساتھ حاکمیتِ رب، خلافتِ اسلامی، الولاء والبراء اور موجودہ دور میں جہاد کی فرضیتِ عین وہ موضوعات ہیں جو اُن کے سامنے ہر وقت رہتے اور ان کی تمام تر گفتگوئیں، تحریریں اور تقریریں انہی عنوانات کے گرد گھومتیں۔ یہی بات طواغیتِ عصر حاضر کو کھلتی تھی جس کی بنا پر انہیں مرتدین نے جیٹ بم باری سے شہید کر دیا۔ سچّی بات تو یہ ہے کہ

اک ستارہ تھا 'وہ' کہکشاں ہو گیا

☆☆☆☆☆

'' حقیقت میں قرآن کی تعلیم وتدریس، حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فہم، فقۂ اسلامی کا سارا ذخیرہ...... یہ سبھی اس تہذیب کی عالم گیر تنفیذ میں ایک بڑی رکاوٹ ہیں، جسے اہل اسلام کے نگاہ وذہن سے دور کرنے کا وہ بھرپور ارادہ رکھتے ہیں۔ لیکن دینی تعلیم یافتہ طبقے کے ساتھ ساتھ، وہ عصری تعلیم یافتہ مسلمان سے بھی بے خوف نہیں۔ انہیں یہ ڈر ہے کہ ہماری طرز پر بنائے اداروں اور مراکز سے (چاہے یہ بلادِ اسلامیہ میں ہوں) نکلنے والے جوانوں پر کہیں ان '' غیر مہذب'' (بزعمہم) افکار وافراد کی پرچھائیاں نہ پڑ جائیں، کیونکہ وہ یہ دیکھ چکے ہیں کہ اگر جرمنی میں 'ٹاؤن پلاننگ' میں اختصاصی تعلیم حاصل کر چکا ایک مصری انجینئر محمد عطا، اپنے ساتھیوں سمیت...... عالمِ اسلام کے جید علمائے جہاد مثلاً حسن ایوبؒ، حمود بن عقلاءؒ، علی الخضیر، مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ وغیرہم کی تعلیمات کی روشنی میں...... ہمیں گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء جیسا دن دکھا سکتا ہے، ہمارے عسکری اور معاشی قلعوں کو مسمار کر سکتا ہے، تو یہ '' جدید ذہن'' (جوان کے گھر کا بھیدی ہے) '' قدیم'' فکر کے تابع ہو کر کس قدر خطرناک ثابت ہو سکتا ہے! چنانچہ ان دونوں طبقات کے درمیان خلیج کو وسیع کرنا بھی ان کے اہداف میں شامل ہے''۔ (احسن عزیز شہیدؒ)

6 اگست: صوبہ قندھار............ناوا............ بارودی سرنگ دھماکہ............ایساف کا ایک ٹینک تباہ...... 8 فوجی ہلاک

افغانستان میں مجاہدین کی کامیاب حکمت عملی اور کفار کی پسپائی

سید عمیر سلیمان

امریکی فوج نے اڈے مسمار کرنا شروع کر دیے:

ایک رپورٹ کے مطابق امریکی فوج نے افغانستان میں اپنے تفتیشی مراکز خالی کرنے کے بعد مسمار کرنے شروع کر دیے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق صلیبی افواج نے ملک بھر میں ۸۰۰ تفتیشی مراکز قائم کر رکھے تھے جن میں سے ۴۰۰ کو مسمار کرنے کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ اس معاملے میں افغان حکام نے احتجاج کیا کہ یہ اڈے افغان فوج کے حوالے کیے جائیں لیکن امریکی حکام نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ اتنے اڈوں کو سنبھالنا افغان حکومت کے بس میں نہیں۔

اتحادی ممالک بھی کوئی اڈہ خالی کرنے کے بعد امریکہ کی مرضی بغیر افغان حکومت کے حوالے نہیں کر سکتے۔ یہ انکشاف اس وقت ہوا جب کاپیسا میں فرانسیسی فوج نے اڈہ خالی کرنے کے بعد امریکہ کے حوالے کر دیا جسے بعد میں مسمار کر دیا گیا۔ صلیبی افواج نے اب تک ۱۸۰ اڈے افغان حکومت کے حوالے کیے ہیں جب کہ ۴۰۰ کو مسمار کرنے کا باقاعدہ حکم جاری کر دیا گیا ہے۔ اڈوں کو افغان حکومت کے حوالے کرنے کی بجائے مسمار کرنے کی وجہ ایک تو مجاہدین کے قبضہ میں جانے کا خدشہ ہے جب کہ دوسری وجہ ان اڈوں میں قیدیوں پر ہونے والے مظالم کو چھپانا ہے۔ امریکہ کی طرف سے اڈے افغان حکومت کے حوالے نہ کرنے سے افغان حکومت اور صلیبی حکام کے درمیان دوریوں میں بھی اضافہ ہوا ہے لیکن امریکہ یہ اڈے کسی صورت افغان فوج کے حوالے کرنے کو تیار نہیں۔

فرانسیسی فوج کا کیمپ خالی:

فرانسیسی فوجیوں نے افغانستان میں اپنے زیر استعمال فوجی کیمپوں میں سے کابل کے نزدیک واقع ایک کیمپ افغان فوج کے سپرد کر دیا ہے۔ فرانسیسی فوج کا یہ اقدام افغانستان سے اپنے لڑاکا فوجیوں کو نکالنے کے پروگرام کا ایک حصّہ ہے۔ ۳۱ جولائی کو ضلع سروبی میں واقع فوجی کیمپ کی حوالگی کی تقریب میں فرانسیسی پرچم اتار کر افغان جھنڈا لہرایا گیا۔ فرانسیسی صدر نکولا ہولاندے نے اپنی قوم سے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ اس سال کے آخر تک افغانستان سے اپنے دو ہزار فوجی واپس بلا لے گا۔

مرجاہ میں سات چوکیوں پر مجاھدین کا قبضہ:

۳۰ اگست کو صوبہ ہلمند ضلع مرجاہ میں مقامی امن لشکر کی چوکیوں پر امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے حملہ کیا۔ مجاہدین نے کوچنی یازدہ اور لوئے یازدہ کے علاقوں میں نام نہاد امن لشکر کی سات چوکیوں پر ایک ہی وقت میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ کئی گھنٹے تک جاری رہنے والی لڑائی میں مجاہدین نے چوکیوں پر قبضہ کر لیا اور وہاں تعینات جنگ جو فرار ہو گئے۔

افغان فوجیوں نے امریکی کمانڈو مار دیے:

۱۰ اگست کو صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں افغان پولیس کمانڈر نے دعوت پر بلا کر ۴ امریکی کمانڈوز کو ہلاک جب کہ ۳ کو زخمی کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق کمانڈر اسد اللہ جو کہ طالبان میں شامل ہو چکے تھے اور موقع کے انتظار میں تھے، نے افغان فوجیوں کو ٹریننگ دینے والے امریکی کمانڈوز کو دعوت پر اپنے گھر بلایا۔ پھر مناسب موقع دیکھ کر ان پر فائرنگ کر دی جس سے ۴ امریکی کمانڈو موقع پر ہلاک ہو گئے اور ۳ زخمی ہوئے۔ بعد ازاں کمانڈر اسد اللہ بخیر وعافیت مجاہدین سے آملے۔

اسی طرح کے ایک واقعہ میں ۹ اگست کو صوبہ لغمان کے ضلع مہترلام میں ایک افغان فوجی نے فائرنگ کر کے ۶ امریکی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ عبدالصمد جو کہ حقیقت میں طالبان کے ساتھ تھے فائرنگ کرنے کے بعد باہر نکل رہے تھے جب ہیلی کاپٹر سے فائرنگ کر کے انہیں شہید کر دیا گیا۔ اس حملے میں ۱۳ امریکی فوجی زخمی بھی ہوئے۔

۱۳ اگست کو صوبہ ننگرہار کے ضلع آچین میں پولیس اہل کار شیر علی نے فائرنگ کر کے ۳ امریکی فوجیوں کو ہلاک اور ۴ کو زخمی کر دیا۔ امریکی فوجی افغان فوجی مرکز میں میٹنگ کے لیے آئے ہوئے تھے جب شیر علی نے PK گن سے ان پر فائر کھول دیا۔

افغان فوجیوں اور پولیس اہل کاروں کے ہاتھوں صلیبیوں کی بڑھتی ہوئی ہلاکتوں کے پیش نظر افغان حکومت نے افغان اہل کاروں کی جاسوسی شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ افغان فوج کے سربراہ جنرل شیر محمد کریمی نے ایک انٹرویو میں کہا کہ افغان فوج، پولیس اور دیگر فورسز کے اندر جاسوسی کا نظام لایا جا رہا ہے۔ اس سے افغان اہل کاروں کے حوصلے تو پست ہوں گے لیکن یہ ضروری ہے۔ افغان اہل کاروں کی فون کالز کی نگرانی کی جائے گی جب کہ نئے بھرتی ہونے والے اہل کاروں کو موبائل رکھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

ڈیمپسی کا دورہ اور بگرام ائیربیس پر حملہ:

افغان اہل کاروں کی طرف سے صلیبی افواج پر بڑھتے ہوئے حملوں جنہیں ''گرین آن بلیو'' حملے بھی کہا جاتا ہے کا جائزہ لینے اور ان کا کوئی حل تلاش کرنے کے لیے امریکی فوج کے سربراہ جنرل مارٹن ڈیمپسی نے ۲۰ اگست کو افغانستان کا دورہ کیا۔ ڈیمپسی

7 اگست: صوبہ لوگر..........شہر پُلِ عالم..........فدائی مجاہد کا امریکی بیس پر بارودی ٹرک سے حملہ..........10 امریکی فوجی ہلاک..........متعدد زخمی

نے میرین فوج کے سربراہ جان ایلن سے ملاقات کی اور اس مسئلے کا کوئی حل نکالنے پر بات چیت کی۔ڈیمپسی نے اپنے بیان میں کہا کہ یہ مسئلہ امریکہ کے لیے بہت سخت آزمائش ہے لیکن اس کا حل نکالنے کی کوشش کی جارہی ہے۔امریکی فوجیوں کو ہر وقت یہاں تک کہ فوجی مراکز کے اندر بھی مسلح رہنے کے احکامات جاری کردیے گئے۔

ڈیمپسی بگرام میں موجود تھا جب بگرام ائیربیس پر مجاہدین نے راکٹ عملیہ کیا جس میں ڈیمپسی کے طیارے کو شدید نقصان پہنچا۔مجاہدین کی طرف سے داغے گئے ۲ راکٹ بگرام ائیربیس پر کھڑے ڈیمپسی کے C17 طیارے کے قریب گرے جس سے طیارے اور ساتھ کھڑے اپاچی ہیلی کاپٹر کو نقصان پہنچا۔بعد ازاں ڈیمپسی کو دوسرے طیارے میں واپس جانا پڑا۔مجاہدین نے اس حملے کی ذمہ داری قبول کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا کہ اس حملے کا نشانہ ڈیمپسی کا طیارہ ہی تھا اور یہ کہ انہیں طیارے کی جگہ کی پوری معلومات تھیں۔اس حملے نے صلیبیوں کی آنکھیں کھول دی ہیں اور انہیں اندازہ ہوگیا ہے کہ مجاہدین کسی بھی وقت اور کہیں بھی انہیں نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

افغان پولیس اہل کار منحرف:

صوبہ فراح کے ضلع بالا بولک میں افغان پولیس چوکی کے کمانڈر میرویس نے ۴۰ پولیس اہل کاروں کے ساتھ ہتھیار ڈال کر مجاہدین میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔طالبان ترجمان ذبیح اللہ مجاہد کے مطابق کمانڈر میرویس ۴۰ پولیس اہل کاروں ،ہتھیاروں،ایک ٹینک اور ۲ فوجی گاڑیوں کے ساتھ مجاہدین سے آملا اور مجاہدین کے شانہ بشانہ جہاد کا اعلان کیا۔واضح رہے کہ یہ اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ نہیں ہے بلکہ پچھلے ماہ بھی صوبہ پکتیا اور صوبہ فراح کے مختلف اضلاع میں بیسیوں پولیس اہل کاروں نے ارتداد کا راستہ چھوڑ کر مجاہدین میں شمولیت کا اعلان کیا تھا۔

عراق کے بعد اب افغانستان میں امن لشکر:

مکار صلیبیوں نے عراق کے بعد افغانستان میں بھی اب مقامی لوگوں کو مجاہدین کے مقابلے میں کھڑا کرنے کی کوششیں شروع کردی ہیں اور اس مقصد کے لیے امن لشکر تشکیل کیے جارہے ہیں۔ڈالر اور اسلحے کے زور پر مقامی لوگوں کو طالبان کے مقابلے میں کھڑا کیا جارہا ہے۔لیکن امریکہ کو اس کوشش میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔اول تو غیور افغان عوام نے مجاہدین کے خلاف لڑنے سے ہی انکار کردیا ہے۔اور جہاں کہیں امن لشکر بنے بھی وہاں بھی ان لشکروں کی مجاہدین سے مقابلہ کرنے کی سکت نہیں۔گزشتہ شمارے میں ہم اس کا تفصیلی ذکر کر چکے ہیں۔

نتیجہ یہ ہے کے امن لشکر کہیں شکست کھا چکے ہیں اور کہیں تائب ہو کر مجاہدین میں شامل ہورہے ہیں۔حال ہی میں صوبہ ارزگان کے ضلع چارچینہ میں مقامی امن لشکر کے ۴۰ اہل کاروں نے ہتھیار ڈال کر مجاہدین کے شانہ بشانہ جہاد کرنے کا اعلان کیا۔اسی طرح صوبہ قندھار کے ضلع شاہ ولی کوٹ میں بھی حکومتی حامی امن لشکر کے ۸ اہل کاروں نے مجاہدین میں شمولیت کا اعلان کیا۔

آغا جان معتصم کے بارے میں امارت اسلامیہ کا اعلامیہ:

گزشتہ دنوں امریکی حاشیہ نشین ذرائع ابلاغ نے آغا جان معتصم نامی شخص کے ذریعے امریکہ اور امارت اسلامیہ کے مابین مذاکرات کی جھوٹی خبریں شائع کیں جس کے جواب میں امارت اسلامیہ نے ایک اعلامیہ جاری کیا۔اس اعلامیے میں کہا گیا کہ

''آغا جان معتصم کو ۲۰۱۰ء میں امارت اسلامیہ نے سپرد کردہ امور میں تجاوز کی وجہ سے اپنے فرائض سے سبکدوش کردیا اور اس وقت امارت اسلامیہ میں اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے اور نہ ہی وہ امارت اسلامیہ کی نمائندگی کرسکتا ہے۔وہ اس وقت ترکی میں رہائش پذیر ہے اور وہاں رہنا اس کا ذاتی فیصلہ ہے،امارت اسلامیہ کا ترکی میں کوئی نمائندہ نہیں اور نہ ہی وہاں کوئی دفتر ہے اور نہ ہی کابل اور انقرہ کو آغا جان معتصم کا سفر امارت اسلامیہ کی اجازت اور ہدایت پر ہوا۔آغا جان معتصم کی حالیہ حرکات دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ وہ اب اپنے اختیار کا نہیں رہا بلکہ کسی اور کے اشارے پر چل رہا ہے۔امارت اسلامیہ میڈیا سے اپیل کرتی ہے کہ آئندہ اس کا اظہار خیال اور نقطہ نظر امارت اسلامیہ سے منسوب نہ کیا جائے بلکہ امارت اسلامیہ کا نقطہ نظر اور رسمی پالیسی وہ ہے جو امارت اسلامیہ کے باقاعدہ معروف ترجمان شائع کررہے ہیں''۔

نیٹو سپلائی کو نشانہ بنانے کا اعلان:

مجاہدین نے ایک اعلامیے میں اعلان کیا ہے کہ صلیبی فوج پر حملے تیز کیے جائیں گے اور خصوصی طور پر نیٹو کی سپلائی لائن کو نشانہ بنایا جائے گا۔اس اعلان کے تحت مجاہدین نے سپلائی کانوائے کی جاسوسی اور ان پر حملے تیز کردیے ہیں۔غزنی اور پھر سمنگان میں نیٹو سپلائی ٹرکوں پر مجاہدین کے کامیاب حملوں سے صلیبیوں کی صفوں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔پاکستان کی طرف سے کافی عرصہ بعد سپلائی لائن کھلنے کے چند روز بعد ہی ایسے حملوں نے صلیبیوں کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کردیا ہے۔مجاہدین کے حملوں کے خوف سے بہت سے ٹرک مالکان سپلائی کھلنے کے باوجود مال لے جانے کو تیار نہیں۔پہلے پاکستان اور اب افغانستان کے اندر سپلائی ٹرکوں کو مسلسل نشانہ بنانے سے صلیبی افواج بوکھلاہٹ کا شکار ہیں اور اپنی ناکامی کو چھپانے کی ناکام کوشش میں مصروف ہیں۔سپلائی ٹرکوں پر حملے کی خبروں کو بالکل چھپا دیا جاتا ہے اور مجاہدین کی طرف سے خبر نشر ہونے کے بعد بھی اپنے نقصان کو بہت کم کرکے بتایا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

7 اگست :صوبہ قندھار.........ضلع پنجوائی.........ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ.........ایساف ٹینک تباہ.........6 فوجی ہلاک.........3 زخمی

صلیبی فوجیوں کی افغان فوجیوں کے ہاتھوں شامت اور نیٹو ہیلی کاپٹروں کی تباہی

رحمت اللہ ہلمندی

افغانستان میں نیٹو اتحاد ایسی مصیبت میں مبتلا ہے کہ جس سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوئی تدبیر کارگر ہو رہی ہے نا ہی کوئی راستہ سجھائی دے رہا ہے۔ مجاہدین کے تابڑ توڑ حملوں میں اس قدر اضافہ ہوا ہے کہ نیٹو ترجمان بریگیڈیئر جنرل گُنٹر کاٹز بھی کابل میں پریس بریفنگ کے دوران میں یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو گیا کہ ''گزشتہ تین ماہ کے عرصہ میں طالبان کے حملوں میں رواں برس کے پہلے تین ماہ کے مقابلے میں دس فی صد اضافہ ہوا ہے''۔ جب کہ دوسری جانب افغان فوج میں موجود مجاہدین نے صلیبی فوجیوں کے لیے سکون کا سانس لینا محال بنا دیا ہے۔

ماہِ اگست میں افغان فوج میں شامل مجاہدین نے ایسا کوئی موقع ضائع نہیں کیا جس میں وہ صلیبیوں فوجیوں کا شکار کر سکتے ہوں۔ ۹ اگست کو لغمان افغان فوج میں شامل ایک مجاہد عبدالصمد نے اپنی ہیوی مشین گن سے فائرنگ اور ہینڈ گرنیڈ کے حملے میں ۶ امریکی فوجیوں کو ہلاک اور ۳ کو شدید زخمی کر دیا۔ ۱۰ اگست کو صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں افغان فوج میں شامل مجاہد کی فائرنگ سے ۴ امریکی فوجی ہلاک اور ۳ شدید زخمی ہو گئے۔ ۱۱ اگست کو قندھار میں ایک افغان پولیس آفیسر عزیز اللہ مجاہدین سے آملا۔ ۱۳ اگست کو ننگرہار میں ایک افغان فوجی شیر علی نے فائرنگ کر کے ۳ صلیبیوں کو ہلاک اور ۴ کو شدید زخمی کر دیا۔ مذکورہ مجاہد اس کارروائی کی انجام دہی کے بعد بحفاظت مجاہدین سے آملا۔ ۱۵ اگست کو صوبہ ہلمند کے ضلع ضلع سنگین میں ایک افغان فوجی نے صلیبی فوجی کو چاقو کا وار کر کے قتل کر دیا۔ ۱۷ اگست کو صوبہ فراہ میں ایک افغان پولیس اہل کار کی فائرنگ سے ۲ امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔ جب کہ جوابی فائرنگ میں یہ مجاہد بھی شہید ہو گیا۔ ۲۰ اگست کو قندھار میں افغان پولیس کی وردی میں ملبوس ایک مجاہد نے فائرنگ کر کے ایک نیٹو فوجی اہل کار کو ہلاک کر دیا۔ ۳۰ اگست کو ایک افغان فوجی میجر رحمت اللہ نے صوبہ ارزگان کے ضلع چورہ میں آسٹریلوی فوجیوں اندھا دھند فائرنگ کی، جس میں ۶ آسٹریلوی فوجی ہلاک اور ۴ زخمی ہو گئے۔ اس عملیہ کے بعد رحمت اللہ بحفاظت مجاہدین تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔

افغان سیکورٹی اداروں میں مجاہدین کے اس قدر نفوذ اور اُن کے ہاتھوں صلیبیوں کے ''قتل عام'' نے ائمۃ الصلیب کو بھی بری طرح سے پریشانی اور مایوسی میں مبتلا کر دیا ہے۔ ۲۱ اگست کو امریکی صدر اوباما نے وائٹ ہاؤس میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ''افغان اہل کاوں کے ہاتھوں نیٹو فوجیوں کی ہلاکتیں تشویش ناک ہے، اس مسئلے پر افغان صدر حامد کرزئی بات کی جائے گی۔ افغانستان میں نیٹو کی حالیہ ہلاکتوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ افغانستان میں سیکورٹی ذمہ داریوں کی منتقلی کے موقع پر نیٹو اور افغان فورسز میں موثر رابطے کی ضرورت ہے''۔

افغان فوجیوں کے ہاتھوں صلیبیوں کی درگت کے بعد اب ذرا ذکر ہو جائے کفار کے اُن ہیلی کاپٹروں کا جنھیں مجاہدین آئے روز نشانہ بنا کر مار گراتے ہیں۔ اگست میں اپنی کارروائیوں میں مجاہدین نے صلیبی افواج کے کئی ایک ہیلی کاپٹروں کو تباہ کیا۔ ۱۵ اگست کو مجاہدین نے قندھار کے ضلع شاہ ولی کوٹ میں صلیبی فوج کے چنیوک ہیلی کاپٹر کو راکٹ کا نشانہ بنا کر مار گرایا، جس کے نتیجے میں ہیلی کاپٹر میں سوار ۳۳ صلیبی فوجی ہلاک ہو گئے۔ ۱۶ اگست کو شاہ ولی کوٹ ہی میں مجاہدین نے نیٹو کا ہیلی کاپٹر نشانہ بنا کر مار گرایا، جس کے نتیجے میں تین امریکی فوجیوں سمیت گیارہ اہل کار ہلاک ہو گئے ہیں۔ نیٹو کے ترجمان کے مطابق ہلاک ہونے والوں میں ۴ ایساف کے فوجی، ۳ امریکی فوجی، ۳ افغان نیشنل سیکورٹی فورسز کے اہل کار اور ایک مقامی مترجم شامل ہے۔ ۲۳ اگست کو صوبہ زابل کے ضلع نوبہار میں ایک صلیبی فوج کا ہیلی کاپٹر اُس وقت مجاہدین کا نشانہ بنا جب وہ مجاہدین کے خلاف کارروائی کرنے کی غرض سے صلیبی فوجیوں کو 'اکازؤ' گاؤں میں اتار رہا تھا۔ اسی دوران میں جب ہیلی کاپٹر نچلی پرواز کر رہا تھا تو مجاہدین نے اُسے نشانہ بنا کر تباہ کر دیا اور اُس میں سوار تمام صلیبی فوجی ہلاک ہو گئے۔ ۲۸ اگست کو صوبہ لوگر میں 'بابوس' کے مقام پر مجاہدین کے خلاف چھاپہ مار کارروائی کی غرض سے آنے والے امریکی چنیوک ہیلی کاپٹر کو مجاہدین نے راکٹ کا نشانہ بنا کر مار گرایا، جس کے نتیجے میں ۱۰ امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔ ۳۰ اگست کو صوبہ ہلمند کے ضلع باغران میں آسٹریلوی فوج کے ہیلی کاپٹر کو مجاہدین نے ۸۲ ایم ایم توپ کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔ ہیلی کاپٹر میں سوار تمام آسٹریلوی فوجی ہلاک ہو گئے۔

مجاہدین کے ان مبارک حملوں کے پیچھے اصل میں تو اللہ تعالیٰ کی مدد، نصرت اور تائید غیبی ہی کارفرما ہے۔ جس کے ذریعے مجاہدین بڑے بڑے لشکروں اور جدید ترین ٹیکنالوجی کی حامل افواج کی شکست کے دھانے پر پہنچا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجاہدین کی جدوجہد اور کوششوں میں برکت ڈالے اور اُن کے ہاتھوں اپنی باغیوں کو عبرت ناک انجام سے دوچار فرمائے، آمین

☆☆☆☆☆

7 اگست: صوبہ ہرات.........شینڈنڈ.........مجاہدین کا مرکزی پولیس چوکی پر حملہ.........ایک پولیس کمانڈر سمیت تین اہل کار ہلاک

شمال پر طالبان کا دوسرا حملہ

سرپل کی فتح:

اگلے دن طالبان نے ضلع سرپل کا رخ کیا اس جگہ پر کمانڈر چریک رحیم دیوانہ کا قبضہ تھا۔طالبان کا خیال تھا کہ وہ مقابلے کے لیے آگے آئے گا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں ایسا رعب ڈالا کہ وہ اپنے اسلحہ ڈپو کو آگ لگا کر فرار ہو گیا۔طالبان نے احتیاطاً پانچ میزائل فائر کیے مگر اس کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔طالبان جب سرپل میں داخل ہوئے تو تمام خواتین ،مرد، بچے اور بوڑھے خوشی سے گھروں سے باہر نکل آئے اور ان کے ہاتھوں میں سفید جھنڈے تھے۔سارے لوگ قطاروں میں کھڑے ہو کر طالبان کا استقبال کرنے لگے۔یہ طالبان سے محبت کرنے والوں کا حال تھا اور دشمنوں کی یہ حالت تھی کہ جب ان کو پتہ چلا کہ طالبان نے اس سارے علاقے پر قبضہ کرلیا ہے تو انہوں نے غصّے میں آکر بہت ہی عجیب کام کیے ایک نے تو اپنے ہی اسلحہ ڈپو کو آگ لگا دی اور ایک نے اپنی بیوی کو اس لیے قتل کر دیا کہ وہ پختون تھی۔مجاہدین اس علاقے سے گزر کر ولایت کے مقام پر پہنچے تو وہاں بھی لوگوں نے ان کا بہت گرم جوشی سے استقبال کیا۔وہاں جاتے ہی مجاہدین نے لوگوں سے اسلحہ جمع کرنا شروع کر دیا،لوگ خود ہی اپنا اسلحہ لاتے اور مجاہدین کو جمع کروا دیتے۔

مزار شریف پر حملہ:

ایک رات شبرغان میں گزارنے کے بعد طالبان نے ایک اجلاس بلایا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ اب طالبان مزار شریف کی طرف اپنا رخ کریں۔حملے سے پہلے ملا فاضل کی قیادت میں کچھ لوگ بلخ بھیجے گئے کہ وہ وہاں کے مقامی لوگوں سے بات چیت کریں،وہاں پر موجود بڑے کمانڈر امیر خان اور حزب اسلامی کے کئی کمانڈروں سے طالبان کی ملاقات ہوئی۔وہاں کے تمام کمانڈروں نے طالبان کو تعاون کا یقین دلایا۔ طالبان بلخ سے واپس شبرغان پہنچے اور مزار شریف پر حملے کی تیاری شروع کر دی۔ہزاروں کی تعداد میں گاڑیاں مزار کی طرف رواں دواں ہوئیں اور شبرغان ایئرپورٹ پر موجود جیٹ طیارے بھی پرواز بھرنے لگے۔تقریباً پندرہ کلومیٹر لمبی گاڑیوں کی قطار تھی اور جیٹ طیارے ان کے اوپر پرواز کر رہے تھے۔یوں یہ عظیم قافلہ آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہا تھا۔بلخ شہر میں طالبان داخل ہوئے اور رات گزارنے کے لیے پورے شہر میں پھیل گئے۔مولوی عبدالمنان حنفیؒ جس مہمان خانے میں رات گزارنے کی غرض سے ٹھہرے،وہاں انہیں کچھ کاغذات ملے جن پر شمالی اتحاد اور حزب اسلامی کے کمانڈروں کے دستخط کے ساتھ طالبان کے خلاف اتحاد بنائے جانے کی مکمل تصدیق موجود تھی۔

طالبان نے رات بھی نہیں گزاری تھی کہ خبر آئی کہ مقامی لوگوں نے بلخ اور مزار کے درمیان محاذ بنالیا ہے۔صبح نماز کے بعد شوریٰ کا اجلاس طلب کیا گیا،تمام قائدین جمع ہوئے اور فیصلہ ہوا کہ ابھی مزار پر حملہ شروع کیا جائے۔شبرغان سے مزار شریف کو تین اطراف سے راستہ جاتا ہے،ایک راستہ قلعہ زینی کے شمال کی طرف سے ہو کر اور دوسرا راستہ قلعہ جنگی سے جاتا تھا جب کہ تیسرا قلعہ زینی کے جنوب کی طرف سے مزار کو جاتا تھا۔قلعہ جنگی کی طرف سے ملا فاضل اخند،شمال کی طرف سے ملا برادر اخند اور تیسرے راستے سے مولوی عبدالمنان حنفیؒ کی قیادت میں طالبان نے حملہ شروع کیا۔بلخ کا کمانڈر امیر جان بھی طالبان کے ساتھ تھا۔تقریباً نو دس بجے حملہ شروع ہوا،دشمن کا سب سے مضبوط دفاع قلعہ زینی کے محاذ پر تھا اور اس کے علاوہ یہاں سے گزرنے کا کوئی آسان راستہ بھی نہیں تھا۔قلعے کی مضبوط دیواروں میں بڑے بڑے مورچے بنے ہوئے تھے اور ان مورچوں پر دشمن نے بھاری اسلحہ اور دور تک مار کرنے والی گنیں نصب کی ہوئی تھیں۔ہر طرف سے راکٹوں اور بموں کی بارش ہو رہی تھی ،دشمن نے جب یہ صورت حال دیکھی تو گیس کی پائپ لائن کو دھماکے سے اڑا دیا اور گولہ بارود کی بارش کرنے لگا۔مگر طالبان کی یہ حالت تھی کہ کسی قسم کا ڈر یا خوف نہیں تھا،طالبان کے حوصلے اتنے بلند تھے کہ کسی کو زخم اور چوٹ کی کوئی پروا نہیں تھی۔طالبان پیش قدمی کرتے ہوئے قلعہ کے قریب پہنچ گئے مگر قلعے کے اندر جانا مشکل ہو رہا تھا۔طالبان نے کوشش جاری رکھی اور بھاری اسلحے سے قلعے پر حملہ کیا اور قلعے پر موجود مورچوں پر گولہ باری شروع کر دی۔تھوڑی دیر میں طالبان کی ایک گاڑی قلعے میں داخل ہونے میں کامیاب ہوگئی۔گاڑی کے داخل ہوتے ہی ایک گولہ اس کو لگا جس سے گاڑی کو آگ لگ گئی اور تین ساتھی شہید ہو گئے۔ان کی قربانی سے تمام طالبان کو اندر جانے کا راستہ مل گیا اور یہ مزار کی فتح کا سبب بنا۔اب دشمن نے قلعے سے بھاگنا شروع کر دیا۔

(جاری ہے)

(ماخوذ از لشکر دجال کی راہ میں رکاوٹ)

☆☆☆☆☆

8اگست :صوبہ کنڑ..........دو مجاہدین کے نیٹو فوجی قافلے پر فدائی حملے..........17 صلیبی فوجی ہلاک..........متعدد زخمی

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین:عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی و مالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے،یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16 جولائی

☆ مجاہدین نے صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ذرائع کے مطابق لوہڑہ اور منگلی کے درمیانی علاقے میں گھات لگا کر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے کیے گئے حملے کے نتیجے میں 11 تیل سے بھرے ٹینکر جل کر خاکستر ہوگئے جب کہ 4 کو نقصان پہنچا،اس کے علاوہ 9 سیکورٹی اہل کار بھی ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ پکتیکا ضلع چہار برہان میں مجاہدین نے امریکی قافلے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 4 فوجی ٹینک راکٹوں کی زد میں آکر تباہ ہوگئے اور ان میں سوار 8 امریکی فوجی ہلاک جب کہ 4 زخمی ہوئے۔

17 جولائی

☆ الفاروق بہاری آپریشن کے سلسلے میں فدائی مجاہد نے صوبہ خوست ضلع شیخ عمیر میں امریکی فوجیوں پر حملہ کیا۔مذکورہ ضلع کے علاقے ایشدن میں امریکی فوجی ہیلی کاپٹروں کے ذریعے آپریشن کی غرض سے آئے تھے کہ فدائی مجاہد نے ان پر ہیوی مشین گن سے اندھادھند فائرنگ کردی۔شدید حملے کے نتیجے میں 26 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے جب کہ مجاہد بھائی بھی جوابی فائرنگ سے شہید ہو کر اللہ کی رحمت پاگئے۔

☆ صوبہ قندھار ضلع میوند میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں دو سپلائی گاڑیاں تباہ ہوگئیں جب کہ 6 سیکورٹی اہل کار اور 4 ڈرائیور ہلاک ہوگئے۔

18 جولائی

☆ صوبہ سمنگان کے صدر مقام ایبک شہر کے قریب مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔جس کے نتیجے میں 4 سپلائی گاڑیاں اور 18 فیول بھرے ٹینکر راکٹوں کی زد میں آکر تباہ ہوگئے۔

☆ صوبہ لوگر ضلع برکی برک میں امارت اسلامی افغانستان کے فدائی مجاہد نے امریکی فوجی کیمپ پر استشہادی حملہ کیا۔فدائی مجاہد شہید عبدالرؤف نے شیخان کے مقام پر واقع کیمپ کو بارود بھرے مزدا ٹرک کے ذریعے نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں کیمپ منہدم ہوگیا،اور اُس میں موجود درجنوں امریکی اور افغان فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

19 جولائی

☆ صوبہ غزنی کے صدر مقام غزنی شہر میں امریکی فوجیوں پر ریموٹ کنٹرول بم کے دھماکے ہوئے،سفندی،نیازئی اور شہباز دکان کے علاقوں میں امریکی فوجی دستوں پر ریموٹ کنٹرول بم کے دھماکے ہوئے جس کے نتیجے میں 15 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

20 جولائی

☆ صوبہ اروزگان ضلع کشی میں مجاہدین نے پولیس چیف کمانڈر پر حملہ کیا۔کمانڈر احمداللہ جو کہ امریکی فوج کا وفادار تھا ٹینک میں جارہا تھا کہ مجاہدین نے اسے ریموٹ کنٹرول بم کا نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں ٹینک مکمل طور پر تباہ ہوگیا اور اس میں سوار پولیس چیف کمانڈر،اس کا اسسٹنٹ اور 6 محافظ موقع پر ہلاک ہوگئے۔

☆ امریکی فوج کے پانچ ٹینک صوبہ غزنی ضلع مقر میں مجاہدین کی نصب کردہ مائینز سے ٹکرا کر تباہ ہوگئے،پانچوں ٹینک مذکورہ ضلع کے خمٹ خیل کے علاقے میں تباہ ہوئے اور ان میں سوار فوجیوں میں سے 14 ہلاک جب کہ 6 زخمی ہوئے۔

21 جولائی

☆ صوبہ پکتیا ضلع زرمت میں امریکی بکتر بند ٹینک مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگیا۔کوٹی خیل کے مقام پر تباہ ہونے والے ٹینک میں سوار 6 امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

22 جولائی

☆ صوبہ نورستان ضلع کامدیش میں مجاہدین نے افغان نیشنل آرمی کا ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ہیلی کاپٹر کو ضلعی مرکز کے قریب راکٹ لانچر کا نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے میں ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہوگیا اور اس میں سوار 18 افراد ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ کاپیسا ضلع آلہ سائی کے گاؤں اوکراجیو میں امریکی فوجیوں نے مجاہدین کی موجودگی کی اطلاع پر چھاپہ مارا،جہاں انہیں مجاہدین کی طرف سے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا اور شدید لڑائی چھڑ گئی۔لڑائی میں 6 امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

23 جولائی

☆ امریکی فوج کے دو ٹینک صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر میں مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بارودی سرنگوں سے تباہ ہوگئے،لوئے ماندہ کے مقام پر تباہ ہونے والے ان

8 اگست:صوبہ قندوز..........صدر مقام..........بارودی سرنگ دھماکہ..........جرمن افواج کا ٹینک تباہ..........6 جرمن فوجی ہلاک

ٹینکوں میں سوار 11 فوجی ہلاک اورزخمی ہوئے۔

☆صوبہ قندھار ضلع میوند میں مجاہدین نے امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا۔تفصیلات کے مطابق طیارہ بند تیمور کے علاقے میں نچلی پرواز کررہا تھا کہ مجاہدین نے اسے راکٹ لانچر سے نشانہ بنا کر تباہ کردیا۔

24 جولائی

☆صوبہ غزنی کے صدر مقام غزنی شہر میں پولش فوج کے ٹینک پر مجاہدین کی نصب کردہ بارودی سرنگ کا دھماکہ ہوا۔کچھ قلعہ کے علاقے میں ہونے والے دھماکے کے نتیجے میں ٹینک مکمل طور پر تباہ ہوا اور اس میں سوار 6 پولش فوجی مردار ہوئے۔

☆صوبہ پکتیکا ضلع سرحوضہ میں مجاہدین نے امریکی و افغان فوج کی مشترکہ پیدل گشتی پارٹی پر حملہ کیا،یہ حملہ شوئی کمر کے علاقے میں گھات لگا کر کیا گیا۔اس حملے کے نتیجے میں 12 امریکی اور افغان فوجی اہل کار ہلاک ہوگئے۔

25 جولائی

☆مجاہدین نے صوبہ ہرات ضلع کروخ میں نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ضلع کروخ کے بند سبزک کے مقام پر نیٹو سپلائی کانوائے پر گھات لگا کر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں 7 سپلائی گاڑیاں مکمل طور پر جل کر تباہ ہوگئیں جب کہ لڑائی کے دوران 10 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 9 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ پکتیا ضلع احمد خیل میں امریکی فوجیوں پر مجاہدین نے شدید حملہ کیا۔مذکورہ ضلع کے علاقے مشکہ میں امریکی فوج کی پیدل گشتی پارٹی پر شدید حملہ کیا گیا،گھات لگا کر کیے گئے حملے کے نتیجے میں 8 امریکی فوجی ہلاک اور 17 زخمی ہوئے۔

26 جولائی

☆الفاروق آپریشن کے سلسلے میں مجاہدین نے صوبہ قندھار ضلع پنجوائی میں کٹھ پتلی افغان آرمی کے خلاف وسیع کارروائیوں کا آغاز کیا۔ضلع کے مختلف علاقوں میں افغان آرمی اور مقامی جنگجوؤں کے قافلوں پر گھات لگا کر حملے کیے گئے،مختلف علاقوں میں ہونے والی کارروائیوں میں مجموعی طور پر 10 گاڑیاں تباہ ہوئیں جب کہ 33 فوجی اہل کار اور مقامی جنگجو ہلاک اورزخمی ہوئے۔

27 جولائی

☆صوبہ غزنی ضلع گیلان میں امریکی فوجیوں پر مجاہدین کے نصب کردہ بارودی مواد کا دھماکہ ہوا۔مطابق مریان کے علاقے میں امریکی فوج نے مجاہدین کے خلاف آپریشن کا آغاز کرتے ہوئے ایک مکان پر چھاپہ مارا جہاں مجاہدین نے حکمت عملی کے تحت پہلے سے بارودی مواد نصب کررکھا تھا جو کہ موقع پر پھٹ گیا،دھماکے کے نتیجے میں 14 امریکی فوجی ہلاک اورزخمی ہوئے۔

28 جولائی

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر میں مجاہدین نے امریکی اور افغان فورسز پر حملے کیے۔ان حملوں کے نتیجے میں 2 رینجر گاڑیاں اور ایک ٹینک تباہ ہوگیا جب کہ 21 امریکی اور افغان اہل کار ہلاک اورزخمی ہوئے۔

29 جولائی

☆امریکی فوج کے تین ٹینک صوبہ قندھار ضلع پنجوائی میں بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر تباہ ہو گئے۔دو ٹینک تولکان جب کہ ایک زنگ آباد کے علاقے میں تباہ ہوا۔تباہ ہونے والے تینوں ٹینکوں میں سوار 8 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

30 جولائی

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر میں مجاہدین نے امریکی فوجی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ہیلی کاپٹر کو الیاس خان قلعہ کے مقام پر راکٹ لانچر کا نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے میں ہیلی کاپٹر تباہ ہوگیا اور اس میں سوار 7 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ بادغیس ضلع بالا مرغاب میں امریکی اور افغان فورسز نے بوکن کے علاقے میں چھاپہ مارا،جنہیں مجاہدین کی طرف سے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔شدید لڑائی کے نتیجے میں 7 امریکی اور 3 افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ قندھار ضلع شاہ ولی کوٹ میں امریکی فوجی ٹینک مجاہدین کی نصب کردہ بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگیا اور اس میں سوار 5 فوجی اہل کار مردار ہوئے۔

31 جولائی

☆صوبہ ننگرہار کے علاقہ ہسکہ مائنہ میں مجاہدین نے ایک فوجی چوکی میزائلوں اور راکٹوں سے حملہ کیا۔جس سے ایک کمانڈر سمیت 6 افغان فوجی ہلاک ہوگئے۔

یکم اگست

☆صوبہ قندھار کے علاقے نادا میں مجاہدین نے صلیبی فوجیوں کو بارودی سرنگ کے ذریعے نشانہ بنایا جس سے 7 فوجی ہلاک اورزخمی ہوگئے۔یہ فوجی رات کے وقت مجاہدین کے خلاف خصوصی آپریشن کے لیے آئے تھے۔

2 اگست

☆صوبہ پکتیکا ضلع صورابی میں مجاہدین نے افغان فوج کی ایک گشتی پارٹی پر حملہ کر 9 فوجیوں کو جہنّم واصل کیا۔ہلاک ہونے والوں میں ایک اہم کمانڈر بھی شامل ہے۔

3 اگست

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام میں صلیبی فوج کا ایک ٹینک مجاہدین کی نصب کردہ بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا جس سے اس میں موجود 5 صلیبی مردار ہوئے۔

☆صوبہ بادغیس کے ضلع مرغاب میں مجاہدین نے ایساف کے قافلے کو بارودی سرنگوں

8 اگست:صوبہ قندوز..........ضلع آرچی..........مجاہدین اور افغان فوج کے مابین طویل جھڑپ..........15 افغان فوجی ہلاک..........کئی زخمی

سے نشانہ بنایا جس سے قافلے میں موجود 2 ٹینک مکمل تباہ ہوگئے۔ اوراس میں موجود 7 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

4 اگست

☆صوبہ ہلمند کے ضلع مرجاہ میں مجاہدین نے دشمن کی دو چیک پوسٹوں پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 4 فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہو گئے۔ اسی اثناء میں مدد کو آنے والے پولیس کے قافلے پر بھی مجاہدین نے حملہ کر کے 5 سپاہیوں کو ہلاک اور 3 کو زخمی کر دیا۔

5 اگست

☆صوبہ بامیان میں مجاہدین کے جاری ''آپریشن الفاروق'' میں یہ سب سے کامیاب دن رہا جس میں انھوں نے دو الگ الگ واقعات میں 4 صلیبی اور اُن کے 4 ایجنٹوں کو ہلاک اور 10 فوجیوں کو زخمی کر دیا۔

☆صوبہ قندھار کے علاقے خاک ریز میں ایک امریکی ٹینک مجاہدین کی بچھائی بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا۔ جس سے اس میں موجود 3 امریکی ہلاک اور ایک زخمی ہوگیا۔

6 اگست

☆صوبہ قندھار کے ضلع ظہاری میں مجاہدین نے ایساف کے ایک ٹینک کو بارودی سرنگ سے تباہ کیا۔ جس سے اُس میں موجود 6 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ یہ ضلع ظہاری میں دو دن میں چوتھا ٹینک تھا جسے مجاہدین نے نشانہ بنایا۔ دو دنوں میں دشمن کے 19 فوجی ہلاک اور 7 زخمی ہوئے۔

7 اگست

☆صوبہ لوگر کے شہر پُل عالم میں ایک فدائی مجاہد مطیع اُللہ نے ''شِض کیمپ'' نامی امریکی بیس کو اپنے بارودی ٹرک سے تباہ کیا۔ اس حملے میں 10 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع پنجوائی میں مجاہدین نے ایک ایساف ٹینک کو بارودی سرنگ سے اُڑا دیا۔ جس سے اُس میں موجود 6 فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہوگئے۔

8 اگست

☆صوبہ کنڑ میں دو مجاہدین نے نیٹو کے ایک فوجی قافلے کو دو مختلف اطراف سے فدائی حملے کا نشانہ بنایا۔ حملے کے وقت یہ فوجی ٹینکوں سے اتر کر گورنر ہاؤس کی طرف پیدل جا رہے تھے۔ اس حملے میں 17 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ قندوز کے صدر مقام میں صلیبی گروہ میں شامل جرمن افواج کا ٹینک بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا۔ جس سے اس میں سوار تمام 6 فوجی ہلاک ہوگئے۔

9 اگست

☆صوبہ لغمان میں ایک مجاہد عبدالصمد (جو بظاہر افغان فوج کے لیے کام کر رہے تھے) نے اُس وقت امریکی فوجیوں پر فائر کھول دیا جب وہ ایک اجلاس کے سلسلے میں بیس میں موجود تھے۔ مجاہد نے فوجیوں پر 5 دستی بم بھی پھینکے جس سے کم از کم 6 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ عبدالصمد بیس سے نکلتے وقت ہیلی کاپٹر سے کی گئی فائرنگ کے نتیجے میں شہید ہوگئے۔

10 اگست

☆صوبہ ہلمند میں سروان کالا کے علاقہ میں ایک پولیس آفیسر اسداللہ نے امریکی ٹریننرز پر فائر کھول دیا۔ جس سے 4 امریکی ٹرینرز ہلاک اور 3 شدید زخمی ہوگئے۔ اسداللہ بعد میں اپنے ہتھیاروں سمیت مجاہدین سے آملے۔

☆صوبہ غزنی کے علاقہ خشک میں ایک فوجی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی جس سے اُس میں موجود 7 صلیبی غلام جہنّم واصل ہوگئے۔

11 اگست

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع اومنا میں مجاہدین نے دو فوجی چوکیوں پر بھاری ہتھیاروں سے حملہ کر کے 12 صلیبی غلاموں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کر دیا۔

☆صوبہ نمروز کے ضلع دلارام میں دو مجاہدین نے ایک فوجی چوکی پر حملہ کر کے ایک کمانڈر عیسیٰ سمیت 11 فوجیاں کو ہلاک کر دیا، یہ مجاہد اس فوجی چوکی میں ملازم کے طور پر کام کرتے تھے اور حملے کے بعد بخیریت مجاہدین تک پہنچنے میں کامیاب رہے۔

12 اگست

☆صوبہ پروان کے علاقے بگرام میں مجاہدین نے اتحادی فوج کے ایک ٹینک کو بارودی سرنگ سے مکمل تباہ کر دیا اور اُس میں موجود تمام 8 اتحادی فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع پنجوائی میں ہی ایک اور واقعے میں اتحادی فوج کی ایک گشتی پارٹی کو مجاہدین نے بارودی سرنگ سے نشانہ بنایا۔ جس سے 6 صلیبی ہلاک اور 3 زخمی ہوگئے۔

13 اگست

☆صوبہ ننگرھار کے ضلع آچن میں ایک افغان پولیس آفیسر شیر علی نے ضلعی سنڈر میں آنے والے امریکی فوجیوں پر فائر کھول دیا۔ جس سے 3 امریکی ہلاک اور 4 شدید زخمی ہو گئے۔ حملے کے بعد شیر علی کامیابی سے امارتِ اسلامی تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

9 اگست: صوبہ لغمان..........افغان فوجی کی فائرنگ اور دستی بم حملہ..........6 امریکی فوجی ہلاک..........متعدد زخمی

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۱۶ جولائی: بنوں تھانہ پرانا سٹی میں مجاہدین کے حملے میں ۳ پولیس اہل کاروں کے ہلاک اور ۱۰ کے شدید زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے خبر جاری کی۔

۲۰ جولائی: اپراورکزئی کے علاقہ غلجو میں بارودی سرنگ دھماکہ ہوا۔ سرکاری ذرائع نے ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی۔

۲۰ جولائی: پشاور صدر میں سنہری مسجد روڈ پر فائرنگ سے ایک پولیس اہل کار کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۱ جولائی: دیربالا کے علاقے ڈوگ درہ میں امن لشکر کی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگئی۔ سرکاری ذرائع نے امن لشکر کے ۳ جنگ جوؤں کے ہلاک اور ۷ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۱ جولائی: اورکزئی ایجنسی کے علاقے غلجو میں بارودی سرنگ دھماکہ کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ایک سیکورٹی اہل کار حوالدار زرسید آفریدی کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی۔

۲۴ جولائی: لوئر کرم کے علاقے کونج میں بارودی سرنگ دھماکہ کے نتیجے میں ایک سیکورٹی اہل کار کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۲۵ جولائی: اپراورکزئی کے علاقے ڈبوری میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر بارودی سرنگ سے حملہ کیا گیا۔ سرکاری ذرائع نے کیپٹن سمیت ۳ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۷ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۶ جولائی: کرم ایجنسی میں نوازش چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ۳ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

یکم اگست: کرم ایجنسی کی تحصیل سدہ میں لیویز اہل کاروں پر ہونے والے بم دھماکے کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ایک اہل کار کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۴ اگست: سوات کے مرکزی شہر مینگورہ میں سوات ہوٹلز ایسوسی ایشن کا صدر اور قومی جرگہ کا رکن حاجی زاہد خان مجاہدین کی فائرنگ سے شدید زخمی ہوگیا۔

۴ اگست: وسطی کرم میں مجاہدین کے سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر حملے کے نتیجے میں ایک اہل کار کی ہلاکت اور ایک کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۴ اگست: ہنگو میں پولیس موبائل پر مجاہدین کی فائرنگ سے ایک پولیس اہل کار کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۸ اگست: پشاور کے علاقے بورڈ میں ایف سی کی گاڑی پر بم حملے کے نتیجے میں ایف سی کے میجر آفتاب سمیت ۸ اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۷ اگست: پشاور چھاؤنی میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ کے نتیجے میں خفیہ ایجنسی کے ۵ اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۷ اگست: پشاور کے علاقہ باڑہ شیخان میں مجاہدین کی فائرنگ سے ایک ایف سی اہل کار کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۱۲ اگست: شمالی وزیرستان کے علاقے میرعلی میں بارودی سرنگ دھماکہ کے نتیجے میں ۳ فوجی اہل کاروں کے ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۴ اگست: اپراورکزئی کے علاقے تولانے میں سیکورٹی فورسز کے سرچ آپریشن کے جواب میں مجاہدین کے حملوں میں سرکاری ذرائع نے ۵ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۲۰ کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۳ اگست: ہنگو کے علاقے کوٹلی میں مجاہدین کی فائرنگ سے ۳ پولیس اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۲۴ جولائی: شمالی وزیرستان کے علاقے شوال میں امریکی جاسوس طیارے نے ایک گھر پر ۸ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں گھر میں موجود ۱۳ افراد شہید اور متعدد زخمی ہوگئے۔

۲۸ جولائی: شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی میں ایک گھر پر امریکی جاسوس طیاروں نے ۶ میزائل داغے جس سے ۷ افراد شہید ہوگئے۔

۲۹ جولائی: شمالی وزیرستان کے علاقے حوشحالی میں ایک گھر اور گاڑی پر امریکی ڈرون طیاروں نے ۴ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۷ افراد شہید ہوگئے۔

۱۸ اگست: شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال میں امریکی جاسوس طیارے نے ایک مکان پر دو میزائل داغے۔ جس کے نتیجے میں گھر مکمل طور پر تباہ اور اس میں موجود ۵ افراد شہید اور ۳ زخمی ہوئے۔

(بقیہ صفحہ ۷۶ پر)

9 اگست: صوبہ قندھار..........دلارام..........مجاہدین کا افغان فوجی قافلے پر حملہ..........9 فوجی ہلاک..........متعدد زخمی

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

پاکستان اور امریکہ کے درمیان رابطے بہتر ہورہے ہیں: پینٹا

امریکی وزیر دفاع پینٹا نے کہا ہے کہ '' پاکستان اور امریکہ کے درمیان سرحد پار روابط بہتر ہورہے ہیں۔ جنرل ایلن اور جنرل کیانی سرحد پار معلومات کے تبادلے پر رابطے میں ہیں۔ پاکستان کے راستے نیٹو سپلائی لائن کی بحالی بڑا اور اچھا اقدام ہے۔ پاکستان نے پرامن اور مستحکم افغانستان کے لیے اہم اقدامات کیے ہیں''۔

دھشت گردی کے خلاف جنگ،پاکستان کی قربانیوں کا اعتراف ھے: جنرل میٹس

امریکی فوج کی سنٹرل کمانڈ کے سربراہ جنرل جیمز میٹس نے کہا ہے کہ '' دہشت گردی اور شدت پسندی کے خلاف لڑائی میں پاکستان کی قربانیوں کا امریکہ اعتراف کرتا ہے۔ اس جنگ میں پاکستان کے ۵ ہزار سیکورٹی اہل کاروں کی جانیں جاچکی ہیں''۔

مقدس اوراق جلانے کے الزام میں گرفتار لڑکی کا واقعہ پریشان کن ھے: وکٹوریہ نولینڈ

امریکی محکمہ خارجہ کی ترجمان وکٹوریہ نولینڈ نے کہا کہ '' پاکستان میں مبینہ طور پر مقدس اوراق جلانے کے الزام میں ۱۳ سالہ لڑکی کی گرفتاری کا واقعہ پریشان کن ہے۔ حکومت پاکستان سے اپیل کرتے ہیں کہ نا صرف اقلیتوں بلکہ خواتین اور لڑکیوں کے حقوق کا بھی تحفظ کیا جائے''۔

پاکستان ڈٹ جائے امریکہ مدد کو تیار ھے: ھاورڈ برمن

امریکی ایوان نمائندگان کی خارجہ کمیٹی کے رکن ہاورڈ برمن نے کہا ہے کہ '' کامرہ جیسے حملے کرکے دہشت گرد پاکستانی فوج کو ناکام بنانا چاہتے ہیں، دہشت گرد پاکستان جیسے اہم ملک کو غیر مستحکم کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں دہشت گردوں کے خلاف حکومت اداروں کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے جو حکومت اور فوج کو ناکام بنانا چاہتے ہیں۔ امریکہ پاکستان کی مدد کے لیے تیار ہے، پاکستان کو بھی اس قسم کے حملوں کے خلاف ڈٹ جانا چاہیے۔

امریکہ مکافات عمل یاد رکھے: ریان کروکر

پاکستان اور افغانستان میں امریکی سفیر کے طور پر کام کرنے والے ریان سی کروکر نے کہا ہے کہ '' امریکہ سپر پاور ہے مگر اسے فطرت کے قوانین نظر انداز نہیں کرنے چاہئیں۔ امریکہ سپر پاور ہونے کے ناطے کہیں بھی جنگ میں ملوث ہوسکتا ہے مگر اسے یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ کسی اور کی زمین پر لڑنے کی صورت میں وہیں کے حقائق ذہن نشین رہنے چاہئیں۔ امریکہ کو افغانستان اور عراق کے حالات سے سبق سیکھنا چاہیے۔ کسی بھی ملک میں جاری جنگ سے الگ ہونا امریکہ کے لیے یکساں طور پر خطرناک ہوسکتا ہے''۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

۲۰ اگست: شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال کے علاقے مانا میں جاسوس طیارے سے ایک گھر کو نشانہ بنایا گیا، جاسوس طیارے نے گھر پر دو میزائل داغے جس کے نتیجے میں ۱۳ افراد شہید ہوئے۔

۲۱ اگست: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں امریکی جاسوس طیارے سے ایک گاڑی پر ۲ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۴ افراد شہید ہوگئے۔

۲۱ اگست: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ میں امریکی ڈرون سے ایک گھر پر میزائل داغ ےگئے جس کے نتیجے میں ۱۳ افراد شہید ہوگئے۔

۲۲ اگست: شمالی وزیرستان میں میران شاہ کے قریب شناخاؤرہ گاؤں میں ایک گاڑی پر امریکی جاسوس طیاروں نے دو میزائل داغے جس کے نتیجے میں ۶ افراد شہید اور ۲ زخمی ہوئے۔

۲۴ اگست: شمالی وزیرستان میں تحصیل شوال کے علاقے درئی نشتر میں امریکی جاسوس طیارے سے ایک گھر پر ۲ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۵ افراد شہید ہوگئے۔

۲۴ اگست: شمالی وزیرستان میں تحصیل شوال کے علاقے داندادرہ میں ایک گھر پر امریکی جاسوس طیارے سے ۲ میزائل داغے گئے جس سے ۶ افراد شہید اور ۲ زخمی ہوگئے۔

۲۴ اگست: شمالی وزیرستان میں تحصیل شوال کے علاقے مکی غر میں ایک مکان پر جاسوس طیارے سے ۲ میزائل داغے گئے، جس سے ۵ افراد شہید اور ۴ زخمی ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

9 اگست: صوبہ قندھار.........شاولی کوٹ.........مجاہدین کا ایک فوجی چوکی پر حملہ.........3 صلیبی فوجی ہلاک

اک نظر ادھر بھی!!!

صبغۃ الحق

انتہا پسندوں کو ختم نہ کیا تو ملک خانہ جنگی کی طرف بڑھے گا: کیانی

پاکستانی فوج کا سربراہ پرویز کیانی کہتا ہے کہ ''انتہا پسندوں کو ختم نہ کیا تو ملک خانہ جنگی کی طرف بڑھے گا۔ اپنی رائے کو عقل کل اور حتمی سمجھنے والا شخص انتہا پسند ہے۔ ناقص اور نامکمل رائے کو سب پر مسلط کرنا دہشت گردی ہے۔ پاکستان اسلام کے نام پر بنا، اسلام اور پاکستان لازم و ملزوم ہیں، دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خلاف جنگ میں حق بجانب ہیں''۔

پاکستانی فوج نے جب بھی درخواست کی ،فورس بھیجی: ایساف

امریکی اخبار نیو یارک ٹائمز کے مطابق'' ایساف نے سرحد پار حملوں سے متعلّق شیری رحمان کے ان بیانات کو غلط قرار دیا ہے کہ حالیہ مہینوں کے دوران میں پاکستان سے افغانستان میں داخل ہونے والے شدت پسندوں کے متعلّق دفاعی اتحاد کو ۵۲ مرتبہ مطلع کیا۔ اتحادی فوج نے اپنے رسمی نام سے جاری بیان میں کہا کہ پاکستانی حکام نے جب بھی مدد کی درخواست کی، ایساف نے فوری طور پر فورس بھیجی''۔

پاکستان کی خود مختاری تسلیم کرنے سے امریکہ کا انکار

۲۸ جولائی کو واشنگٹن میں پاکستانی سفیر شیری رحمان کو افغانستان سے دراندازی کے معاملے پر امریکی صدر کے مشیر ڈگلس ای لیوٹ نے کھری کھری سنا دیں۔ لیوٹ نے پاکستان کی خود مختاری کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور مستقبل میں بھی 'ریڈ لائنز' کی خلاف ورزی کی دھمکی دے دی۔

امریکہ افغان جنگ میں ناکام ہوچکا ہے: واشنگٹن پوسٹ

امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ کی ایک رپورٹ کے مطابق امریکی صدارتی کرسی کی جنگ میں مصروف اوباما اور مٹ رومنی دونوں ان ہزاروں امریکی فوجیوں کو نظر انداز کر رہے ہیں جو افغانستان میں سخت جنگ لڑ رہے ہیں۔ دونوں امیدواروں کے بیانات میں طالبان کے خلاف جنگ میں ہلاک ہونے والے فوجیوں کا ذکر نہ ہونے کے برابر رہ گیا ہے۔ افغانستان میں امریکی اور نیٹو فوجیوں کی ہلاکتوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ امریکہ اس جنگ میں مکمل طور پر ناکام ہو چکا ہے، اسی لیے ۲۰۱۴ء میں فوج کے انخلا کی حکمت عملی پر دونوں صدارتی امیدوار متفق ہو گئے ہیں۔

افغانستان میں طالبان کے حملوں میں ۱۰ فی صد اضافہ ہو گیا: نیٹو

نیٹو کے ترجمان بریگیڈیئر جنرل گینٹر کاٹز نے کابل میں پریس بریفنگ کے دوران اعتراف کیا کہ گزشتہ تین ماہ کے عرصہ میں طالبان کے حملوں میں رواں برس کے پہلے تین ماہ کے مقابلے میں دس فی صد اضافہ ہوا ہے۔

یمن میں مجاھدین نے سعودی سفارت کار رھا کردیا

یمن میں مجاہدین نے چند ماہ قبل سعودی عرب کے نائب سفیر عبداللہ الخالدی کو گرفتار کیا تھا، جس کی رہائی سعودی جیلوں میں قید مجاہدین کے اہل خانہ کی رہائی سے مشروط کی گئی تھی۔ سعودی حکام نے مجاہدین کی شرط کو قبول کرتے ہوئے اپنی جیلوں سے مجاہدین کے اہل خانہ اور خواتین کو رہا کر دیا جس کے بعد مجاہدین نے بھی مذکورہ سعودی سفارت کار کو رہا کر دیا۔

شجاع پاشا کو امریکه میں سفیر مقرر کیے جانے کا امکان

آئی ایس آئی کا سربراہ رہنے والے شجاع پاشا کے بارے میں یہ خبریں گردش کر رہی ہیں کہ اُسے امریکہ میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا جا رہا ہے اور وہاں سے شیری رحمان کو اقوام متحدہ میں پاکستان کا سفیر بنایا جائے گا۔ امریکہ کے اندر سفارتی معاملات براہ راست فوج کے ساتھ طے کرنے کے لیے شجاع پاشا کی تقرری کو اہمیّت دی جا رہی ہے۔

فورٹ منرو میں خواتین سے زیادتی کرنے والے سرکاری اہل کار بحال کردیے گئے۔

ڈیرہ غازی خان میں فورٹ منرو کے مقام پر ۵ خواتین سے زیادتی کرنے کے الزام میں معطل کیے گئے بارڈر ملٹری پولیس کے ۱۰ اہل کاروں کو بحال کر دیا گیا ہے۔

مشرقی ترکستان (سنکیانگ)میں روزہ رکھنے پر پابندی

چین میں مشرقی ترکستان (سنکیانگ)میں مسلمانوں کے لیے رمضان المبارک میں روزہ رکھنے پر پابندی عائد رہی۔ حکومتی ویب سائٹ سے یہ ہدایت جاری کر دی گئی ہیں کہ رمضان میں مسلمانوں کے روزہ رکھنے اور مساجد جانے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

☆☆☆☆☆

10 اگست: صوبہ ہلمند.........علاقہ سروان کالا ایک پولیس آفیسر کی امریکی ٹرینرز پر فائرنگ.........4 امریکی ٹرینرز ہلاک.........3 شدید زخمی

ہم آخرت کے راہی

دنیا سے جی چُرا کر، عقبٰی سے دل لگا کر
اپنوں سے دور جا کر، خونِ جگر جلا کر
ہم دے چلے جہاں میں، توحید کی گواہی
ہم آخرت کے راہی

طارق کی پیروی میں، پس قدمیاں بھلا کر
کودے تھے ساحلوں پر ہم کشتیاں جلا کر
بے نور گھاٹیوں کی ہم سے چھٹی سیاہی
ہم آخرت کے راہی

رب سے کیا تھا وعدہ، جنت کا تھا ارادہ
مرنے کی جستجو تھی جینے سے بھی زیادہ
تثلیث کی صفوں میں ہم سے مچی تباہی
ہم آخرت کے راہی

حاصل جمہوریت کا، انسان کی ترقی
ارواح کا تنزل، ابدان کی ترقی
ہم چاہ تو سکتے تھے، لیکن نہ ہم نے چاہی
ہم آخرت کے راہی

اک شہرِ بے امان میں مسکن رہا ہمارا
بے خانماں سہی پر ہم ناں تھے بے سہارا
ہوتے نہیں ہیں تنہا اللہ کے سپاہی
ہم آخرت کے راہی

پہلے بھی اٹھے طوفاں ان یورپی ندیوں سے
جنگِ صلیب جاری ہے آج بھی صدیوں سے
افغان سے بھی لیکن چھوٹی ناں کج کلاہی
ہم آخرت کے راہی

عشرت سے کیسے گزرے جب دیں پہ آنچ آئے
یہ سر ہوں دوش پر کیوں، یہ جان کیوں نہ جائے
حق جانچتا ہے کس نے کیسے وفا نبھائی
ہم آخرت کے راہی

ہم رحمت جہاں ﷺ کے پیرو ہوں، نرم خو ہوں
نفرت کے دشت و بن میں الفت کی جستجو ہوں
ہم، امتِ نبی ﷺ پر ہوں رحمتِ الٰہی
ہم آخرت کے راہی

جس جا کہے شریعت ہم سر بکف وہاں ہوں
حق روک دے جو لیکن رک جائیں ہم جہاں ہوں
ہم کو نہ ہو گوارا اسلام کی تباہی
ہم آخرت کے راہی

شہید احسن عزیزؒ نے شہادت سے چند روز قبل
اپنا کلام، اپنی آواز میں پڑھا

حقائق سے چشم پوشی...... صلیبی مغرب کا ازلی وطیرہ

گیارہ ستمبر کے حوالے سے میں یہاں ایک اہم نکتہ بیان کرتا چلوں کہ امریکیوں اور اُن کے حاشیہ نشین عربی و غربی ذرائع ابلاغ کی خباثت کا ایک واضح مظہر یہ ہے کہ جب گیارہ ستمبر کے معرکوں کا ذکر آتا ہے تو یہ صرف نیویارک کے جڑواں میناروں کے ذکر پر ہی بس کر دیتے ہیں جب کہ پینٹاگون اور اُس چوتھے جہاز کا سرے سے ذکر ہی نہیں ملتا جو پنسلوینیا میں گر گیا یا شاید گرا دیا گیا۔ اور جس کا ہدف وائٹ ہاؤس یا کانگریس کی عمارت تھی۔ یہ لوگ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا ذکر تو کرتے ہیں لیکن تاریخِ انسانی کی سب سے بڑی عسکری قوت کی قیادت کے سر پر ہونے والے اُس حملے کا ذکر سرے سے گول کر جاتے ہیں اور جب گیارہ ستمبر کا دن آتا ہے تو اُن کا صدر ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی یادگار پر جا کر اپنے رنج و غم کا مصنوعی ڈرامہ رچاتا ہے اور یہ کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح مجاہدین کو سفاک خونی اور وحشی ثابت کر سکے اور وہ بھی اس ڈھٹائی کے ساتھ گویا امریکی تو ایسے معصوم ہیں کہ اُنہوں نے جیسے کبھی کوئی جرم کیا ہی نہیں...... حالانکہ یہی ہیں کہ جنہوں نے جاپان کو ایٹم بم سے تباہ کر دیا...... اور جنہوں نے سرخ ہندیوں کی پوری کی پوری قوم کو نسل کشی کے ذریعے صفحہ ہستی سے مٹا دیا...... لیکن سبحان اللہ! اس سب کے باوجود یہ بالکل معصوم اور بے گناہ ٹھہرے!!!

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ